

حالم

www.facebook.com/nqmirah.ahmed.official

قسط 18



پارٹ 2

@SyedaMuntahaAli

نمبر ۱ احمد

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

حالم (نمرہ احمد)

اٹھارہواں باب:

”چور اور جاسوس“ (حصہ دوم)

صبح کی دو دھیا روشنی نل کے دریا پہ پھیلی تھی۔

بحری جہاز ست روی سے پانی کے وسط سے گزر رہا تھا۔ دور دور تک دریا میں اس وقت دوسری کوئی کشتی دکھائی نہ دیتی تھی۔ جہاز کے عرشے کی مصنوعی گھاس پہ کرسیاں ڈالے اور پرلگی چھتریوں کے سایے میں بیٹھے مسافر ناشتہ کر رہے تھے۔ منروا کروڑ کے سفر کا یہ دوسرا دن تھا اور ابھی پانچ دن کا سفر باقی تھا۔

نل کے دریا پہ کشتی میں سفر کرتے ہوئے قدیم مندر، کھنڈرات اور اہرام دیکھنا برسوں سے مصر آنے والے سیاحوں کا رواج رہا تھا۔ گو کہ اب بہت سے سیاح سڑک کے ذریعے ان تمام جگہوں کو دیکھ لیتے تھے مگر اکثریت ایسی تھی جو کشتیوں اور کروڑ شپس پہ آرام کرتے ہوئے ایک ایک جگہ کا نظارہ کرتے ہوئے گزرتی تھی۔ Luxuor کے مقام سے منروا کروڑ محو سفر ہوا تھا اور اسے ست روی سے دریا میں سفر کرتے ہوئے Aswan تک پہنچنا تھا۔

یہ ایک آئیڈیل مصری ہالیڈے تھی جس سے اس وقت اس لگژری شپ کے مسافر لطف اندوز ہو رہے تھے۔ عرشے کی ایک میز پہ نیلوفر اس کی ماں اور الماس بھی براجمان تھیں۔ ناشتہ ان کے سامنے چنا تھا۔ نیلوفر کی ماں سے کسی بات پہ بحث ہو رہی تھی اور الماس کافی پیتے ہوئے سنجیدگی سے فون پہ لگی تھی۔ درمیان میں وہ رک کے نیلوفر کو سمجھداری سے کسی بات پہ لقمہ دیتی تو اس کی اونچی پونی فضا میں دائیں بائیں جھومتی۔ دور بیٹھی تالیہ مسکرا کے اس کو دیکھ رہی تھی۔

نیلوفر کی فی میل لہلہا دریافت کرنے کے بعد وہ قدرے سکون میں آگئی تھی۔ آج اس نے صبح کی مناسبت سے سفید اور زرد لمبی اسکرٹ پہن رکھی تھی اور سر پہ ترچھا ہیٹ رکھا تھا۔ نظریں الماس پہ جمی تھیں۔ چائے کے اندر اترتے گھونٹ کچھ یاد دلا کے توجہ بٹاتے تھے مگر وہ ہر جھٹک دیتی۔

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

(چائے کی عادت اور چائے سے جڑے لوگوں کو اس وقت یا نہیں کرنا۔ فوکس، تالیہ۔ فوکس!)

”کام کہاں تک پہنچا؟“ اس نے کان میں موبائل کے ہینڈز فری لگار کھے تھے۔ اور جس سے بات کر رہی تھی وہ نیچے اپنے ہوٹل روم کے صوفے پہ براجمان، ٹانگیں قہنجی صورت میز پر رکھے، گھٹنوں پہ لیپ ٹاپ جمائے کی بورڈ پہ انگلیاں چلا رہا تھا۔

”میں نے ایک ویب پیج بنا دیا ہے۔“ وہ بتا رہا تھا۔ ”ترکی کی ایک مشہور لٹریچر ایجنسی کا ویب پیج۔ اس ایجنٹ کا نام کیا تھا جس نے تمہارے دوست کو ترکی میں کتاب چھپوانے کی پیشکش کی تھی؟“

”نصیب کامران۔“

”نصیب نہیں۔ زینپ۔ ترک نام کے آخر میں ”ب“ کی جگہ ”پ“ استعمال کرتے ہیں۔“

”ہاں اور تم تو کبھی ترکی گئے نہیں ہو۔“

”میں تو کبھی تمہارے ملک بھی نہیں گیا لیکن مجھے معلوم ہے کہ وہاں تمہیں کیسے مخاطب کیا جاتا ہے، چے تالیہ۔“ طر سے بولا تو تالیہ نے سر جھٹکا۔

”اپنی ویز۔ مجھے زینپ کامران کے نام سے اس جعلی ڈومین پہ ای میل آئی ڈی بنا کے بھیجو۔“

”میری بات سنو لڑکی!“ اسے خیال آیا۔ ”اگر الماس نے زینپ کی ای میل ملنے کے بعد اصل زینپ کے آفس کال کر دی تو؟“

”ڈونٹ وری۔ زینپ کامران ترکی کی بہت بڑی لٹریچر ایجنٹ ہے اور اس کا ای میل یا فون نمبر میٹ پہ دستیاب نہیں ہے۔ صرف آفس نمبر ہے اور اس کی جو اسٹنٹ فون اٹھاتی ہے اس کو انگریزی سمجھ ہی نہیں آتی۔ اگر اس نے اصلی ایجنٹ کو فون بھی کیا تو بھی ساری باتیں Lost in translation ہو جائیں گی۔ لاگن بھیجو۔ مجھے الماس کی طرف پہلا حال بھیکنا ہے۔“

”مجھے تمہارے پلان پہ ذرہ بھی اعتبار نہیں ہے لیکن خیر.... لاگن بھیج رہا ہوں۔“

تالیہ نے مسکرا کے فون کان سے ہٹا کے دیکھا۔ وہ مطلوبہ کام کر چکا تھا۔

”ڈیئر نیلو فر بخت!“

صبح کی ٹھنڈی ہوا میں چھتری تلے تنہا بیٹھی ہیٹ والی لڑکی مسکرا کے ہٹن دہانے لگی۔

”میرا نام زینپ کامران ہے اور میں ”نور جہان امیر لٹریچر ایجنسی“ کی ایک لٹریچر ایجنٹ ہوں۔ ہماری ایجنسی

60 کی دہائی سے ترکی میں کام کر رہی ہے اور ہمارا اصل کام غیر ملکی فکشن اور نان فکشن کو ترکی زبان میں ڈھالنا ہے۔

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

ہم ہیرن ملک جن کلائینٹس کے ساتھ کام کرتے ہیں ان میں ہارپر کلائنٹر، ریڈم ہاؤس، پیٹیکوئن، بلومزبری، وغیرہ شامل ہیں۔ آپ ان میں سے کسی کے بھی ایڈیٹر سے میرے بارے میں پوچھ سکتی ہیں۔ میں آپ کی کتاب کا ترکش ترجمہ کرنے میں دلچسپی رکھتی ہوں۔ اگر آپ کو یہ پوزل مناسب لگے تو پلیز مجھ سے رابطہ کر لیں کیونکہ میں چاہتی ہوں کہ اس کتاب کا ترکش ترجمہ اس کے انگریزی ورژن کے ساتھ آئے۔

زینپ کامران۔“

”سنو۔“ وہ اس کے کان میں لگے آ لے میں بولا۔ ”ای میل کے آخر میں اپنا نام زینپ کامران لکھتے وقت ”کامران“ کو بڑے حروف میں لکھنا۔ ترک اپنا لاسٹ نیم بڑے حروف میں لکھتے ہیں۔“

”اور یہ بھی تمہیں ترکی گئے بغیر معلوم ہے؟“

”ہاں کیونکہ میں ترکش ڈرامے بہت دیکھتا ہوں۔“ وہ جل کے بولا تھا۔

”مگر جو ڈرامہ تم دیکھ رہے تھے وہ تمہیں بالکل پسند نہیں آ رہا تھا۔“ یھینا کسی نے تمہیں زبردستی یہ ڈرامہ دیکھنے پہ مجبور کیا ہوگا۔ تمہاری بیوی نے؟“ مسکراہٹ دبا کے سادگی سے سوال کیا۔

”میں شادی شدہ ہوں نہ میری کوئی بیوی ہے۔ الماس پہ فوکس کرو۔“

”جھوٹے کی پانچویں نشانی۔ وہ لمبی چوڑی تردید کرتا ہے۔“

اس نے فون رکھ کے لگا ہیں اور پراٹھائیں۔ دور بیٹھی الماس اب ناشتہ کرنے میں مصروف نظر آ رہی تھی۔ الماس اور نیلوفر کے فون ساتھ ساتھ میز پہ رکھے تھے۔ یکدم دونوں نے اپنے اپنے فونز اٹھا کے دیکھے۔ تالیہ نے غور سے ان کے انداز کو دیکھا۔ (ای میل دونوں کو بیک وقت موصول ہوئی تھی۔ یعنی نیلوفر کا ای میل دونوں فونز پہ کھلا تھا۔) نیلوفر نے نظر انداز کیا مگر الماس ہاتھ روک کے میل پڑھنے لگی۔

تالیہ نے بے چینی سے پہلو بدلا۔ وہ ان سے چند میزیں دور بیٹھی تھی۔

الماس نے ای میل پڑھی اور فون واپس رکھ کے ناشتہ کرنے لگی۔

تالیہ کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔ ابرو بھینچ گئے۔ ”اس نے رپلائی کیوں نہیں کیا؟“

”ریلیکس۔ اسے وقت دو۔ پہلے وہ تمہارے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔ ویسے بھی آج کل کے بچوں کا سب سے مخلص راہنما گوگل ہوتا ہے۔“

نیلوفر اور اس کی ماں دفعتاً کسی بات پہ بحث کرتے اٹھ گئے مگر الماس آہستہ آہستہ ناشتہ کرتی رہی۔ پھر ٹیکسین سے ہاتھ

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

صاف کیے اور وہیں ٹیک لگائے سو ہائل اٹھالیا۔

اب وہ کچھناپ کر رہی تھی۔

تالیہ کافون بجا تو اس نے دھڑکتے دل سے ای میل کھولی۔

”ڈنیر زینپ۔“

آپ کا مس نیلوفر بخت کی کتاب کے لئے پروپوزل کافی دلچسپ معلوم ہوتا ہے۔ پلیز مجھے اپنے ادارے اور طریقہ کار کے بارے میں مزید بتائیں۔“

الماس بخت۔“

”ہوں۔“ تالیہ نے سوچتے ہوئے ہنکارا بھرا۔ ”اس نے ای میل ماں کی طرف سے نہیں اپنی طرف سے کی ہے۔ وہ

پروفیشنل بننے کی کوشش کر رہی ہے۔ میں اس لڑکی کا دماغ پڑھنا چاہ رہی ہوں۔“

”اے تمہاری ای میل ٹھوس لگی ہے تبھی تو جواب دیا ہے۔ ویسے... تم نے ترکی رہے بغیر بھی ترک خاتون بن کے ای

میل کر دی۔ کیسے؟“ وہ طنز سے پوچھ رہا تھا۔ جواب میں تالیہ نے منہ ہٹا دیا تھا۔

”ترکی نہیں رہی لیکن ایک رائٹر کے ساتھ ضرور رہی ہوں۔ ایڈم سے اسی ترکش ایجنسی کی زینپ کامران نے رابطہ کیا تھا

مگر بعد میں بات نہیں بن سکی تھی۔ اس سارے کون گیم میں جہاں مجھے یہ فائدہ حاصل ہے کہ میں جانتی ہوں کہ پبلیشرز اور

لٹریری ایجنسیز کیسے کام کرتی ہیں۔ الماس نہیں جانتی۔ اس بچی نے ہاؤس آف کارڈز اور ویسٹ ونگ دیکھ کے یہ تو معلوم کر لیا

ہے کہ سیاستدانوں کے اسکیٹرز والی کتابیں ان کو تباہ کر دیتی ہیں مگر...“ وہ مسکرائی۔ ”مسئلہ یہ ہے کہ یہ ان کی پہلی کتاب

ہے۔ اور رائٹرز پہ بہت کم ہی ڈرامے بنتے ہیں اس لئے لوگوں کو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کتاب کی پبلیشنگ کیسے ہوتی ہے۔ بس

مجھے ایک بات سمجھ نہیں آرہی۔“

”کیا؟“

”یہ تو طے ہے کہ نیلوفر کے پاس کوئی لٹریری ایجنٹ نہیں ہے۔ الماس ہی اس کی ایجنٹ ہے۔ اگر کوئی ایجنٹ ہوتا تو الماس

ای میل کا خود جواب نہ دیتی۔ ایجنٹ جواب دیتا۔ اب مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی کہ بغیر ایجنٹ کے اس بچی نے کوئی پبلشر ڈھونڈ

کیسے لیا؟“ یہاں آکے وہ الجھ جاتی تھی۔

”نیلوفر اتنی مشہور ہے۔ اس نے کتاب انوائس کی تو کسی پبلشر نے رابطہ کر لیا ہوگا۔ سہل۔“

”لو نہوں۔ رائٹنگ ورلڈ ایسے نہیں کام کرتی۔“ وہ لگا ہیں دور بیٹھی الماس پہ مرکوز کیے سوچتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ (الماس

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

ابھی تک اپنے فون پہ لگی تھی۔ اٹھنا وہ زینپ کو گول کر رہی تھی۔

”بڑے ممالک میں پبلشرز کبھی رائٹر سے ڈائریکٹ کاہیکٹ نہیں کرتے۔ بڑے پبلشرز Unsolicited مسودہ نہیں پڑھتے۔ یعنی وہ مسودہ جو بغیر کسی ایجنٹ کے ذریعے ان تک پہنچا ہو۔“

”مطلب لاوارث مسودہ۔“

اس نے اس توہین آمیز اصطلاح پہ جڑ اٹھ لی اور ضبط سے بولی۔

”ہاں۔ کوئی بھی لاوارث مسودہ نہیں پڑھتا۔ آپ ڈائریکٹ ایڈیٹر کو مسودہ نہیں بھیج سکتے۔ رائٹر کو پہلے ایک لٹریچر ایجنسی کا کوئی ایجنٹ ہائر کرنا ہوتا ہے۔ جیسے پراپرٹی ایجنٹ ہوتے ہیں نا۔ دونوں پارٹیز سے کمیشن پکڑنے والے۔ ایسے ہی لٹریچر ایجنٹس ہوتے ہیں۔“ وہ اب سمجھاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

”رائٹر اپنا کام ایجنٹ کو بھیجتا ہے۔ اگر ایجنٹ کو آپ کا کام اچھا لگے تو وہ اس کی پریزینٹیشن بناتا ہے اور پبلشرز کو دکھاتا ہے۔ ایجنٹ آپ سے پیسے نہیں لیتا۔ رائٹر اور پبلشر کی ڈیلنگ کروانے کے بعد وہ رائٹر کی رائٹنگ سے حیر لیتا ہے۔ زینپ بھی اس وقت ایک ایجنٹ ہے جس کو اگر الماس ہائر کر لے تو وہ ترکی میں اس کو ایک اچھا پبلشر ڈھونڈ دے گی۔ اور اس ساری ڈیلنگ کے دوران مجھے الماس سے اس کو رے پبلشر کا نام اگلوانا ہے جو کینیڈا میں نیو فری کی کتاب چھاپ رہا ہے۔“

”ویسے تم کتنے لوگوں کو لٹریچر ایجنٹ بن کے لوٹ چکی ہو؟“ جہان کی مشکوک آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار ہنس دی۔

”کہانا... ایڈم کی وجہ سے مجھے یہ سب معلوم ہے۔ وہ مجھ سے مشورہ لیتا تھا ہمیشہ۔“ آواز میں ایک دم اداسیاں گھل گئیں۔

مگر خیر۔ اس نے سر جھٹکا اور موہاٹل پہ ٹاپ کرنے لگی۔

”میں اب الماس کو آفر کر رہی ہوں کہ وہ مجھے اپنا ایجنٹ مقرر کر لے اور....“

”نہیں رکو۔“

تالیہ کی تیز چلتی انگلیاں رکیں۔ ”کیوں؟“

”اس لڑکی کو بہت سی آفرز ملتی ہوں گی۔ وہ تمہاری آفر کیوں قبول کرے گی؟“

”کیونکہ میں اسے ترکی میں پبلش ہونے کا خواب دکھا رہی ہوں جہان۔“ وہ قدرے ناگواری سے بولی۔ ”میں ایسے ہی لوگوں کو کون کرتی ہوں۔ انہیں ناممکن خواب دکھا کے۔ اسے اس وقت سب سے زیادہ خواہش دنیا بھر میں اپنی کتاب کے مشہور ہونے کی ہے۔ میں اس کا خواب پورا کرنے جا رہی ہوں۔ کانٹریکٹ سائن کرنے سے پہلے اس کو مجھے لازماً اپنے

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

گورے پبلشر کا نام بتانا ہوگا اور کام ختم۔“

”تم لوگوں کو بے شک ایسے ہی کون کرتی ہوگی مگر میں انسان کی فطرت کا مطالعہ بھی کرتا ہوں۔ اس لڑکی کے جوتوں میں گھس کے اس کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ اس کی سب سے بڑی کمزوری کیا ہے جسے یہ ظاہر نہیں ہونے دینا چاہتی؟“

کان میں لگے آ لے میں وہ مسلسل بولے جا رہا تھا۔ تالیہ نے جھنجھلا کے فون رکھا۔

”ایک تو تم ہر وقت کسی کی کمزوری کو ناکارہ کرنے کی بات کیوں کرتے ہو؟“

”کمزوریاں انسان کا بلاسٹڈ سپاٹ ہوتی ہیں۔ تم الماس کا بلاسٹڈ سپاٹ ڈھونڈو۔“ وہ تنبیہ کر رہا تھا۔

تالیہ ماتھے پہ بل ڈالے دور بیٹھی لڑکی کو دیکھنے لگی۔

وہ ابھی تک فون پہ لگی تھی۔ دفعتاً ویٹر نے بل کا فولڈر سامنے رکھا تو الماس نے فولڈر رکھول کے اپنا کارڈ نکالا اور واپس پرس

میں ڈالا۔ پھر وہ رکی.... ایک نوٹ نکال کے فولڈر میں ڈالا اور واپس فون پہ لگ گئی۔

”یہ ایک چھوٹی بچی ہے جس نے خود پہ بہت بڑی ذمہ داری ڈال لی ہے اور....“ وہ گویا اس کو پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی

.... ”اور اسے شپ دینے کی عادت نہیں تھی مگر خود کو کچھ ظاہر کرنے کے لئے وہ اپنا میج بنائے رکھنا چاہتی ہے.... مجھے نہیں پتہ

جہاں۔“ وہ اکتا گئی۔ اچھی بھلی وہ ای میل لکھ رہی تھی کہ اس آدمی نے درمیان میں سچی کی نکال لی تھی۔

”اب میری بات غور سے سنو۔ اگر اتنی سی عمر میں وہ اتنا بڑا کام کر رہی ہے، درست یا غلط.... تو کیا صرف ہم نے اس کے

بارے میں ”چھوٹی بچی“ کے الفاظ استعمال کیے ہوں گے؟“

وہ چونکی۔ ”نہیں۔۔۔ لہجہ نہیں۔ اس کی ماں کی دوستیں بھی اس کو age shame کرتی ہوں گی۔“

”اور یہی الماس بخت کی کمزوری ہے۔ وہ خود کو اپنی عمر اور قد سے بڑا ظاہر کرنا چاہتی ہے مگر اندر سے اس کو خود بھی معلوم

ہے کہ وہ پروفیشنل نہیں ہے۔“ وہ کیا کہہ رہا تھا، تالیہ سمجھ رہی تھی۔

”تالیہ.... تم ای میل میں لکھو کہ تمہیں پروفیشنل طریقے سے کام کرنا ہے اس لئے تمہیں....“

”اس لئے مجھے نیلوفر کی بیٹی سے نہیں، بلکہ نیلوفر کی لائسنس شدہ لٹریچر ایجنٹ سے بات کرنی ہے۔“ تالیہ کی انگلیاں تیزی

سے کی بورڈ پہ چلنے لگیں۔

جہاں مسکرایا تھا۔

”پہلی دفعہ تم نے میری بات کاٹ کے غلطی نہیں کی۔“

”Ten points to Gryffindor!“ تالیہ نے چپک کے جیسے خود کو کھرا ہا۔

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”اب اس ای میل کا وہ دوسرا حصہ سے جواب دے گی۔“ وہ اس کو نظر انداز کر کے سنجیدگی سے کہہ رہی تھی۔ ”اگر اس کے پاس بہت آفرز ہیں تو وہ غرور سے کہے گی کہ وہ اپنی ماں کی ایجنٹ ہے..... لیکن اگر وہ تمہاری کہانی میں پھنس رہی ہے تو وہ تم سے مرعوب ہو جائے گی۔ اس کا احساس کمتری اس کو تم سے امپر لیس کر دے گا اور وہ کہے گی کہ اس کی ماں ان معاملات کو خود ڈیل کر رہی ہے اور وہ مصروفیت کے باعث الماس سے ای میل کرواتی ہے۔ وہ خود کو ایک اصلی ایجنٹ کے سامنے کبھی بھی اپنے قدم سے بڑا نہیں ظاہر کر سکے گی۔“

تالیہ نے ای میل بھیج کے موبائل رکھا اور مسکرا کے دوڑ بٹھی الماس کو دیکھا۔ وہ ہنوز اپنے فون پہ لگی تھی۔

”اگر اس نے کہا کہ وہ اپنی ماں کی ایجنٹ ہے تو وہ نہیں پھنسی۔ اگر اس نے اعتراف کیا کہ نیلو فر کا کوئی ایجنٹ نہیں ہے تو وہ پھنس گئی ہے۔ ٹھیک؟“ اس نے چائے کا آخری گھونٹ بھر اور ہیڈز فری کے مائیک میں بولی۔ ”دیکھتے ہیں اب الماس کیا کرتی ہے۔“

الماس کا اگلا جواب ٹیسٹ کی طرح اس کی ذہنی کیفیت واضح کرنے والا تھا۔ تالیہ کے دل کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی۔

مگر الماس بخت کچھ دیر بعد فون جیب میں ڈال کے اٹھی اور اخبار اٹھا کے آگے بڑھ گئی۔ اس نے جواب نہیں دیا تھا۔

تالیہ نے اضطراب سے پہلو بدلا۔ الماس اس کے سامنے دور جا رہی تھی۔ رستے میں اسے ایک دوست مل گئی تو دونوں مسکرا کے بات کرتی ایک ساتھ چلنے لگیں۔

”تم اور تمہاری انسانی فطرت کا مطالعہ جہان۔“ وہ دانت پیس کے بولی۔ ”تم نے میرا سارا کون گیم خراب کر دیا ہے۔ میں نے اسے ایٹمی ٹیوڈ دکھایا اور وہ اب میری بات میں انٹرسٹڈ ہی نہیں ہے۔“

وہ شدید بے بسی محسوس کرنے لگی تھی۔

☆☆=====☆☆

وہ کمرے میں آئی تو اس کا موڈ خراب تھا۔ جہان کو سامنے صوفے پہ بیٹھے دیکھ کے مزید خراب ہو گیا۔

”ریلیکس۔ وہ جواب دے دے گی۔“ وہ بہت تسلی سے بیٹھا تھا۔ اس کے ہائیں ہاتھ دیوار میں لگی گول کھڑکی سے نل کا پانی دھوپ میں چمکتا دکھائی دے رہا تھا۔

”میں اچھی بھلی اس کوڑھپ کر رہی تھی اور تم نے اس کی ego چیلنج کر کے اسے مجھ سے بدظن کر دیا۔“ وہ برہمی سے بولی۔

”کبھی مبرا اور انتظار کے الفاظ سنے ہیں تم نے؟ For a change؟“

وہ گردن اٹھائے ناپسندیدگی سے اسے دیکھ کے بولا۔ تالیہ کا تو دماغ کھونٹے لگا۔

Downloaded from Pakvociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”اچھا؟ تمہارے خیال میں ”مجھے“ صبر سے کام لینا نہیں آتا؟“ سینے پہ انگلی رکھ کے بے یقینی سے پوچھا۔
 ”کیوں؟ تمہاری زندگی کے ہر اسٹیپ پہ ایک بھی چیز تو مشترک ہے۔ جلدی جلدی سب حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔
 سیاسی عہدہ، ”وان فاتح“ اپنی آزادی۔ No Offence۔“ خشک انداز میں کندھے اچکا کے بولا۔

”ہاؤروڈ... تم میری کہانی کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔“

”مگر تمہاری پروفائلنگ کی تھی میں نے۔“ اس نے جتا کے کہتے ہوئے اپنے موبائل پہ چند ٹن دہائے اور پھر روشن اسکرین سے دیکھ کے پڑھنے لگا۔

”تالیہ بیٹ مراد... مصرہ محمود کے ساتھ ایک آرٹ نیلائی میں نظر آئی.... چند دن میں اس نے وان فاتح کی ہاڈی وومن کا عہدہ لے لیا.... چند دن مزید گزرے تو وہ چیف آف اسٹاف بن گئی.... مگر انکیشن ہوتے ہی وان فاتح کی پالیسیز سے اختلاف کر کے استعفیٰ دے کر بھی چلی گئی۔ جب صوفیہ رطمن نے ڈیل کی آفر کی تو چند دن کے نوٹس پہ وہ مصر بھی آ گئی۔“ فون سے آنکھیں اٹھا کے تنقیدی نظروں سے اسے دیکھا جو اسے کھودے جا رہی تھی۔

”کیا تمہیں کبھی کسی نے بتایا ہے تالیہ کہ ہر کام میں وقت لگتا ہے؟“

”تم وقت کے بارے میں مجھ سے زیادہ نہیں جانتے۔“ وہ اسے کھودتے ہوئے بولی تھی۔

”زندگی کے ہر اسٹیپ پہ تم عجلت سے کام لیتی ہو۔ بے صبری اور انتظار نہ کرنا تمہاری کہانی کے ہر باب میں مشترک ہے۔“ وہ موبائل جیب میں رکھتے ہوئے بے رحمی سے تبصرہ کر رہا تھا۔

”اور تمہاری زندگی کے ہر اسٹیپ پہ کیا مشترک رہا ہے؟ تمہارا جج منغل رویہ؟“ طنز سے بولی تو جہان نے بے پرواہی سے شانے اچکائے۔

”تم میرے بارے میں اس سے زیادہ نہیں جان سکتیں جتنا میں دکھانا یا بتانا چاہوں۔“ جتا کے بولا، گویا تہیہ کی ہو۔ پی کیپ پہنے، جیکٹ کے آستین کہنیوں تک موڑے وہ اس وقت بالکل بے تاثر لگ رہا تھا۔
 تالیہ اپنی کرسی پہ آ بیٹھی اور خاموشی سے ہاہردیکھنے لگی۔

ہاہردیا پہ دور سے ان کی سمت میں آتی دو کشتیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ بھی مہینا سیاہوں سے بھری تھیں۔
 ”وہ کتا ہیں تھیں۔“

وہ ان کشتیوں پہ نظریں جمائے بولی تو وہ جو پھر سے موبائل نکالنے لگا تھا، چونک کے اسے دیکھنے لگا۔

”سوری؟“

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”میری زندگی کے ہر اسٹیپ پہ جو مشترک تھیں وہ کتابیں تھیں۔“

اس کی آنکھیں پانی کی سطح پہ جچی تھیں جہاں سنہری افشاں کے ذرات بکھرے آنکھوں کو خیرہ کر رہے تھے۔

”میں کتابیں نہیں پڑھتی تھی۔ مگر کتابوں نے مجھے ڈھونڈ لیا۔ یہ کتابیں تھیں جو ہم تینوں کو قریب لائی تھیں حالانکہ میں کبھی

بھی قدر دان ریڈر نہیں رہی تھی۔“

وہ خود کلامی کے انداز میں بول رہی تھی۔

سنہری افشاں سے چمکتے پانی کی سطح ہوا سے دھیرے دھیرے ہچکولے کھا رہی تھی۔

”داتن اچھی ریڈر تھی۔ لائبریرین کی جاب اس کا بہترین کور تھا۔ کتابوں نے اسے عرصہ تک ڈھانک کے رکھا۔ آریانہ بھی

کتابیں پڑھتی تھی۔ فیری ٹیلر۔ اور اسی لئے وہ ناشہ آگاپوا کا پلے دکھانے اپنے باپ کو لائی تھی۔ مجھے اس پلے میں داتن نے

بھیجا تھا کیونکہ وہ اس کردار کو پڑھ چکی تھی۔ اس کا کہنا تھا کہ میں یہ ’کون‘ آسانی سے کھیل لوں گی۔ ناشہ نامی پری کی اس کہانی

نے آریانہ مجھے اور فاتح کو ملایا۔“

وہ خاموشی سے اسے سن رہا تھا جو آنکھوں میں سنہری افشاں لیے باہر پانی کو دیکھ رہی تھی۔

”ہمیں جس دوسری شے نے ایک دوسرے سے جوڑے رکھا وہ سن ہاؤ کا گھر تھا۔ اس گھر کو ملائیسیا کے لوگوں نے قدیم

کتابوں میں بنے اس کے نقشوں سے پہچانا تھا۔ میں اپنی جستجو میں اس گھر تک آ پہنچی تھی مگر ایڈم کو کتابوں نے اس گھر کا پتہ

دیا تھا۔ داتن کو بھی اس کی کتابوں نے بتایا کہ وہ مجھے ہار کے مگر مجھے اپنی طرف کھینچ لایا۔ وان فاتح کو اس گھر سے محبت

صرف ایک کتاب کی وجہ سے تھی۔ ہم سب کتابوں میں پھنسے تھے سوائے میرے۔ میں کتابیں نہیں پڑھنا چاہتی تھی۔ داتن کا

اصرار تھا کہ میں قدیم ہمبورو پہ لکھی کتاب پڑھ کے اس کام سے ہار ہوں مگر میں نے داتن کی کتاب پہ یقین نہیں کیا۔ میری

کتابوں پہ بے یقینی اور دوسروں کی ان سے محبت ہمیں میرے باپا کے شہر لے گئی۔ وہاں جانتے ہو کیا ہمارے کام آیا؟“

اس نے چہرے کا رخ موڑ کے چمکتی آنکھوں سے جہان کو دیکھا اور آرزوگی سے مسکرائی۔ وہ بس خاموشی سے اس کو سن رہا

تھا۔

”ایڈم کی کتابیں... جو ہمیں جنگل میں محفوظ رکھتی تھیں۔ وان فاتح کا ’بنگا راملاپو‘ کا پہلے سے پڑھ لینا جس نے ان کو یہ

بتا دیا تھا کہ ان کو کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔ اور میں جانتی تھی کہ میں وان فاتح کو اپنے باپ سے صرف ایک شے کے ذریعے بچا

سکتی ہوں۔ اور وہ ہے ایک کتاب جسے میں اپنی مرضی سے لکھوا سکتی ہوں۔ اس کتاب کے لکھنے کی وجہ ایڈم کو پناہ ملی اور اس میں

بہت کچھ نہ لکھے جانے سے فاتح کی جان بچی رہی۔ پھر کتابوں نے ہی ہمیں میرے باپ کے جزیرے کا پتہ دیا اور یہ کتاب کا

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

علم ہی تھا جس نے فاتح کو میرے باپا کے سامنے جتوایا۔ جاتے جاتے بھی میں ایک کتاب مجھے میں چھوڑ آئی۔ ہم واپس آئے تو ایڈم کو اس کی کتاب نے ایک نیا انسان بنا دیا اور مجھے میں چھپی کتاب نے وان فاتح کو ان کے پرانے اصل کی یاد دلائی۔ رہی میں....“ وہ ہنوز اسی سے مسکرا رہی تھی۔

”تو مجھے معلوم ہے کہ میری ساری زندگی کی چوریوں کو صرف ایک چیز دھو سکتی ہے۔ ایک کتاب کو جہاں۔ جیسے پہلے کتابیں ہمیں جوڑتی رہی ہیں ایک دفعہ پھر کتاب ہی ہمیں اس سب سے نکالے گی۔ کیونکہ کتابوں کو کبوتروں کی طرح اپنے اصل مالک کی طرف لوٹنے کی عادت ہوتی ہے۔“

”اور تم بک تصنیف بن گئیں۔ انٹر سٹنگ۔“ اس کی ساری کتھا یہ اس نے کافی خشک انداز میں تبصرہ کیا تو تالیہ کے ماتھے پہ بل پڑے۔ ماحول پہ طاری فُسون ایک دم غائب ہو گیا تھا۔

”ہاں میں بک تصنیف بن گئی۔ اور تم فی الحال میری جاب مشکل بنا رہے ہو۔“ وہ اسے گھود کے بولی۔ پھر بند دروازے کو دیکھا۔ ”آر پو شیور تمہیں کسی نے یہاں آتے نہیں دیکھا؟ کیونکہ ہم دونوں کو ساتھ نہیں نظر آنا چاہیے۔ تمہیں ترکش آدمی کا کردار بھی کرنا ہے۔“

”چے تالیہ....“ وہ مسکرا کے گویا ہوا۔ ”مجھے میری جاب مت سکھاؤ۔ مجھے یہ چیزیں تم سے زیادہ آتی ہیں۔“ تالیہ نے محض (ہونہہ کہہ کے) شانے اچکائے اور میز کی طرف آئی۔ پھر تیزی سے قاتلو چیزیں سمیٹنے لگی۔ چند لمحوں خاموش گزرے تھے کہ اس کے موبائل کی ٹون بجی۔ یہ ٹون اس نے نیلوفر کی ای میل کے لیے سیٹ کی تھی۔ بجلی کی سی تیزی سے اس نے موبائل نکالا۔ وہاں الماس کی میل جگمگا رہی تھی۔

”تھینک یو آپ کی ای میل کے لئے زینپ.... آپ نے لٹریچر ایجنٹ کے بارے میں پوچھا ہے تو بتاتی چلوں کہ چونکہ یہ ایک حساس نوعیت کی کتاب ہے اس لیے اس کی تمام ڈیٹنگ میم نیلوفر ”خود“ کر رہی ہیں اور ہم کسی لٹریچر ایجنسی کو انوالو نہیں کر رہے۔ میں بھی آپ کو میم نیلوفر کی طرف سے ہی ای میل بھیج رہی ہوں۔ وہ میری والدہ ہیں۔ آپ کی ترکش ترجمے کی آفر میم نیلوفر کو دلچسپ معلوم ہوئی ہے۔ کیا آپ مجھے بتا سکتی ہیں کہ آپ کے ذہن میں ترکش ترجمہ چھاپنے کے لئے کیا پلان اور ٹائم فریم ہے تاکہ ہم اس پہ غور کر سکیں؟“

”الماس۔“

تالیہ نے نظریں اٹھا کے اسے دیکھا جو مطمئن سا بیٹھا اسی جتنا ہی ہوئی مسکراہٹ سے اسے دیکھ رہا تھا۔

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”گڈ۔ اس نے خود کو لٹری ایجنٹ نہیں کہا۔ صرف ماں کی ترجمان ظاہر کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ۔۔۔“

”کہ وہ میری کہانی میں پھنس رہی ہے۔ تھینک یو۔ مجھے پتہ ہے۔“ رکھائی سے کہہ کے جلدی جلدی جوابی پیغام ٹائپ کرنے لگی۔

جہان نے اسے دیکھ کے افسوس سے سر ہلایا۔

”اگر تمہاری یادداشت کام کر رہی ہے تو۔۔۔ یاد ہے یہ ایٹنی ٹیوڈ دکھانے والا مشورہ تمہیں کس نے دیا تھا؟“

”ہاں اور یہ مفت تھا۔ نہیں؟“ اسی کے انداز میں کہہ کے اس نے موہائل پہ سر جھکا لیا۔ پھر ٹائپ کرتے کرتے رکی۔

”غوراً جواب؟ اونہوں۔ زینپ اتنی فارغ تو نہیں ہے کہ میل پہ میل کرتی جائے۔ دیر سے جواب دوں گی۔“

”مزید ایٹنی ٹیوڈ۔ انٹر سٹنگ۔“ پھر اس نے گھڑی دیکھی اور یوں آگے کو ہو کے بیٹھا جیسے اب بس اٹھنے کا ارادہ ہو۔

”تمہارے پلان میں مجھے کیا رول ادا کرنا ہے؟“

تالیہ نے اس کے غلٹ بھرے انداز کو مشکوک نظروں سے دیکھا مگر بولی تو بس اتنا۔ ”ایک ترک آدمی کا کردار۔“

”کوئی مافیا باس۔۔۔ یا۔۔۔ کوئی غریب ریسٹوران اونر؟“ وہ بھی غور سے اس کو دیکھ رہا تھا۔ تالیہ نے جواب میں کندھے اچکائے اور پراسرار انداز میں مسکرائی۔

”تمہیں جاننے کی اتنی جلدی کیا ہے۔ جب وقت آئے گا تو بتا دوں گی۔ آخر ہر چیز میں وقت لگتا ہے نا؟“

اس کے جواب نے جہان کے حلق کے اندر تک کڑواہٹ کھول دی۔ وہ ماتھے پہ ہل ڈالے اٹھا اور پی کیپ درست کی۔

”ابھی مجھے کام سے جانا ہے۔ واپس آ کے مجھے بریف کر دینا کیونکہ کسی کردار کی تیاری کرنے میں بھی وقت لگتا ہے۔ کسی نے آپ کو نہیں بتایا؟“ وہ دروازے کی طرف بڑھا تو وہ تیزی سے بولی۔

”بتایا تھا اور جس نے بتایا تھا وہ میرا استاد تھا۔ ایک اور بات بھی اس نے مجھے بتائی تھی۔“

دروازے کے ناب پہ ہاتھ رکھو مڑا اور استفہامیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

”اس نے کہا تھا کہ بہترین کون گیم وہ ہوتا ہے جس میں تم اپنا ہی رول پلے کرو اور وہ کبھی پکڑا نہ جائے۔ میں تم سے تمہارا ہی کردار ادا کروانا چاہتی ہوں۔ یعنی جیسے تم ہو۔“

جہان نے سوچتے ہوئے اسے دیکھا۔

”یہ اس پہ منحصر ہے کہ تم مجھے کیا سمجھتی ہو۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔“ آہستہ سے سر ہلایا۔ ”تم درست کہہ رہی ہو۔ بہترین اداکاری وہ ہوتی ہے جس میں تم اپنا ہی رول پلے کرو۔ بالآخر مجھے تمہاری کسی بات سے اتفاق ہے۔ اور سنو۔۔۔۔۔ جب الماس سے بات کرنا

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

تو اس کو الماس جم کہہ کے بلا نا۔ یا جانم۔ اس کو لکھتے جانم اور پڑھتے ”جنم“ ہیں۔ یہ پیار سے بلانے کا انداز ہوتا ہے۔“

”شیور۔ تم آج بھی وہیں جا رہے ہو جہاں کل گئے تھے؟“

جواب میں جہان نے بس ایک تیز نظر اس پہ ڈالی اور ہار نکل کے دروازہ بند کر دیا۔

اس کا کمرہ تنہا رہ گیا۔ کھڑکی کے باہر سنہری افشاں میں چمکتا پانی منظر سا سے دیکھ رہا تھا۔ اور انتظار کرنا اس کے لیے کبھی آسان نہیں رہا تھا۔ اس نے ایٹی ٹیوڈ پہ دو حرف بھیجے اور اپنے مخصوص صوفے پہ آ بیٹھی۔ اسکی انگلیاں جواب ٹاپ کر رہی تھیں۔

”الماس جم.....“

جی میں آپ سے واقف ہوں۔

بہتر ہے کہ ہم اس کتاب کے بارے میں مزید بات اسکا ٹاپ کال پہ کریں۔ نیچے دیے اسکا ٹاپ ایڈریس پہ آپ مجھے کال کر سکتی ہیں تاکہ میں ترجمے کا طریقہ کار کانٹریکٹ کی تفصیلات، ٹائم فریم اور رائٹنگ کی percentage ڈسکس کر سکوں۔ آپ مجھے ترش وقت کے مطابق دوپہر ایک بجے کے بعد کال کر سکتی ہیں۔

زینپ۔“

ای میل بھیج کے اس نے وقت دیکھا اور مسکرائی۔ مصر کا وقت ترکی سے ایک گھنٹہ ہی پیچھے تھا اس لیے ٹائم زون کا زیادہ مسئلہ نہ تھا۔

جیسے ہی ترکی میں ایک اور مصر میں دو بجے الماس نے پانچ منٹ بھی ضائع نہیں کیے اور کال کھڑکادی۔

تالیہ ہیفون پہنے لیپ ٹاپ کے سامنے تیار بیٹھی تھی۔ کال کا نوٹیفیکیشن آنے لگا۔ جہان سارا سسٹم سیٹ کر کے گیا تھا۔ وہ چیک کر چکی تھی۔ voice انکریشن درست کام کر رہی تھی۔ ساتھ ہی لیپ ٹاپ پہ ایک آڈیو چلی تھی جس میں آفس کا شور سنائی دے رہا تھا تاکہ زینپ کی آواز کے پس منظر میں ایک کام کرتے ہوئے آفس کا ماحول ”سنائی“ دے۔

”زینپ کامران!“ وہ مائیک میں خوشگوار انداز میں بولی۔

”بس زینپ..... میں الماس بخت بات کر رہی ہوں۔“

صاف انگریزی کا لہجہ سنائی دیا تو صوفے پہ آگے کو جھکی بیٹھی تالیہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔ (یہ مرعوب لگ رہی ہے۔)

”الماس.... جنم.... کیسی ہو آپ؟ ایک منٹ میں کانفرنس سے نکل رہی ہوں ذرا اپنے آفس میں چلی آؤں۔“ دوسرے

Downloaded from **Paksociety.com**

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

ہاتھ سے وہ موہا نل پہ لگے شور کو آہستہ کر رہی تھی۔ پھر اس نے کلک کی آواز کے ساتھ شور بند کر دیا اور گہری سانس لی۔

”اب میں آگئی اپنے روم میں۔ اب بتاؤ الماس.... آپ کیسی ہو اور آپ کی والدہ کیسی ہیں؟“ وہ انگریزی کو ترکش لہجے میں بنا کے پوچھ رہی تھی۔

”بہت شکریہ مس زینپ۔ ہم ٹھیک ہیں۔ آپ کی آفر کافی دلچسپ تھی۔ آپ یہ بتائیں کہ ترجمے کے بارے میں آپ کا کیا پلان ہے؟“ وہ سنجیدگی سے مدد سے پہ آگئی تھی۔

”الماس جم.... دیکھو.... ہم ترکی کی ایک قابل ذکر لٹریچر ایجنسی سے تعلق رکھتے ہیں اور ہم دنیا بھر کے نامور لکھاریوں کے کام کا ترکش زبان میں ترجمہ کرواتے ہیں۔ ترکش ادب اور میڈیا کتنا ترقی کر رہا ہے ہمارے ڈراموں اور فلموں سے آپ کو اندازہ ہو ہی گیا ہوگا۔ آپ کی والدہ کو بہت لوگ ترکی میں جانتے ہیں اور میں چاہتی ہوں کہ ان کی کتاب کا ترکش ترجمہ ہم شائع کریں تاکہ ترک قوم ان کو بہتر طریقے سے جان سکے۔“

”لو کے مگر میرا سوال وہی ہے کہ اس ترجمے کا طریقہ کار کیا ہوگا؟“

تالیہ ذرا سا کھٹکھاری۔ ”ایسا ہے کہ میں آپ کو کانٹریکٹ فیڈ ایکس کے ذریعے بھیج دوں گی۔ غیر ملکی رائٹرز کے ساتھ ہم اسی طرح ڈیل کرتے ہیں۔ آپ سائن کر کے مجھے بھیج دینا۔ اور ساتھ میں مسودہ ای میل کر دینا۔ پھر ہم اس کا شدید رازداری سے ترجمہ کروالیں گے اور چھ ہفتے میں کتاب مارکیٹ میں آجائے گی۔ کیونکہ چھ ہفتے بعد ترکی میں الیکشن ہونے جا رہے ہیں اور پھر مارکیٹ میں مندی ہوگی۔“

”چھ ہفتے... بالکل ہماری بھی سچی ڈائم لائن ہے.... مگر اتنی دور بیٹھے میں کس طرح اتنی حساس کتاب آپ کے حوالے کر دوں زینپ؟ آپ ترکی میں ہیں اور میں مصر میں....“

”جی مجھے معلوم ہے آپ کروڑ ہونٹل میں سفر کر رہی ہیں آج کل۔ اسی لئے....“

”آپ کو کیسے معلوم؟ ہم نے تو اپنی لوکیشن ہائٹا گرام تک پہنچ لگائی۔“ وہ چونکی تو تالیہ لہجے بھر کو خاموش ہوئی۔

”ویل.... الماس.... میں ترکی کی ایک معروف لٹریچر ایجنٹ ہوں۔ میرے رائٹرز دنیا میں ساری جگہوں پہ پھیلے ہیں اس لئے مجھے خبریں مل جاتی ہیں۔“

”آپ کا کوئی رائٹر ہماری کروڑ پہ بھی ہے؟“ وہ تیزی سے بولی تو تالیہ نے جلدی سے کہا۔

”نہیں نہیں.... وہ تو میں یونہی.... میرے منہ سے سلیپ ہوا۔ دراصل.... اس بارے میں ہمیں بات نہیں کرنی چاہیے الماس کیونکہ اگر میں اپنے رائٹرز کے راز نہیں رکھ سکتی تو آپ کے کیسے رکھوں گی؟“

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”میں سمجھ سکتی ہوں۔“ الماس شاید مسکرائی تھی۔ ”بہر حال ہم کروڑ پہ ہی ہیں۔ اب یہاں سے ہم کس طرح کانٹریکٹ سائن کریں۔ وکلاء اور لیگل نمائندوں کا ہونا ضروری ہے نا۔“

”جی الماس۔ میں کانٹریکٹ آپ کو اپنے قانونی نمائندوں کے ہاتھ ہی بھیجوں گی۔ وہ آپ کی تسلی کروا کے NDA (نان ڈسکلوژرا گیمینٹ) پہ سائن لیں گے جس کے تحت دونوں پارٹیز ایک دوسرے کے راز رکھنے کی پابند ہوں گی۔ مگر اس سے پہلے مجھے چند معلومات درکار ہیں۔ آپ مجھے ای میل....“ وہ کہہ ہی رہی تھی کہ الماس بولی۔

”پہلے میں میم نیلوفر سے بات کروں گی۔ اگر... (زور دے کر) اگر ہم آپ کے ساتھ ڈیل کرنا چاہیں تب ہم کانٹریکٹ کی بات کریں گے۔“

”شیور۔ آپ ہمارے ہارے میں پوری تسلی کر لیں اور جب آپ کا جواب تیار ہو تو مجھے فون کر لیں۔ مجھے آپ سے ایک دو سوالات پوچھنے ہیں۔ جب آپ میری تسلی کروادیں گی تو ہم کانٹریکٹ کی طرف بڑھیں گے۔ آپ کا دن اچھا گزرنے الماس!“

”آپ کا بھی۔“ کال کٹ گئی تو اس نے گہری سانس لے کر ہیڈ فون اتارے۔

اس نے کانٹریکٹ کرنا تھا نہ اس کو نیلوفر کی کتاب کا مسودہ چرانا تھا۔ اسے تو صرف پبلشر کے نام سے غرض تھی۔ جیسے ہی وہ معلوم ہوا وہ اس نام کو صوفیہ رٹمن کے حوالے کر دے گی اور صوفیہ پبلشرز پہ دباؤ ڈال کے کتاب کو کوا دے گی۔ اتنی جلدی نیلوفر کو کوئی دوسرا پبلشر نہیں ملے گا اور وہ الیکشن کے قریب کتاب نہیں لاسکے گی۔

اس طرح کتاب کو لانے کا درست وقت وہ نیلوفر سے ”چرا“ سکتی تھی۔

الیکشن کی تیاریوں کے قریب کی ”ٹائمنگ“ سب سے اہم تھی۔

وہ وقت گزر گیا تو پھر وہ جب بھی کتاب لائے صوفیہ کو پرواہ نہ تھی۔

(اگر میں صرف ان سے پبلشر کا نام اگلوں تو میرا کام ختم۔ میں واپس گھر جاسکوں گی۔) اس نے خود کو تسلی دی اور مسکرا

دی۔

یہ سب اتنا مشکل نہیں لگ رہا تھا۔

بیاس وقت تالیہ مراد کا خیال تھا۔

☆☆=====☆☆

منرو اکروڑ دھیرے دھیرے نل کے پانی میں تیرتی آگے بڑھ رہی تھی۔ اس کی رفتار اتنی سست تھی کہ اوپر سے دیکھو تو یوں

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

لگتا تھا گویا بارش اتنی برسی ہو کہ ایک ہوٹل کے گرد ساری سڑک پانی میں ڈوب گئی ہو۔

نیل اتنا چوڑا نہ تھا۔ کسی کسی جگہ تو سبز ٹیلوں کے درمیان پانی سے بھری سڑک جیسا ہی لگتا تھا۔

آسمان کا رنگ دن ڈھلتے ساتھ ہی جامنی پڑنے لگا اور بحری جہاز کی بتیاں روشن ہونے لگیں۔

پہلی منزل کے ریسٹوران میں گہما گہمی اور موسیقی کا شور عروج پہ تھا۔ بے فکر مہمان اپنی چھٹی سے لطف اندوز ہوتے کھانے

پینے میں مصروف تھے۔

ایسے میں الماس بخت ریسٹوران کے دہانے پہ کھڑی بازو سینے پہ لپیٹے چٹلیاں سکڑے تمام لوگوں کا جائزہ لے رہی تھی۔

اس کے ہال اوپنچی پونی میں بندھے تھے اور آنکھوں پہ چشمہ لگا تھا۔

”ہات سنو۔“ دھنساوہ ہار کاؤنٹر تک آئی اور کہنیاں اس پہ جما کے ہارٹینڈر کو گہری نظروں سے دیکھا۔ ”مجھے جانتے ہونا

تم؟“

وہ ایک گلاس اور کپڑا اٹھائے قریب آیا اور مسکرایا۔ ”جی۔ کل بھی آپ ادھر آئی تھیں۔“

”ہوں۔ پھر مجھے بتاؤ۔۔۔ کروڑ پہ مختلف ممالک سے لوگ آئے ہوئے ہیں۔ تم نے بہت سے ٹورسٹ دیکھے ہوں گے۔“

سرسری سا انداز اپنایا۔

”جی میڈم۔“ ہارٹینڈر نے گلاس کپڑے سے صاف کرتے ہوئے جواب دیا۔

الماس نے غور سے اسے دیکھا۔ ”ترکی سے کتنے لوگ آئے ہوں گے یہاں۔“

”سوری میم، ہمیں یہ بتانے کی اجازت نہیں ہے۔ آپ خود ریسٹوران میں گھوم پھر کے لوگوں سے پوچھ سکتی ہیں۔“

الماس نے بند مٹھی میں دہا نوٹ کاؤنٹر پہ رکھا اور ہارٹینڈر کو دیکھتے ہوئے دو انگلیوں سے نوٹ کو آگے کو دھکیلا۔

”کتنے لوگ آئے ہیں ترکی سے؟“ دوبارہ پوچھا۔

ہارٹینڈر نے پہلے نوٹ کو دیکھا، پھر ایک چورنگاہ اطراف میں ڈالی۔ ایک لمحے کے لیے وہ خاموش ہوا۔ پھر جلدی سے

نوٹ پہ اپنا ہاتھ رکھ کے اسے قریب کھسکایا۔

”صرف ایک آدمی ہے ترکی کا۔“ جلدی جلدی بتانے لگا۔ ”وہ کل شام کو اس کارز میں آ کے بیٹھا تھا اور لیپ ٹاپ پہ کام

کر رہا تھا۔ نظر کا چوڑا چشمہ لگاتا ہے اور ہلکی سی داڑھی بھی ہے۔“

الماس نے پلسٹ کے اس خالی کرسی میز کو دیکھا جو کھڑکی کے ساتھ لگ تھلگ رکھی تھی۔

ابھی وہ نہیں آیا تھا۔

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

وہ واپس ہارٹینڈر کی طرف مڑی۔

”اور نام کیا ہے اس کا؟“

”طارق ضیا گل۔ آپ ادھر سامنے بیٹھ جائیں۔ اگر وہ آیا تو میں آپ کو اشارہ کروں گا۔“

”یہ میرا نمبر ہے۔ مجھے کال کر دینا۔ میں نیچے آ جاؤں گی۔“ اس نے ایک پرچی پہ لکھا نمبر بڑھایا اور آگے بڑھ گئی۔

ہارٹینڈر نے مسکرا کے اس نوٹ اور پرچی کو اپنے بٹوے میں وہ نوٹ ڈالا جہاں اس سے بڑے تین نوٹ پہلے ہی موجود تھے۔

☆☆=====☆☆

(تم نے پوچھا تھا کمرے اس کون میں تمہیں کس کا کمرہ ملے گا۔)

آسمان مغرب ساتھ ہی مزید تاریک ہوتا گیا اور چند ایک تارے جگمگاتے نظر آنے لگے۔

کروزسٹ روی سے محو سفر تھا۔

تالیہ اپنے کمرے میں لیپ ٹاپ کے سامنے بیٹھی تھی۔ ہیڈ فون سر پہ بھائے وہ اس میں سے آتی آوازوں کی منتظر تھی۔

نیچے ہوٹل کے بار میں کوکٹریل کے ساتھ بیٹھا جہان بھی خاموشی سے جڑل پہ کچھ لکھے جارہا تھا۔ وہ بھی انتظار میں تھا۔

(جیسے لوہا لوہے کو کاٹتا ہے اسی طرح ایک دائرے کو ذہن تک پہنچنے کے لئے تمہیں رائٹر جتنا پڑے گا۔)

بار میں معمول کا ریش اور شور تھا۔ موسیقی بے ہنگم سی تھی اور شراب کی مہک سارے میں پھیلی تھی۔ ایسے میں الگ تھلک

بیٹھا وہ آدمی سر جھکائے ہوئے تھا۔ اس کی آنکھوں پہ نظر کا بڑا چشمہ تھا۔ دائرہ قدرے بڑھی ہوئی تھی اور سر کو ادنیٰ ٹوپی سے

ڈھک رکھا تھا۔

(کہتے ہیں عکاسی کو کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ مگر ساری دنیا اور بالخصوص یورپ میں آج بھی ایسے مرد اور خواتین رائٹرز موجود

ہیں جنہیں کسی نے نہیں دیکھا وہ تصاویر نہیں بناتے اور پبلک میں نہیں آتے۔)

الما س بخت متلاشی نظروں سے ادھر ادھر دیکھتی ہال کے کنارے پہ آرکی۔ پہلے اس نے ہارٹینڈر کو دیکھا اور ابرو اچکائے۔

جواب میں اس نے آنکھوں سے کٹری والی میز کی جانب اشارہ کیا۔ الما س کی نظریں اس طرف گھوٹیں۔

(ایسے رائٹرز کی شخصیت میں paranoia ہے۔ انہیں لوگوں سے trust issues ہوتے ہیں۔ وہ اجنبیوں

سے خوف کھاتے ہیں اور اپنی پرائیویسی کی حفاظت کرتے ہیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ ان کی کتابوں کے ذریعے ان سے متعارف

ہونے والے لوگ ان کی ذاتی زندگی کے قریب آسکیں۔ جیسے تم نہیں چاہتے کہ تمہاری کوئی کرائم پارٹر تمہاری فیملی کے بارے

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

میں جان پائے۔)

الماس کی نظریں اس میز پر رکیں۔ وہ کمر موڑے جیکٹ پہنے شخص سر جھکائے اپنے کام میں مصروف تھا۔ الماس مسکرا کے اس کی طرف بڑھنے لگی۔

(ایسا ہی ایک ترکش رائٹر ”غالب نجات“ بھی ہے اس نے کئی ناؤں اور ڈراما لکھے ہیں اس کو کسی نے نہیں دیکھ کھا مگر اس کے کریمی فیو نے کچھ عرصہ قبل اس بات کا پتہ چلایا کہ غالب نجات اس کے دادا کا نام تھا اور اس کا اصل نام ”طارق ضیا گل“ ہے اور اس کی عمر تیس سے چالیس سال کے درمیان ہے۔)

تالیہ کمرے میں تنہا بیٹھی اب صوفے پہ بیرو پر کیے کریمز کا پیکٹ کھول رہی تھی۔ عموماً وہ میدان میں جایا کرتی تھی اور جہان اس کے کان میں آلے کے باعث بولا کرتا تھا۔ آج وہ باہر جا رہا تھا یعنی تالیہ اس کی سماعتوں میں زہر گھولنے کا فریضہ بخوبی انجام دے سکتی تھی۔ ہاؤسویٹ۔

(دھیان الماس طارق ضیا گل کو نہیں جانتی ہوگی لیکن وہ ہاریتا سے جب کروڑ کے واحد ترک آدمی کا نام پوچھے گی اور اسے کو گل کرے گی تو طارق ضیا گل کے بارے میں تھوڑا بہت جان جائے گی۔ تم نے بس طارق بن کما سے یہ یقین دلانا ہے کہ زینپ ایک بہترین ایجنٹ ہے اور اس سے ڈیل کر کے نیلوفر قاسم کے بارے میں رہے گی۔ اور سنو۔۔۔)

”میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں؟“ الماس نے میز کے قریب آ کے شائستگی سے کہا تو چشمہ والے شخص نے چونک کے سراٹھایا۔ پھر کندھے اچکائے اور کاغذ سمیٹ کے اٹھنے لگا تو وہ جلدی سے بولی۔

”نہیں نہیں۔ آپ بیٹھے رہیں، طارق صاحب۔ مجھے آپ سے بات کرنی تھی۔ میں الماس ہوں۔“

وہ اٹھتے اٹھتے واپس بیٹھا اور پتلیاں سکوڑ کے اسے مشکوک نظروں سے دیکھا۔ ”کیا ہم مل چکے ہیں الماس حاتم؟“ (کریمز کھاتی تالیہ نے مسکرا کے مائیک میں کہا۔ ”حاتم؟ (میڈم؟) ٹھیکس ٹو ترکش ڈراما، تم گزارے لائق ترک بول ہی لو گے۔)

”نہیں مگر میں آپ کو ایک ایک دوسرے نام سے جانتی ہوں۔“ الماس نے تھوڑی سی ہتھیلی رکھے دلچسپی سے اسے دیکھا اور مصومیت سے پلکیں جھپکائیں۔ ”غالب نجات کے نام سے۔“

جہان کے چہرے پہ غیر آرام دہ سا تاثر آیا اور اس نے نظریں موڑ لیں۔ ”مجھے نہیں معلوم آپ کیا کہہ رہی ہیں۔“

”آپ غالب نجات ہیں میں جانتی ہوں۔“

”میں کسی غالب نجات کو نہیں جانتا۔“ جیکٹ اور عینک والا آدمی ایک بے چین نظر آنے لگا تھا۔

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”گڈ... تم جتنا انکار کرو گے، اتنا ہی اس کو یقین ہوگا۔“ وہ کریمز منہ میں ڈالتی بولے جا رہی تھی۔

”دیکھیں طارق صاحب... میں کوئی کریمی فین نہیں ہوں جو آپ کو تنگ کروں گی۔ مجھے صرف ایک بات کرنی ہے۔“
 ”الماس حاتم.. میں نے کہا تھا، میں کوئی رائٹر نہیں ہوں۔“ وہ اکتا کے بولا۔ رخ موڑے اب وہ اپنے کاغذات پہ کچھ لکھنے لگا تھا۔

”آپ کو کیسے معلوم کہ غالب نجات ایک رائٹر ہے؟ میں نے تو رائٹر کا لفظ ہی نہیں کہا تھا۔“
 جہان لکھتے لکھتے رکا اور آنکھیں اٹھا کے اسے دیکھا، جیسے چوری پکڑی گئی ہو۔ مگر اگلے ہی لمحے کندھے اچکائے۔ ”میں ترک ہوں اور غالب نجات ہمارا ایک مشہور رائٹر ہے۔ پریٹی سہل۔“
 ”اور وہ آپ نہیں ہیں؟“

”نہیں۔ میں ایک غریب ریسٹوران اونر ہوں۔ اب اگر آپ اجازت دیں تو میں کچھ کام کر لوں۔“
 خشک انداز میں کہتا وہ رخ مزید موڑ کے اپنے فون کی طرف متوجہ ہو گیا۔ پیشانی پہ بل اسی طرح پڑے تھے۔
 (ریسٹوران اونر؟ یہ ڈائلاگ ہماری اسٹوری میں شامل نہیں تھا۔) وہ اس کے کان میں مسلسل بجھنا رہی تھی۔
 میز پہ اس کے سامنے بیٹھی الماس مسکرا کے اسے دیکھے گئی۔ اونچی پونی ہانڈ مے آنکھوں پہ عینک لگائے وہ سیاہ ہائی ٹیک والے لباس میں ملبوس اپنی عمر سے بڑی نظر آ رہی تھی۔

”چلیں... آپ رائٹر نہیں ہیں... مگر غالب نجات کا ناول جامنی آسمان تو پڑھا ہوگا آپ نے۔ اس میں آپ کا پسندیدہ کردار فردوس آہلہ کا تھا یا لیلیٰ کا؟“
 (تالیہ ایک دم سیدھی ہوئی۔ کریمز پرے کیے۔ جلدی سے کمپیوٹر اٹھایا۔

”ایک منٹ۔ وہ تو غالب کی فین ہے اور وہ تمہیں چیک کر رہی ہے۔ اگر تم واقعی غالب نجات ہو تو تمہیں اس کے ناولز کے بارے میں سب معلوم ہونا چاہیے تھا۔ دیکھو تھوڑی دیر چپ رہو۔ مگر کچھ غلط نہ بولنا۔ میں ذرا دیر پہنچا ہوں۔ ناول سمری دیکھ کے بتاتی ہوں۔“ وہ جلدی جلدی ٹائپ کر رہی تھی۔)

جہان نے اس سوال پہ نظریں اٹھا کے الماس کو دیکھا تو اس کی آنکھوں میں ہلکی سی چمک اور مسکراہٹ تھی۔ اسے جیسے الماس کے سوال نے محظوظ کیا تھا۔

”الماس حاتم... ”جامنی آسمان“ غالب نجات کا ناول نہیں، پلے ہے اور اگر مجھ سے پوچھو تو اس میں لیلیٰ یا فردوس کا کردار غیر اہم ہے۔ اصل کردار ازلاں کا ہے... وہ معذور بچہ جو کہانی سن رہا ہے۔“

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

جہاں الماس اس کے جواب پہ مسکرائی، وہیں تالیہ کے ہاتھ ست پڑ گئے۔ وہ وہی پیڑیا کھولتے کھولتے رک گئی۔ (وہ اپنا ریسرچ مکمل کر کے گیا تھا! ہونہ!)

”مگر آپ کا پسندیدہ کردار کون سا ہے؟“ اس نے سوال دہرایا تو جہان ہلکا سا مسکرایا۔

”میرے لئے سب کردار برابر ہیں۔ ویسے جانشی آسمان سے زیادہ بہتر اس کا ناول ”تین سائے“ ہے۔ تم نے وہ پڑھا ہے۔“ وہ جیسے اس لڑکی سے جان بھی چھڑانا چاہتا تھا مگر اسے اس کا جواب سننے میں بھی دلچسپی تھی۔

الماس کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔ ”جی مگر لوگوں کو جانشی آسمان زیادہ پسند ہے۔ البتہ میں نے کہیں پڑھا تھا کہ غالب نجات کو خود جانے کیوں ”تین سائے“ زیادہ پسند ہے حالانکہ اس کتاب کی ریٹنگ اس کی دوسری کتابوں سے کم ہے۔“

”یہ بات تو غالب نجات ہی بتا سکتا ہے میں نہیں۔“ وہ مبہم سا مسکرا کے واپس اپنا فون کھولنے لگا تو وہ جلدی سے بولی۔

”مانا کہ آپ غالب نجات نہیں ہیں۔ اور آپ کو اس بات کا اعتراف کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ میں سمجھ سکتی ہوں۔“

وہ دونوں ہاتھ اٹھا کے احتیاط سے کہہ رہی تھی۔ ”مگر مجھے آپ کی مدد چاہیے۔“

جہان نے ایک نظر گھڑی کو دیکھا اور دوسری گہری نظر اس پہ ڈالی۔ ”بولو۔“

”آپ ترکی میں رہتے ہیں۔ ادب سے دلچسپی ہے۔ تو وہاں کی ادبی شخصیات کو تو جانتے ہوں گے۔“

”میں نے کب کہا کہ مجھے ادب سے دلچسپی ہے؟“ احتیاط پسند رائٹر کندھے اچکا کے بولا تو وہ جلدی سے بولی۔

”ہاں ہاں جو بھی ہے۔ آپ مجھے زینب کامران اور اس کی لٹریچر ایجنسی کے بارے میں بتا سکتے ہیں؟“ وہ واقعی فکر مندی سے پوچھ رہی تھی۔

”میری والدہ کو ان کی ایجنسی کی طرف سے آفر آئی ہے۔ کیا ہمیں ان کو ترکی میں اپنا ایجنٹ مقرر کرنا چاہیے؟ کیا یہ قابل بھروسہ لوگ ہیں؟“

(فائنلی۔) تالیہ مسکرا کے بولی اور کریمز پھر سے اٹھائے۔ (اب تم میری اس طرح تعریف کرو کہ الماس کے سارے

خداشات دور ہو جائیں۔ وہ غالب نجات کی فہن ہے اس کی بات نہیں ٹالے گی۔)

”نائب کامران۔“ جہان نے سوچتے ہوئے الماس کو دیکھا اور جمل پرے دھکیلا۔ اس نے جیسے ہتھیار ڈال دیے

تھے۔ ”آفر کیا ہے؟“

”ہماری کتاب کا ترکش ترجمہ۔“ وہ جھک کے رازداری سے بتانے لگی۔ ”کیا یوزینپ واقعی اتنی قابل ہے جتنا انٹرنیٹ

پہ اس کے بارے میں لکھا ہے؟“

جہان نے گہری سانس لی اور ہلکے سے کندھے اچکائے۔ ”اگر تم میری بات مانو تو زینب سے دور رہو۔ اس کے ساتھ

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

بزنس نہ کرو۔“

(تالیہ کے کریم کرچا جاتے دانت ر کے مہنویں تعجب سے اکٹھی ہوئیں۔ ”ایک منٹ... یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟“)

”رنگی؟ وہ کیوں؟“ الماس اس جواب پہ حیران ہوئی تھی۔

جہان تھوڑی کھجارتے ہوئے سوچ سوچ کے جواب دینے لگا۔

”نہب میں پروفیشنل پن کی کمی ہے۔ وہ خاصی تلخ اور بد مزاج عورت ہے۔“ وہ بے رحمی سے تبصرہ کر رہا تھا۔ ”اس کے

ساتھ سفر کرو تو کیب کا کرایہ بھی نہیں دیتی اور اس کی نظر ہمیشہ دوسروں کی ویڈیو تک رنکڑ پھرتی ہے۔“

(”دیکھو تم مجھ سے بدلے بعد میں بھی لے سکتے ہو۔ یہ کوئی مذاق نہیں ہے۔ اس کو مجھ سے بدظن نہ کرو۔“ وہ ہڑبڑا کے کہہ

رہی تھی۔)

مگر جہان سکندر اپنے کان میں گونجتی تالیہ کی آواز سے بے نیاز کہہ رہا تھا۔

”زینپ کے پلان بھی اس کی طرح Unpredictable ہوتے ہیں۔ سوچے سمجھے بغیر نیا دستہ شروع کر لے گی۔

مشورہ دو تو نہ سنے گی نہ مانے گی۔ اپنی مرضی کرے گی بس۔“

(دیری فنی، جعلی رائٹر۔ تم میری سائیڈ پہ ہو یا اس کی؟)

”اچھا۔ اور کیسی ہے وہ؟“ الماس کو اچنبھا ہوا۔ وہ بہت توجہ سے جہان کا تبصرہ سن رہی تھی۔ ہار میں موجود دوسرے لوگوں

سے بے نیاز وہ دونوں کو نے میں بیٹھے سرگوشیوں میں بات کر رہے تھے۔

”دیکھو سادہ سی بات ہے۔“ وہ بے نیازی سے ہاتھ اٹھائے کہہ رہا تھا۔ ”مجھے اس طرح کی misandrist (مردوں

سے نفرت کرنے والی) اور Feminist خواتین نہیں پسند۔ یہ اپنی زندگی کے تلخ تجربات کی وجہ سے ہاتی دنیا کو بھی اسی نظر

سے دیکھتی ہیں۔“

”اچھا۔ وہ ایسی کیوں ہے؟“ الماس کا فطری تجسس جاگا۔

”وہی پرانا مسئلہ جو ہر دوسرے آفس میں ہوتا ہے۔ زینپ کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ پروفیشنل کو پرسنل سے الگ نہیں رکھ سکتی۔

اور جب حالات مرضی کے مطابق نہیں رہیں گے تو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے آجائے گی۔ ایسی عورتیں قطعاً پروفیشنل نہیں ہوتیں

۔ ان کو لٹریچر، لائسنس جیسی بڑی ذمہ داریاں دینی ہی نہیں چاہیے ہیں۔“

(اب یہ فنی نہیں رہا۔ تم پرسنل ہو رہے ہو۔ کوہ دانت پیس کے غرائی۔)

”میں تو خواتین کے ان عہدوں پہ کام کرنے کے حق میں نہیں ہوں۔ لیکن اگر تم نے ترکی میں کتاب چھپوانی ہے تو نہب

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

کے ساتھ کام نہ کرو۔ اس کے پاس کے ساتھ کرو۔ وہ اچھا سلجھا ہوا تھیں سا آدمی ہے اور ابجنسی کالیڈنگ ایجنٹ بھی ہے۔ مولوت بے۔ غالب نجات کا ایجنٹ بھی مولوت بے ہی ہے۔ (سر سری سا انداز اپنایا) زینپ ایک سنگل مدر ہے اور اس کے مقابلے میں مولوت بے چونکہ مرد ہے اس لئے زیادہ ذمہ دار اور مضبوط آدمی ہے۔ زینپ نے بھی کافی رائٹرز کے ساتھ کام کیا ہے مگر وہ ابھی تک اپنے بڑے آپ کے ٹراما سے ہی نہیں نکلی۔ جو عورت ان چیزوں کو پیچھے نہ چھوڑ سکے اس نے کیا کسی کا کامیاب ایجنٹ بنا ہے۔ اب اگر تم اجازت دو تو میں کام کر لوں؟“

الماس نے بدقت مسکرا کے سر ہلایا۔ ”شیور۔ میں چلتی ہوں۔“

”ایکا جلار۔ (گڈنائٹ)“ رائٹر نے سر کو خم دیا اور واپس اپنا کام کرنے لگا۔ الماس اسے عجیب سی نظروں سے دیکھتی تھی سے آگے بڑھ گئی۔

☆☆=====☆☆

تالیہ اوپر اپنے کمرے میں بے چینی اور غصے سے چکر کاٹ رہی تھی۔ وہ اس کے واپس آنے کی منتظر تھی۔ لیکن جہان کے آنے سے پہلے اس کے حکومتی نمبر پر غیر مشناس نمبر سے کال آنے لگی۔

”چے تالیہ....“ دولت بہت ضبط سے پوچھ رہا تھا۔ ”پبلیشر کا نام معلوم ہوا؟ پردھان منتری بے چینی سے آپ کی طرف سے کسی اچھی خبر کی منتظر ہیں۔ آپ وہاں کام ہی کر رہی ہیں نا؟“

لجھ میں طنز نمایاں تھا۔

”میں.... جلد آپ کو اپ ڈیٹ کروں گی۔ پلیز ابھی مجھے کام پہ فوکس کرنے دیں۔“ اس نے جھنجھلا کے فون بند کیا۔ تھیں دروازہ آہستہ سے کھلا اور وہ بنا آواز کے اندر آیا پھر بند دروازے سے پشت لگائے کھڑا ہو گیا۔ تالیہ اس کے جوتوں کو دیکھ رہی تھی۔ ان کا رخ اس کی طرف تھا۔ اس نے دھیرے سے نظریں اٹھائیں اور اوپر دیکھا۔ وہ سینے پہ بازو لپیٹے سپاٹ چہرے سے دیکھ رہا تھا۔

”تمہیں یہ سب کہنے کی کیا ضرورت تھی؟“ وہ سرخ چہرے کے ساتھ غرائی تھی۔

”ساکن زینپ حاتم۔ ساکن۔“ دونوں ہاتھ اٹھا کے اسے ریلیکس رہنے کا کہا۔ ”تم نے خود ہی کہا تھا یہ کرنے کو۔“

”میں نے کہا تھا کہ تمہیں زینپ کے بارے میں اس کے شکوک و شبہات دور کرنے ہیں بڑھانے نہیں ہیں۔“

”نہیں۔ تم نے کہا تھا کہ مجھے غالب نجات کا کردار ادا کرنا ہے۔ تم نے کبھی اس کی کتابیں اور اس کے قلمی انٹرویوز پڑھے

ہیں؟“ وہ سنجیدگی سے کہتا اس کے سامنے آرکا۔ ”تم جانتی ہو وہ ایک انتہائی misogynist (عورتوں سے نفرت کرنے

Downloaded from Pakvociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

والا) اور انٹی feminist آدمی ہے۔ وہ ورک پلیس پہ مردوں اور عورتوں کی برابری کا حق میں بھی نہیں ہے۔ ایسا آدمی اگر ایک خاتون ایجنٹ کی تعریف کرتا تو اس کی کتابیں پڑھ لینے والی الماس کو عجیب نہ لگتا؟“

”تم... تم مسلسل میرے کون گیم کو ہرٹ کر رہے ہو۔ میں ایسے کام نہیں کرتی۔“

”جانتی ہو میں کچڑا کیوں نہیں جاتا اور تم کیوں پکڑی گئی؟ اپنے پراسیکیوٹر کے ہاتھوں؟“ وہ اسے فسوس سے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ ”کیونکہ تمہارے اندر وہ killer instinct نہیں ہے جو میرے اندر ہے۔ کسی کا دل ہو یا کسی کی جان اس پہ بھروسہ رکھ کے آگے بڑھنے اور اپنی جاب پوری کرنے کا حوصلہ تمہارے اندر نہیں ہے۔ بولڈ اسٹیپ لینے کی عادت ڈالو۔“

”تمہیں لوگوں کو فکس کرنا پسند ہے۔ ہے نا؟“ وہ تلخی سے بولی۔ ”مجھے فکس کرنے کی کوشش کرنا چھوڑ دو۔“

”میں وہ کر رہا تھا جو اس جاب کے لئے ضروری تھا۔ بہترین کون وہ ہوتا ہے جس میں تم خود اپنا رول پلے کرو۔ تم ایک PTSD سے گزرنے والی لڑکی ہو۔ اور ایسے لوگ اپنے جیسے دکھ سے گزرنے والے پہ جلدی بھروسہ کر لیتے ہیں۔ تم نے الماس کے سامنے زینپ کو ایک کامیاب اور مضبوط عورت کے طور پہ پیش کیا ہے۔ میں اسے ایک اسٹرگلنگ عورت دکھانا چاہتا تھا۔“

”تا کہ الماس میرے ساتھ کام ہی نہ کرے!“ وہ پھنکاری تھی۔

”الماس نے یہ فیصلے خود نہیں کرنے، تالیہ۔ وہ بچی ہے۔ یہ فیصلے اس عورت نے کرنے ہیں جو ایک طاقتور آدمی کی بیوی رہ چکی ہے اور اس سے الگ ہونے کے ڈراما سے ابھی تک نہیں نکلے۔ تم اس کون میں اپنا رول پلے کیوں نہیں کرتیں؟ فون اٹھاؤ اور اس کو کال کرو۔“

جیکٹ والا انجینی آدمی عجیب کی سے کہہ رہا تھا۔ تالیہ اسے ابھی تک گھور رہی تھی مگر اس کا تنفس اب سست پڑ چکا تھا۔ دھیرے دھیرے سانس لے کر اس نے خود کو نارمل کیا اور پھر لیپ ٹاپ کی طرف بڑھی۔ ہینڈ فون کانوں پہ چڑھائے اور کال ملائی۔

”ہیلو۔“

”الماس جم۔“ وہ بدقت مسکرائی۔ ”زینپ میں آپ سے فائل بات کرنا چاہتی تھی تا کہ ای میل بھیج سکوں۔“

”ہوں۔ زینپ ایسا ہے کہ میں نے اپنی والدہ سے بات کی ہے۔“ وہ قدرے کھنچی کھنچی سی لگ رہی تھی۔ ”اور ہم اس نتیجے پہ پہنچے ہیں کہ ہم اس دستے کے لئے تیار نہیں ہیں۔“

تالیہ نے گھور کے اسے دیکھا جس نے دونوں ہاتھ اٹھا کے اشارہ کیا۔ ”ساکن تالیہ!“

”الماس جم... میں آپ کے رویے کی اچانک تبدیلی کی وجہ جان سکتی ہوں؟“

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”مجھے یہ پتھر اتنا قائمہ مند نہیں لگ رہا اور....“

”الماس کیا نیلوفر بخت اس کال کو سن سکتی ہیں؟ مجھے ان سے بات کرنی ہے۔“ وہ ایک دم سخت لہجے میں بولی۔

”جی وہ میرے ساتھ ہی ہیں اور فون اسٹیکر پہ ہے۔“

”نیلوفر حاتم.... مرحبا۔“ وہ کھٹکھار کے بولی تو دوسری جانب سے نیلوفر کی آواز گونجی۔

”مرحبا زینب۔ کیسی ہیں آپ؟“

”نیلوفر حاتم.... یہ تو آپ مجھے بتائیں کہ آپ کے خیال میں میں کیسی ہوں؟ صبح تک ہم اس دنگر کو کرنے جا رہے تھے مگر

اب آپ کی اسپون پر سن کی ٹون بدل چکی ہے۔ کیا میں اس کی وجہ جان سکتی ہوں۔“

”نہیں زینب، دنگر تو ابھی تک دلچسپ ہے مگر الماس کو چند تحفظات تھے اور....“

”لیٹ می گیس۔ آپ نے میرے ایک رائٹر سے بات کی ہے؟ (پلکیں اٹھا کے غصیلی نظروں سے سامنے پر سکون بیٹھے

جہان کو دیکھا) جو کہ ایک میل Chauvinist ہونے کے ساتھ ساتھ racist اور misogynist بھی ہے۔ اس کا کام

(ایک نظریہ ٹاپ پہ کھلے دیکھ پڑیا بیچ پہ ڈالی) اس کے racism کا واضح ثبوت ہے اسی لیے میں اس کی ایجنٹ نہیں

ہوں، مولوت بے ہیں۔ (جہان ہلکا سا مسکرایا اور سر کو خم دیا۔ ”شکرا یدرم!“) تو ظاہر ہے اس نے وہی کہا ہو گا جو کہ ایک

misogynist آدمی کو کہنا چاہیے۔“ وہ چبا چبا کے کہہ رہی تھی۔ ”مگر میں آپ کو بتاتی ہوں۔ نیلوفر حاتم کہ میں کون ہوں۔“

وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور سینے پہ بازو لپیٹے دائیں بائیں غمیلتے ہوئے مائیک میں بولنے لگی۔ ”میں مردوں کے معاشرے میں

کام کرنے والی ایک عورت ہوں جس کو یہ لوگ کامیاب ہونا برداشت نہیں کر سکتے۔ میری ذہانت اور قابلیت کو نظر انداز کر کے

انہیں میرے بارے میں صرف ایک بات یاد رہتی ہے کہ میں ایک مرد کن میرج سے نکلنے والی عورت ہوں۔ چونکہ میں ان سے

سہارا نہیں مانگتی اس لیے یہ مجھے بد مزاج اور تلخ کہتے ہیں۔“ اس کی آواز بلند ہو رہی تھی اور دوسری جانب نیلوفر دم سادھے سن

رہی تھی۔

”کیا آپ سمجھ سکتی ہیں نیلوفر حاتم کہ یہ فیملنگ کیا ہوتی ہے؟ جب عورت کی ساری قابلیت کو نظر انداز کر کے اس کی طلاق

کے باعث کمزور سمجھا جائے؟ میرا خیال تھا آپ سمجھ سکتی ہیں۔ اسی لئے میں نے آپ کی کتاب کا انتخاب کیا۔ کیونکہ آپ کی

اسٹرگل میرے جیسی ہے۔“ وہ جذباتی انداز اور گیلی آنکھوں کے ساتھ کہے جا رہی تھی۔ ”اور میں چاہتی تھی کہ ترکی کی ہر لڑکی کو

آپ کی اسٹرگل پڑھواؤں تاکہ ان کو معلوم ہو کہ اپنے لئے کیسے کھڑا ہونا ہے۔ میرا ہاس مجھے فیل ہوتے دیکھنا چاہتا ہے اور آپ

چاہیں تو میرے ہاس کے ساتھ بھی ڈیل کر سکتی ہیں لیکن مرد ہونے کی حیثیت سے وہ اس کتاب کی اصل روح کو نہیں سمجھیں

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”میں نے ابھی تک تمہیں ان باتوں کے لیے معاف نہیں کیا... مگر... شاید...“ اس کی آواز میں اداسیاں گھلنے لگیں۔

”میرے بارے میں کے ایل میں بھی سب کچھ سوچتے ہوں گے۔ احمد نظام سے صوفیہ رحمن تک۔“

وہ اس کے سامنے آیا اور ریٹنگ سے ٹیک لگا کے بازو سینے پہ لپیٹ لیے۔ اندھیرے میں اس کے چہرے کے تاثرات ٹھیک سے دکھائی نہیں دیتے تھے۔

”لوگوں کی آراء کی غلامی سے نکل آؤ، لڑکی! اور نہ تم کبھی آزاد نہیں ہو سکو گی۔“

”لوگوں کی آراء اور زبانیں حقیقت ہوتی ہیں۔“ وہ تلخی سے بولی۔ ”جس کتاب کے پیچھے ہم خوار ہو رہے ہیں وہ بھی ایک عورت کی رائے ہے مگر میری حکومت کی ساری مشینری اس کو روکنے میں لگی ہے۔“

”کیونکہ وہ ڈرپوک ہیں۔ سہیل۔“

”بات بزدلی یا بہادری کی نہیں ہے۔ وہ عورت....“ دبی دبی آواز میں دانت پیس کے بولی۔ ”وہ عورت اس وقت اپنی زبان اور قلم ہلا کے ایک مرے ہوئے آدمی اور اس کے سارے خاندان کو بدنام کر سکتی ہے۔ بدنامی سے سب کو ڈر لگتا ہے۔ مجھے بھی۔“ وہ دور سیاہ پانی کو دیکھنے لگی۔ ”مجھے قید میں جانے یا تشدد نے تکلیف نہیں دی تھی۔ یہ بدنامی کا خوف تھا جو مجھے اس بڑا سے نکلنے نہیں دے رہا۔“

آسمان پہ بادلوں کے جھروکوں سے سفید چاند رازدرا سا جھانکنے لگا تو عرشے پہ چاندی کی چادر چڑھنے لگی۔ ان کے سیاہ ہیولوں سے وجود بھی اس چاندی کی تہہ میں دھیرے دھیرے دھکے لگے۔

”تم بدنامی سے ڈرتی ہو؟ اس بات سے کہ وہ تمہیں بے عزت کر دیں گے؟“

”وہ کر سکتے ہیں۔ اگر میں یہ کتاب نندوک سکی اور خالی ہاتھ واپس گئی تو وہ میرے ملک میں مجھے منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑیں گے۔ وہ میرے سیاہ رازوں اور جرائم سے وقف ہیں۔ وہ میری زندگی تباہ کر دیں گے۔“ پانی کو دیکھ کے بولتی ہوئی لڑکی بے بس نظر آتی تھی۔ اس نے مسکرا کے سر جھٹکا۔

”میں نے زندگی میں ایک بات سیکھی ہے، تالیہ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے رزق، موت اور عزت و ذلت کے فیصلے انسانوں کے ہاتھوں میں نہیں دے رکھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اپنے ہاتھ میں ہوتے ہیں۔ کوئی انسان کسی کو بے عزت نہیں کر سکتا۔ نیلو فر بھی عبدالرحمن کو روٹا نہیں کر سکتی چاہے وہ دس کتابیں لے آئے مگر تمہاری پردھان منتری کا خوف اس کے ایمان سے بڑا ہے۔ خود تمہارا بھی۔“

”نیلو فر بہت کچھ کر سکتی ہے۔ وہ الیکشن کا سارا نقشہ اپنی مرضی کے مطابق بدل سکتی ہے۔“

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

چاندی میں نہایا آدمی ذرا سا مسکرایا۔

”تمہیں بدل سکتی۔ کوئی انسان کسی انسان کو رسوا نہیں کر سکتا۔ یہ فیصلے اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔ تمہیں بھی تمہارے حکمران رسوا نہیں کر سکتے۔ وہ تمہیں قید میں ڈال سکتے ہیں، مار چکر سکتے ہیں، مگر تمہارے ملک کے لوگوں کے دل میں تمہاری عزت ختم نہیں کر سکتے۔ لوگوں کے دل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوتے ہیں۔ تم اس خوف سے ہار کیوں نہیں نکل آتیں؟“

”تم پھر مجھے فکس کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔“

”میں صرف یہ کہنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ جو راستہ انسان ترک کر دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اس کے باعث رسوا نہیں کیا کرتا۔“ اور یہ کہتے ہوئے پہلی دفعہ اس نے لب کاٹا۔

تالیہ نے شاکی نظریں اٹھا کے اسے دیکھا۔ ”میری پردھان منتری چاہے تو....“

”تمہاری پردھان منتری کبھی اپنا وعدہ پورا نہیں کرے گی۔ تم کتاب روک دو، وہ تب بھی تمہیں کسی اور طریقے سے گرفتار کر دالے گی۔ گورنمنٹس کبھی وعدے پورے نہیں کرتیں۔“

”تمہارا تجربہ بول رہا ہے کیا؟“ وہ طنز سے بولی تو چاندی میں دمکتا آدمی مسکرایا۔

”میں کسی گورنمنٹ کے لئے کام نہیں کرتا۔ لیکن اگر کرتا ہوتا تو کبھی سیاستدانوں پہ اعتبار نہ کرتا۔ میں نے الماس کو وہ ہاتھیں صرف تمہیں Provoke کرنے کے لئے نہیں کبھی تھیں۔ میں تمہیں یہ بتانا چاہتا تھا کہ تمہارا اینڈر دولت تمہارے ہارے میں بھی سوچتا ہوگا۔ وہ تمہیں ناکام ہوتے دیکھنا چاہتا ہے۔ اس لئے ان کی روز روز کی فون کالز کے دباؤ میں آنا چھوڑ دو بلکہ اس جاب کو اپنے لئے کرو۔ اپنے طریقے سے۔“ اس کی مسکراہٹ پراسرار ہو گئی۔

”اپنے طریقے سے ہی کر رہی ہوں۔“ اسے اس کی بات عجیب لگی تھی۔ چاندی میں ڈوبے عرشے پہ وہ دونوں بیولوں کی صورت کھڑے سرگوشی میں بات کر رہے تھے۔

”فلاط۔ تم عبدالرحمن کی عزت بچانے کے لئے یہ کر رہی ہو۔ تم اسے خود کو بچانے کے لئے کرو۔“

”تم مجھے مشورے کیوں دے رہے ہو؟“

وہ ذرا سا مسکرایا اور شانے اچکا دیے۔ ”کہانا۔ مجھے فکس کرنا پسند ہے۔ لوگ چیزیں، مسئلے۔“ پھر اس نے کلائی پہ بندھی گھڑی دیکھی اور ریٹنگ چھوڑ کے سیدھا ہوا۔ ”چلو۔ ٹارگٹ کو ای میل کرتے ہیں۔ ویسے بھی ہمارا زیادہ دیر یہاں کھڑا ہونا مناسب نہیں ہے۔“

”آئی ایم شیور تم ارد گرد کی تسلی کر کے ہی یہاں آئے ہو گے۔“ وہ اکتا کے کہتی آگے بڑھ گئی۔ وہ ابھی تک ابھی ہوئی تھی۔

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

اپنے لیے وہ اس سے زیادہ کیا کرے؟

”ہمارا مقصد نیلو فر سے اس کے پبلشر کا نام پوچھنا ہے رائٹ؟“

وہ کمرے میں لیپ ٹاپ کے سامنے بیٹھی تھی اور کی بورڈ پہ انگلیاں جمائے کہہ رہی تھی۔ وہ سامنے الماری سے ٹیک لگائے کھڑا سوچ رہا تھا۔

”ہاں مگر یہ سوال تمہیں اس طرح پوچھنا ہے کہ وہ جواب ضرور دے۔ تم نے وہ محاورہ سنا ہے، موت دکھا کے بخار پرہ راضی کرنا؟“

”اسلا۔“ (کبھی نہیں۔) اس نے نفی میں سر ہلایا۔

”یعنی کسی کو ناممکن کام اور مشکل کام کا آپشن دینا۔ وہ مشکل پر راضی ہو جائے گا۔“

”یعنی کہ میں نیلو فر سے کچھ اتنا ناممکن پوچھوں کہ اسے نسبتاً پبلشر کا نام دینا آساں لگے؟“

اس کی انگلیاں کی بورڈ پہ چلنے لگی تھیں۔ اسی میل کے الفاظ اسکرین پہ ابھرا بھر رہے تھے۔
(ڈیئر نیلو فر حاتم۔)

میرے پاس مولوت بے نے آپ کے لئے ایک سوالنامہ تیار کیا ہے۔ کانٹریکٹ سائن کرنے سے پہلے مجھے اس کے جوابات درکار ہیں تاکہ ہم آگے بڑھ سکیں۔
وہ بڑبڑاتے ہوئے لکھ رہی تھی۔

”پہلا سوال آسان ہو۔ اتنا آسان کہ وہ بنا جھجکے جواب دے ڈالے۔“

وہ کمرے میں دائیں بائیں ٹھہلتے ہوئے سوچ سوچ کے کہہ رہا تھا۔ جیکٹ اتار دی تھی اور آستین موڑ رکھے تھے۔ تھوڑی دیر پہلے والا دوستانہ انداز اب غائب تھا اور خالص کام سے کام رکھے والا لہجہ اپنا لیا تھا۔ عجیب پل پل بدلتے انداز تھے اس آدمی کے۔

”پہلا سوال وہ پوچھوں گی جو اکثر پبلشر ایڈم سے سب سے پہلے پوچھتے تھے۔“ وہ ٹاپ کرتے ہوئے اسکرین پہ نظریں جمائے ہوئے تھی۔

(پہلا سوال۔ مجھے کتاب کا مکمل ورڈ کاؤنٹ چاہیے۔ ایم ایس ورڈ پہ ڈبل اسپیسنگ کے ساتھ قریباً کتنے الفاظ پہ مسودہ مشتمل ہے۔ یہ جاننا کتاب کی قیمت کے تعین اور اشاعت کے لئے ضروری ہے۔)

”گڈ۔ دوسرا سوال بھی نسبتاً آسان ہی رکھو۔“ وہ ہدایات دے رہا تھا۔

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

تالیہ کی انگلیاں تیز چل رہی تھیں۔ اس کے ماتھے کے بل غائب ہو رہے تھے۔ ایک رائٹر کے ذہن سے پبلشر کا نام نکلوانے کے لیے اس کے ذہن تک رسائی حاصل کرنا خاصا دلچسپ لگ رہا تھا۔

(دوسرا سوال۔ مجھے تمام ابواب کی تعداد اور ان کی آؤٹ لائن چاہیے۔ صرف ایک سطر کی آؤٹ لائن جس میں کتاب کا خلاصہ موجود ہو۔)

”اب تیسرا سوال تم پبلشر کے ہارے میں پوچھو مگر اس طرح کدو جواب دینے پہ پابند ہو جائے۔“

(میرا تیسرا سوال) تالیہ روشن اسکرین کو دیکھتے کھٹ کھٹ ٹائپ کر رہی تھی۔ (آپ کی کتاب کا انگریزی مسودہ میری معلومات کے مطابق ایک کینیڈین پبلشر چھاپ رہا ہے۔ مجھے لیگل پیپر ورک کے لئے اس پبلشر کا نام چاہیے کیونکہ ہماری لٹریچر ایجنسی اور چند یورپین ایجنسیز کا امریکی اور کینیڈین پبلشر کے ساتھ ایک ”کلاس ایکشن“ مقدمہ چل رہا ہے۔) ایسا مقدمہ جس میں ایک گروہ مل کے دوسرے کے خلاف کیس لڑتا ہے۔ اگر آپ کا پبلشر بد قسمتی سے ہمارے مقابل فریقین میں سے ہوا تو ہم اس کتاب کو چھاپنے سے معذرت کر لیں گے کیونکہ یہ کافلیکٹ آف انٹرسٹ کے زمرے میں آئے گا۔ مقدمے کی حساسیت کی وجہ سے میں فریقین کی لسٹ ظاہر نہ کر سکتے کی پابند ہوں۔ اس لئے آپ مجھے نام بتادیں تاکہ میں کر اس چیک کر لوں۔)

”Good enough?“ اس نے لکھ کے سوالیہ نظروں سے جہان کو دیکھا۔ وہ اتنا متاثر نہیں لگتا تھا۔

”اگر میں ہوتا تو سمجھ جاتا کہ یہ scam ہے۔ مگر وہ نیلو فر ہے۔ امید ہے وہ یقین کر جائے گی۔ اگلا سوال ناممکن سارکھو تاکہ وہ مروت میں کسی ایک کا جواب تو دے ڈالے۔“

تالیہ کی انگلیاں حرکت میں آئیں۔

(اور میرا آخری سوال۔ مجھے آپ کی کتاب کو ترکش پبلشرز کے سامنے پیش کرنے کے لئے پریزنٹیشن بنانی ہے۔ میں اسی ہفتے پریزنٹیشن بنا کے پیش کرنا چاہتی ہوں۔ دو بڑے پبلشرز انٹرسٹڈ ہیں۔ اس موقع پہ آپ سے بغیر کانٹریکٹ کے پورا مسودہ میں بالکل نہیں مانگوں گی مگر آپ کو مجھے کتاب کے اولین چار ابواب دینے ہوں گے تاکہ پبلشرز کو پریزنٹیشن دیکھ کے کتاب کی زبان ٹیسٹ اور calibre کا اندازہ ہو جائے۔) وہ اس کے صوفے کے پیچھے آکھڑا ہوا اور جھک کے اسکرین کو دیکھا۔

”گڈ۔ اب لگ رہا ہے کہ تم کسی رائٹر کی دوست رہی ہو۔ کتاب کے چار ابواب تو وہ کبھی نہیں دے گی۔“

تالیہ نے ای میل بھیج دی اور وہ چلا گیا تو کمرے میں پھر سے خاموشی چھا گئی۔ اس نے لیپ ٹاپ بند کیا اور چیزیں سمیٹ

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

کے اپنے بستر تک آئی۔ ساتھ ہی موہائل اٹھا کے دیکھا تو دولت کا مٹیج آیا ہوا تھا۔ چند گھنٹے گزر چکے تھے اور وہ ایک دفعہ پھر سناپ ڈیٹ پوچھ رہا تھا۔

تالیہ نے کال کا بٹن دبایا۔ دو گھنٹیاں گئیں اور اس کے ہیلو کہتے ہی وہ ایک دم سے بولنا شروع ہوئی۔

”میری بات دھیان سے سنیں! انچے دولت۔ آپ نے مٹیج میں لکھا کہ میں جتنی جلدی ہو سکے اس کام کو مکمل کروں کیونکہ میری زندگی اس پہ انحصار کرتی ہے۔“ وہ چبا چبا کے کہہ رہی تھی۔

”غلط۔ میری نہیں۔ آپ کی وزیراعظم کی زندگی اس پہ انحصار کرتی ہے۔ میرا آپ کیا بگاڑ لیں گے اگر میں یہاں سے فرار ہو جاؤں؟ یا خالی ہاتھ واپس آؤں؟ عوام کو بتائیں گے کہ میں ایک کرمئل ہوں؟ تو کیا میں چپ رہوں گی؟ میں میڈیا میں جا کے ساری دنیا کو نہیں بتاؤں گی کہ آپ نے مجھے نیلوفر کی کتاب چرانے بھیجا تھا؟ کیا لوگ آپ سے سوال نہیں کریں گے کہ اگر تالیہ مراد کرمئل تھی تو آپ نے اسے ملک سے باہر کیوں جانے دیا؟ وہ بھی کسی کی کتاب چرانے؟ ایک غیر قانونی کام کرنے کے لئے؟“

دوسری جانب دولت کو بالکل سناپ سوگھ گیا تھا۔

”دعا کریں کہ میں چپ رہوں! دولت صاحب! ورنہ آپ لوگ دوہری مصیبت میں پڑ سکتے ہیں۔ دعا کریں کہ میں اس کی کتاب کو روک لوں تاکہ آپ کی عزت بچی رہے۔ میں نے کہا ہے کہ میں اپنی جاب پوری کروں گی تو کروں گی۔ مجھے آرام سے میرا کام کرنے دیں۔ ہائے۔“ وہ برہمی سے کہہ رہی تھی اور وہ بالکل خاموشی سے اس کے کچھ بولنے سے پہلے تالیہ نے فون رکھ دیا اور چند گہرے سانس لئے۔

ملا کہ کا قید خانہ تھا اور سامنے شاہی سپاہی تھا۔ وہ اس پہ اسی طرح حلق سے آواز نکال کے چلائی تھی جب اس نے کہا تھا کہ وہ ان کی ہونے والی ملکہ ہے۔ جسم سے ٹلٹی یہ حرارت.... یہ توانائی.... اس میں عجیب سی طاقت تھی۔ عرصے بعد اسے اپنا وہ روپ یاد آیا تھا۔

اسے یہ آخری جاب اپنے لئے کرنی تھی۔ صرف اپنے لئے۔

☆☆=====☆☆

اگلی صبح نیل کے دریا پہ اتری تو اپنے ساتھ ٹھنڈی لہر لے آئی۔ عرشے پہ دھوپ میں ناشتہ کرنے کے خواہشمند مسافر دھوپ کو ترس ترس گئے۔ کیونکہ آج بادلوں کے باعث سارے پہ چھایا تھی اور ٹھنڈی ہوا بہت تیزی سے چل رہی تھی۔

تالیہ عرشے پہ لگی ایک چھتری تلے کرسی پہ بیٹھی تھی اور موہائل دیکھتے ہوئے ناشتے کو بس چکھ رہی تھی۔ ابھی تک الماس کی

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

ای میل نہیں آئی تھی اور اس کی بے چینی عروج پہ تھی۔ وقتی طور پہ نیلو فر کو جہا تکی کرنا الگ بات تھی، لیکن کیا وہ اپنے پبلشر کا نام بتانے پر راضی ہو جائے گی؟ اسے ایک دم اپنی کور اسٹوری بودی معلوم ہونے لگی تھی۔

دفعتاً کسی احساس کے تحت اس نے اپنا سفید ہیٹ ترچھا کیا اور چہرہ اٹھا کے دیکھا تو دور پول کے کنارے وہ کھڑا نظر آیا۔ کل والی شیو غائب تھی، پی کیپ سر پہ تھی اور ہاتھ جنھ کی جیبوں میں تھے۔ وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اس کے متوجہ ہوتے ہی مڑ گیا۔ یہ اس کو پیچھے آنے کا اشارہ تھا۔

تالیہ نے حیرت سے اس کو دیکھا اور پھر ناشتہ اچھوڑ کے اٹھ کھڑی ہوئی۔

”تم ابھی تک یہاں ہو؟“ وہ کمرے میں آئی تو وہ صوفے پہ بیٹھا تھا۔ تالیہ نے ہیٹ اتار کے اسٹینڈ پہ ڈالتے ہوئے تعجب سے دیکھا۔ ”تمہیں تو ہر روز اس وقت کسی خفیہ کام کے لئے نہیں جانا ہوتا؟“

”آج جمعہ ہے۔“ اس نے بے نیازی سے شانے اچکائے تو تالیہ نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔

”جیسے کو ہماری سرکاری چھٹی ہوتی ہے۔ ورکشاپس بند ہوتی ہیں۔“

”اور اگر کسی کی کار جیسے کو خراب ہو جائے تو؟“

”ای میل آئی نیلو فر کی؟“ اس نے اکتا کے موضوع بدلاتو تالیہ نے دائیں بائیں گردن ہلائی۔

”ابھی دیکھا میں نے الماس کو۔ سوتی شکل کے ساتھ ناشتہ کرنے اور پر آئی تھی۔ کچھ دیر میں ہی جواب دے گی۔“

”یعنی کہ پھر سے انتظار۔“ وہ بورسا نظر آنے لگا۔ پھر ریوٹ اٹھایا اور ٹی وی آن کیا۔ وہ چپ چاپ اس کے سامنے والے صوفے پہ بیٹھ گئی اور اس کی حرکات کا جائزہ لینے لگی۔

”کل جانا ہو گا تم نے شہر؟“ بخور اس کو دیکھتے ہوئے پوچھا تو وہ جو چینل سرف کر رہا تھا، بے اختیار بولا۔ ”نہیں۔“

”کیونکہ کل بھی چھٹی ہے۔ ہفتے کی۔“

”ہوں۔“ وہ اسکرین کو دیکھ رہا تھا۔ پی کیپ ہنوز سر پہ جمی تھی اور دن کی روشنی میں کنپٹی کا نشان واضح نظر آتا تھا۔

”ورکشاپس تو ہفتے کو کھلی ہونی چاہیے ہیں۔ مگر تم ورکشاپ نہیں جاتے؟“ وہ مسکرا کے فاتحانہ انداز میں بولی تو جہان نے اکتا کے اسے دیکھا۔

”میری جاسوسی چھوڑ دو، لڑکی۔“

”یونہی۔“ مصر میں کچھ براڈز اتوار کی چھٹی بھی کرتے ہیں اور کچھ ہفتے کی۔ البتہ زیادہ تر جمعے کی چھٹی کرتے ہیں۔“ وہ

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

معلومات دینے والے انداز میں کہہ رہی تھی۔ ”مگر تم نے ایک مخصوص وقت میں صرف ڈھائی تین گھنٹے کے لئے جانا ہوتا ہے۔ ڈیڑھ گھنٹہ تو آنے جانے میں صرف ہوا۔ پیچھے بچا ایک گھنٹہ۔ اور ہفتے میں دو چھٹیاں۔“ وہ مسکراہٹ دہائے کہہ رہی تھی۔ ”تم کسی یونیورسٹی جاتے ہو۔ کلاس لینے۔“

جہان نے سابقہ تاثرات کے ساتھ نظریں گھما کے اسے دیکھا۔ ”اگر اتنا دماغ تم اپنا ترکش لوجہ بنانے پہ صرف کرتیں تو زیادہ اچھا ہوتا۔ یہ دیکھو۔“ اس نے ٹی وی پہ یوٹیوب کھول رکھا تھا۔ تالیہ نے ناک سکوڑ کے سر جھٹکا اور ہادل خواستہ توجہ ٹی وی کی جانب مبذول کی۔ وہ کوئی ترکش فلم نگار ہا تھا۔

”کاروشم نم۔“ تالیہ نے پتلیاں سکوڑ کے اسکرین کو دیکھتے ہوئے پڑھا۔ ”میرا بھائی۔“

”جب تک نیلو فرکی ای میل نہیں آتی تم یہ فلم دیکھو۔ اور ان کے الفاظ کی دانیگی پہ غور کرو۔“

”ویسے کون سا سبجیکٹ پڑ رہا ہے ہو تم یونیورسٹی میں؟“ وہ گال پھیلی پہ بجائے اسکرین کو دیکھتے ہوئے سرسری سا پوچھنے لگی۔

”میں اس عمر میں سب کچھ کر سکتا ہوں سوائے پڑھائی کے۔“

تالیہ نے گردن موڑ کے اسے سر سے پیر تک دیکھا۔ ”جھوٹ بولنے والے کی نشانی نمبر چھتم میں اس وقت نظر آرہی ہے۔“

”ویری فٹی۔“ وہ بگڑے تاثرات کے ساتھ اٹھ گیا اور وہ ہادل خواستہ اپنی توجہ اس فلم کی طرف مبذول کرنے لگی جس میں دو بھائی ترکی کے کسی دور افتادہ گاؤں میں ہونے والی شادی اٹینڈ کرنے روڈ ٹرپ پہ جا رہے تھے۔

اس کا موہا نکل بالکل خاموش تھا۔ الماس کا جواب ہنوز نہیں آیا تھا۔

☆☆=====☆☆

جہان چلا گیا اور مووی ختم ہو گئی تو بھی وہ کمرے سے باہر نہیں نکلی۔ بس صوفے پہ پیر اوپر کر کے بیٹھی یوٹیوب پہ مختلف ویڈیوز سرف کرنے لگی۔ دنیا جہان کی ویڈیوز کے ہونے کے باوجود اس کی انگلیاں اسی ایک موضوع کو ناپ کرنے لگیں۔

بی این کا صدر۔

کلیک کے ساتھ ہی صفحہ کھلا تو ہر ویڈیو پہ وہ دونوں ساتھ ساتھ دکھائی دیے۔

مسکراتا ہوا دان فاتح اور اس کی مسکراتی ہوئی بیوی عصرہ۔

دی پاور کپل۔

کہیں وہ ایک ساتھ انٹرویو دے رہے تھے تو کہیں وہ کسی ایونٹ میں ریڈ کارپٹ پہ ساتھ ساتھ کھڑے نظر آرہے تھے۔

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

کیمروں کے فلیش ان کے چہرے پہ چمک رہے تھے۔ کہیں وہ دونوں اپنے گھر کے صوفے پہ بیٹھے بچوں کے ساتھ کسی لہو نکر سے بات کر رہے تھے۔

غرض وہ ہر جگہ ساتھ ہی تھے۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ عورت اس کی بہن کی قاتل ہے۔ جیسے وہ نہیں جانتا تھا کہ تالیہ اس کے دشمن کی مدد کے لئے مصر چلی گئی ہے۔

وہ کچھ نہیں جانتا تھا اور کتنا مطمئن تھا۔

اس کا دل ایک دم پھر سے اندھیروں سے بھرنے لگا۔ اس نے ٹی وی آف کیا اور موبائل پہ اپنی ذاتی میل کھولی۔ قاتح، داتن، ایلم.... آج کسی کی بھی میل نہیں آئی تھی۔ وہ لوگ بھی اسے میل بھیج بھیج کے تھک گئے تھے۔ دیوار سے کوئی کتنی دیر بات کر سکتا ہے؟

وہ میل بھیجتے تھے تو دل دکھتا تھا۔

نہیں بھیج رہے تھے تو دل بالکل خالی ہو گیا تھا۔

کمرے میں اب اندھیرا چھا گیا تھا۔ ایسا اندھیرا کہ کچھ بھی دکھائی نہ دیتا تھا۔ وہ اب کیا کرے گی؟ اگر واپس چلی بھی گئی.... ہر فرد بھی ٹھہری تو کیا کرے گی؟ اس نے گھٹنوں پہ سر رکھ لیا اور خود کو اندھیرے کے حوالے کر دیا.....

وہ اپنے ماضی سے کیسے ساری زندگی کٹ کے رہے گی؟ مستقبل اتنا ہی تاریک تھا جتنا اس وقت آنکھوں کے سامنے چھاتا اندھیرا تھا.... اور اس تاریکی میں کمر کے پیچھے ایک دم سے ٹھنڈی دیوار محسوس ہونے لگی۔ وہ اسی سخت بستر پہ بیٹھی تھی.... اونچی دیواروں والا کمرہ.... سامنے سلاخیں.... اور کپکپاتا جسم.... خوف نہیں تھا وہ.... قید کا خوف ہرگز نہ تھا.... وہ رسوا ہونے کا خوف تھا.... یہ آگہی کس کو ٹھنڈی کے باہر ساری دنیا کو اس کے سیاہ ماضی کا علم ہو چکا ہے.... اسی لئے اس کو ٹھنڈی سے اتنے دن وہ نہیں بھاگی تھی.... اور بار بار وہ اسی میں واپس آ جاتی تھی....

اس نے مزید سختی سے آنکھیں بند کیں۔ شاید کہ یہ اندھیرا چھٹ جائے مگر اگلے ہی لمحے لگا ہوں کے سامنے ایک مہر ابھرنے لگا....

دو سفید مہر.... دو سپید مہر بڑ کے گیلے سلپرز میں مقید تھے.... دونوں مہر فرش پہ پیچھے کواٹھ رہے تھے.... مہر نسوانی تھے اور دائیں مہر پہ ایڑھی کے قریب ایک کمان صورت کٹ لگا تھا جو بھوری لکیر نما کمر بٹ میں بدل چکا تھا....

ان گیلے جوتوں سے چھیں چھیں کی ناقابل برداشت آواز آرہی تھی....

Downloaded from Pakvociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

مخصوص رنگ ٹون سے وہ ہڑبڑا کے جاگی۔

کمرہ اندھیر پڑا تھا۔

تالیہ نے ادھر ادھر چہرہ گھمایا پھر تیزی سے اٹھی اور پردے ہٹائے۔ باہر دھوپ میں چمکتا دریا دکھائی دیا اور روشنی اندر آنے لگی۔ اس کو پسینہ آرہا تھا۔ دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔

وہ پھر کس کے تھے؟ اور وہ زخم کا نشان؟

اس نے سر جھٹکا اور خود کو نائل کرتے ہوئے فون اٹھایا۔ مخصوص ٹون الماس کی ای میل کی تھی۔ تالیہ نے پہلے جہان کو کال کی اور اسے یہاں بلایا۔ یہ الماس کی آخری میل ثابت ہوئی تھی وہ اسے تنہا نہیں پڑھنا چاہتی تھی۔ کچھ دیر بعد وہ دونوں آمنے سامنے دو صوفوں پہ بیٹھے تھے اور وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

”پڑھو۔“

تالیہ نے موبائل اسکرین روشن کی اور دھڑکتے دل سے پڑھنا شروع کیا۔ پسینے سے ابھی تک اس کے بال سامنے سے گیلے تھے اور چہرہ زرد تھا۔ وہ اس کے تاثرات بغور دیکھ رہا تھا مگر بولا کچھ نہیں۔

”ڈائریزینپ۔“ تالیہ نے پڑھنا شروع کیا۔ ”آپ سے بات کر کے مجھے اور میم نیلوفر کو بہت اچھا لگا۔ امید ہے آپ سے ملاقات کر کے ہمیں مزید اچھا لگے گا۔ فی الحال آپ کے جوابات کی طرف آتے ہیں۔“

نمبر 1۔ یہ کتاب قریباً 112500 الفاظ پہ مشتمل ہے اور اس کے قریباً چار سو پچاس صفحات بنتے ہیں۔“

”آسان سوال تھا۔ آگے چلو۔“

”چپ کرو۔ مجھے پڑھنے دو۔“ اس نے دھڑکتے دل سے اسے ٹوکا اور آگے بڑھنے لگی۔

”نمبر 2۔ کتاب کے بیس ابواب ہیں اور میں ان کی ون لائن سمری ای میل میں انچ کر رہی ہوں۔“ نظریں اٹھا کے جہان کو دیکھا۔ اس نے سراہنے والے لہجہ میں ابرو اٹھائی۔

”مگر خیر۔ یہ بھی آسان سوال تھا۔ تیسرے پہ آؤ۔“

”جہاں تک آپ کے تیسرے سوال کا تعلق ہے۔ ہمارے پبلشر کا نام.... تو بات یہ ہے زینپ کہ....“ اس نے خشک حلق سے پڑھنا شروع کیا۔ ”پبلشرز نے جب ہم سے رابطہ کیا تو ان کی ٹائم لائن اور مسلسل مداخلت ہمارے لئے قابل قبول نہیں تھی۔ یہ کتاب عوام کی فلاح کے لئے لکھی جا رہی ہے اس لئے بہتر ہے کہ اسے بغیر کسی مداخلت کے مارکیٹ میں لایا جائے۔“

اور اسی لئے....“

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”ڈیم! اٹ۔“ وہ سیدھا ہو کے بیٹھا۔ ”وہ سیلف پبلش کر رہی ہے۔“

تالیہ پڑھتی گئی۔

”اور اسی لئے ہم اس کتاب کو سیلف پبلش کر رہے ہیں امیزون پہ۔ اور ہم اسے کینیڈا جا کے ریلیز کریں گے۔“

تالیہ نے بے بسی سے چہرہ اٹھا کے اسے دیکھا۔ وہ بھی اتنا ہی کبیدہ خاطر نظر آتا تھا۔

ایک دم سے تمام امیدیں خاک میں مل گئی تھیں۔ تالیہ نے فون رکھ دیا۔ اس کا سر چکر رہا تھا۔

”وہ ساری باتیں۔ وہ گورے پبلشرز کے قصے.... وہ سب جھوٹ تھا۔“ اس کا چہرہ غصے اور صدمے سے سرخ پڑنے لگا۔

”نیلو فر کا سرے سے کوئی پبلشر ہی نہیں تھا۔“

”ظاہر ہے کوئی عقلمند پبلشر اتنی الزامات سے بھری کتاب نہیں چھاپ سکتا۔ مجھے یہ خیال پہلے کیوں نہیں آیا؟“ وہ خود سے

ناراض لگنے لگا تھا۔

”یعنی کہ ہم واپس اسکو اٹرون پہ کھڑے ہیں۔“ تالیہ نے سر ہاتھوں میں گرا لیا۔ اور وہ اتنا مضطرب تھا کہ اٹھ کے ٹہلنے لگا۔

”اگر وہ خود ہی اپنی کتاب کی پبلشر ہے تو اس نفرت اور انتقام سے بھری عورت کو کوئی نہیں روک سکتا۔ کوئی دوسرا پبلشر ہوتا

تو قانونی کارروائی یا دھاؤ ڈال کے کچھ کیا جاسکتا تھا۔ اُف۔ اُف۔“ وہ اب کمرے میں خالی جگہ پہ آگے پیچھے چکر کاٹ رہا تھا۔

ان کا کون گیم عجیب مقام پہ آ کے رک گیا تھا۔ پبلشر کوئی تھا ہی نہیں تو اب اس کتاب کو روکنا ناممکن تھا۔ وہ صوفیہ کو کیا

جواب دے گی؟

”میں اس کے ذہن سے کتاب چھاپنے کا خیال نہیں نکال سکتی، جہان۔ میں واپس جا رہی ہوں۔“ وہ ایک دم اٹھی اور

الماری کی طرف گئی۔ پھر اپنا بیگ نکال کے بستر پہ رکھا اور الماری سے ڈنگر نکالنے لگی۔ جہان نے افسوس سے اسے پیٹنگ

کرتے دیکھا۔

”تمہاری وزیر اعظم کو چاہیے کہ اسے گولی مار دے۔ وی اینڈ۔ خلاص۔“

”جو بھی ہے.... میں مزید اس کھیل کا حصہ نہیں بن سکتی۔“

”لو کے! میں تمہیں نہیں روکوں گا۔“ وہ سمجھ سکتا تھا۔ ”مگر سنو۔ وہ ای میل ایڈریس ڈیلیٹ کر دوتا کہ اس کا ڈیٹا غائب ہو

جائے اور نیلو فر اسے ٹریس نہ کر سکے۔“

تالیہ جو سرخ چہرے کے ساتھ کپڑے تہہ کر کے بیگ میں ڈال رہی تھی، ایک دم رکی اور چہرہ اٹھا کے اسے دیکھا۔

کسی شے کے نامکمل رہنے کا احساس ہوا تھا۔

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

جیسے جو لمبے پہ کھانا پکتا چھوڑ آؤ... جیسے ڈور بتل بج رہی ہو.... جیسے فون پہ کوئی unread میسج کا نوٹیفیکیشن نظر آ رہا ہو تو کوئی بھی دوسرا کام کرتے ہوئے ذہن میں ادا ہوئے کام کا خیال رہتا ہے۔

اس نے ہاتھ میں پکڑا رومال وہیں پھینکا اور تیزی سے میز کی طرف آئی۔
 ”اس کی ای میل کے آخر میں بھی کچھ لکھا ہوا تھا۔“ موبائل اٹھایا اور اسکرین روشن کی۔
 الماس کی میل کا آخری پیرا گراف ابھی پڑھنے سے رہتا تھا۔

”اور رہا آپ کا آخری سوال کہ میں آپ کو کتاب کے پہلے چار ابواب سمجھوں تو ڈیئر زینب..... پہلے ابواب سے زیادہ دلچسپ درمیان اور آخر کے ابواب ہیں اس لئے میں آپ کو شروع ٹل اور آخر سے پانچ ابواب بھیج رہی ہوں تاکہ آپ کو کتاب کے ٹیسٹ کا درست طور پہ اندازہ ہو سکے۔ فائل ایچ ہے۔
 میں کانٹریکٹ کا انتظار کروں گی۔

”الماس۔“

واٹ؟“ وہ بے یقینی سے کہتا تیزی سے اس کے قریب آیا۔ وہ بھی اتنی ہی بے یقین کھڑی اسکرین کو دیکھ رہی تھی جہاں ایم ایس ورڈ فائل کھلی تھی۔

الماس نے کتاب کے پانچ ابواب بھیج دیے تھے۔

”وہ ہمیں اپنی کتاب کے اتنے نازک باب نہیں بھیج سکتی۔ اسلا جہان بے۔ اسلا۔“
 وہ بے یقینی سے انگلی سے صفحہ اوپر کرتی کہہ رہی تھی۔ وہ بھی دنگ رہ گیا تھا۔

”اس نے تمہاری باتوں کو دل پہ لے لیا۔ ہاؤ سو میٹ۔“

”کچھ زیادہ ہی لے لیا۔“ تالیہ مراد کی آنکھیں تعجب سے پھلی تھیں۔ وہ کچھ نہیں پڑھ رہی تھی بس صفحات نیچے نیچے... مزید نیچے کیے جا رہی تھی۔ وہ کل پچپن صفحات تھے۔

جہان نے ایک نظر ہیڈ پہ کھلے اس کے بیک پہ ڈالی۔

”تم اب بھی جانا چاہتی ہو؟“

”شش۔ مجھے یہ صفحات پڑھنے دو۔“

کچھ دیر بعد وہ بیڈ کے سامنے کارپٹ پہ بیٹھی موبائل سامنے کیے پڑھتی نظر آ رہی تھی۔ اور وہ صوفے پہ بیٹھا اپنے فون میں وہی فائل پڑھ رہا تھا۔

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

بیڈہ تالیہ کا سامان اسی طرح کھلا پڑا تھا۔ لٹخ کا نام تھا مگر کھانا، سامان، کسی شے کی ان کو پرواہ نہ تھی۔
 بیڈہ کتاب تھی جو صوفیہ رطمن ساری دنیا سے چھپانا چاہتی تھی۔ اس کتاب کے پانچ ابواب ملنا غنیمت تھا۔
 ”لوہ واؤ..... باب نمبر سولہ میں تمہارا ذکر بھی ہے۔“

خاموشی کو جہان کی محفوظ آواز نے توڑا تو تالیہ نے ”شش“ کہہ کے اسے چپ کر دیا۔ وہ ابھی وہاں نہیں پہنچی تھی۔ اور
 جب پہنچی تو اس کا خون ابل ابل گیا۔

”واٹ؟ اس نے میرے بارے میں یہ لکھا ہے کہ سیاسی پارٹیوں میں ذہین عورتیں بہت کم ہوتی ہیں۔ اکثر تالیہ مراد جیسی
 Air headed blondes ہوتی ہیں جن کو ان کی اچھی شکل کی بنا پر اعلیٰ عہدوں سے نوازا جاتا ہے۔“ اس نے غصے میں
 چہرہ اٹھایا۔

”یہ مجھ سے اتنے پیار سے بات کر رہی تھی اور میرے بارے میں اس نے کتاب میں یہ لکھا ہے۔“

”Air headed blonde۔“ وہ ہنس دیا پھر اس کے تاثرات دیکھ کے چہرہ سیدھا کیا۔

”ہاں۔ واقعی۔ اس نے غلط کیا۔“ مصنوعی افسوس ظاہر کیا۔ ”مگر تمہارے بارے میں اس نے سمجھو کچھ نہیں لکھا۔ جو

عبدالرطمن صاحب کے بارے میں لکھا ہے۔ الامان۔“ اس نے واقعہ افسوس سے سر جھٹکا تھا۔

”کوئی کسی کے خلاف اتنی نفرت اور عناد کیسے رکھ سکتا ہے چاہے وہ اس کا ایکس ہی کیوں نہ ہو؟“

”بہت ہی نازیبا اور فضول کتاب ہے یہ۔“ تالیہ نے آخری صفحہ پڑھ کے فون پر ڈال دیا۔ ”پہلے دو ابواب کو چھوڑ کے

جو اس نے اپنے بچپن کے بارے میں لکھے ہیں، درمیان اور آخر کے ابواب کی ہر سطر میں اس نے عبدالرطمن کی ہزاروں اخلاق

سے گری حرکات کا تذکرہ کر ڈالا ہے۔ اب اتنا بھی کوئی شیطان نہیں ہوتا۔ حد ہے۔ کوئی شک نہیں کہ صوفیہ اس کتاب کو روکنا

چاہتی ہیں۔“

صوفیہ نے بیٹھے جہان نے سیدھے ہوتے ہوئے پیر نیچے کیا اور چونک کے اسے دیکھا۔

”صوفیہ رطمن کیوں اس کتاب کو روکنا چاہتی تھی؟“

”کیونکہ اس میں اس کے باپ کی اخلاقی برائیوں کی جھوٹی سچی کہانیاں درج ہیں۔ اور وہ اس کے دو درجہ کا دل خراب کر سکتی

ہیں۔ مگر صوفیہ کو خود بھی اندازہ نہیں ہوگا کہ کتاب میں اس حد تک گند لکھا گیا ہوگا۔“ اس نے جھرجھری لی۔

”صوفیہ کو خود بھی اندازہ نہیں ہے کہ کتاب میں کیا لکھا ہوگا۔“ وہ چونک کے اس کی بات دہرارہا تھا۔ ”صوفیہ کا خیال تھا کہ

کتاب اس کے باپ کی مالی کرپشن کے بارے میں ہوگی۔“

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”ہاں اور دوسری عبدالرحمن پہ کچھ فوج سے غداری کے الزام بھی تھے۔ مہینہ دوسرے ابواب میں غداری سے متعلق بھی نیلو فر نے کہانیاں بیان کی ہوں گی۔“

”اور اگر اس نے نہ کی ہوں؟“ جہان کے لیوں پہ مسکراہٹ آئی اور اس نے فون کی اسکرین اس کے سامنے کی۔ وہ کارپٹ سے اٹھی اور اس کے قریب آرکی۔

”یہ تمام ابواب کی آؤٹ لائن ہے۔ ہر باب کو ایک سطر میں سمیٹا گیا ہے۔ اور اس نے ان میں صرف عبدالرحمن کی اخلاقی گراؤٹ کا ذکر کیا ہے۔ عورتیں ڈرگنز خفیہ شادیاں۔ جوئے کی عادت۔ اس میں مالی کرپشن یا غداری کا کوئی باب نہیں ہے۔“

”یعنی؟“

”ہو سکتا ہے صوفیہ نے نیلو فر کو Overestimate کیا ہو۔ جیسے ہم نے کیا تھا۔ مگر وہ ایک انتہائی کم فہم عورت ہے۔ اس کی نظر ہمیشہ اپنے لیول تک رہی ہوگی۔ عورتیں ڈرگنز افیئر ز۔ وہ چٹ پٹی مصالحے دار خبریں لگوانے کی شوقین رہی ہے اس لئے اس نے کتاب میں صرف اخلاقی اسکینڈلز کا تذکرہ کیا ہو۔ حکومتی لیول کی کرپشن کو اس نے غیر اہم جانا ہو یا ان کی اسے سمجھ نہ ہو۔“

تالیہ سارے دن میں پہلی دفعہ طمانیت سے مسکرائی۔ ”مگر صوفیہ رحمن کو یہ بات نہیں معلوم۔“

”اور خود نیلو فر کو بھی نہیں معلوم کہ صوفیہ اصل میں کس چیز سے ڈرتی ہے۔ صوفیہ صرف افیئر ز کی داستانوں سے نہیں ڈرتی۔ وہ کرپشن کے ثبوتوں سے ڈرتی ہے۔“

”اور ہم وہ جانتے ہیں جو یہ دونوں نہیں جانتیں۔“

”ہم نہیں۔“ وہ مسکرایا۔ ”میں غیر اہم ہوں۔ یہ تمہارا مسئلہ ہے تالیہ۔ صرف تم جانتی ہو جو یہ دونوں عورتیں نہیں جانتیں اور یاد رکھنا یہ دونوں تمہاری دشمن ہیں۔“

”اسی لئے دولت اور صوفیہ نہیں چاہتے تھے کہ میں اس کتاب کے مسودے کو چراؤں۔ وہ نہیں چاہتے کہ کوئی بھی اس کتاب کو پڑھے۔ میں بھی نہیں۔ اس لیے انہوں نے مجھے کتاب کا خیال اس کے ذہن سے نکالنے کو کہا۔ کتاب چرانے کو نہیں۔“

”کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ تم ان کی دشمن ہو۔ کتاب صوفیہ کی کمزوری ہے اور وہ اسے تمہارے ہاتھ میں نہیں دیکھ سکتے۔“

تالیہ اٹھی اور دھیرے دھیرے چلتی کھڑکی کے قریب آکھڑی ہوئی اور باہر بہتے پانی کو دیکھنے لگی۔ سہ پہر نے ٹھنڈی سی چھایا طاری کر رکھی تھی۔ مگر کوئی بھولی بسری کرن پانی پہ پڑتی تو اسے چکا دیتی۔

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”یہ کتاب اب نہیں رک سکتی مگر.... مگر میں اسے اپنے لئے استعمال کر سکتی ہوں۔“
وہ مسکرا کے اس کی طرف مڑی اور ایک عزم سے کہنے لگی۔

”مجھے یہ کتاب پوری کی پوری چوری کرنی ہے۔ یہ کتاب میرا لیوریج ہوگی۔ میں اگر یہ حاصل کر لوں تو صوفیہ مجھ سے ڈرے گی اور میں اس کتاب کے بدلے میں اس سے کچھ بھی مانگ سکتی ہوں۔ سب سے بڑھ کے... اپنی آزادی!“
”And you know how much I love blackmails!“ وہ بھی مخصوص انداز میں مسکرایا تھا۔

☆☆=====☆☆

رات نمل کے پانی پہ پر پھیلائے ہوئے تھی اور بحری جہاز اپنی روشن کھڑکیوں کے باعث دور سے کوئی موم بتیوں کا کینڈل برانظر آتا تھا جو سیاہ پانی پہ کسی نے جلتا چھوڑ رکھا ہو۔

امیر ہال نما ریسٹوران میں بھانت بھانت کی آوازیں، قہقہے اور شور پھیلا تھا۔ ہاربی کیو کی مہک نے ساری فضا کو معطر کر رکھا تھا۔ ایسے میں ایک مرکزی گول میز پہ نیلو فر اپنی تین سہیلیوں کے ساتھ ہنستی ہاتھیں کرتی ڈنر میں مشغول تھی۔

ان کی میز کی پانچویں رکن الماس اونچی پونی والا سر جھکانے، عینک لگانے، کھانا کھاتے ہوئے بھی اپنے ٹیب پہ لگی تھی۔ کام کرتے کرتے الماس نے یونہی سر اٹھایا تو دیکھا، سامنے سیاہ اسکرٹ بلاؤز اور سفید ہیٹ والی تالیہ مراد چلتی آ رہی ہے۔ وہ الماس کو دیکھ کے ذرا سا مسکرائی اور پھر نیلو فر کی طرف متوجہ ہو کے کہنے لگی۔

”مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی۔“ اس نے جھک کے نیلو فر کے کان میں کہا۔ نیلو فر جو کانٹے سے کچھ کھاتی، ہاتھوں میں مصروف تھی فوراً اسے کانٹا اور پچکپیں رکھ کے معذرت کرتی اٹھی۔

الماس کی عتابی نظریں ان دونوں کا پیچھا کرنے لگیں۔ تالیہ اس کی ماں کو ایک کونے میں لے گئی اور اب وہ دونوں وہاں کھڑی بات کرتی دکھائی دے رہی تھیں۔

الماس نے پہلو بدلا۔ ارد گرد کے شور ہنگامے سے بے نیاز اس کی ساری حیات دور کھڑی نیلو فر اور تالیہ مراد پہ جچی تھیں۔ دفعتاً تالیہ وہاں سے جاتی دکھائی دی۔ البتہ نیلو فر وہیں کھڑی رہی، بے چینی سے اس نے کوٹ کی جیب سے سگریٹ کا پیکٹ نکالا۔ اس کی ماں شدید پریشانی میں ایسا ہی کیا کرتی تھی۔ الماس تیزی سے اٹھی اور اکیلی کھڑی نیلو فر کی طرف لپکی۔

”کیا ہوا؟“ فکر مندی سے قریب آ کے سوال کیا۔

”یہ سارے مراد ایک جیسے ہوتے ہیں۔“ نیلو فر سگریٹ لیو میں دبائے لائٹر سلگا رہی تھی۔

”مگر ہوا کیا ہے؟“

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”وان فاتح.... نے انکار کر دیا ہے۔ وہ میری کسی بھی قسم کی مدد نہیں کرنا چاہتے۔“ وہ سانس سے تمباکو اور کھینچتی تلخی سے ہتا رہی تھی۔ وہ دن پہلے نیلوفر نے تالیہ سے کہا تھا کہ وہ فاتح سے کہے وہ میڈیا پہ نیلوفر کی حمایت کا اعلان کرے اور اب تالیہ آ کے جوابی پیغام پہنچا رہی تھی۔

تالیہ نے ان ماں بیٹی کو دور سے گفتگو کرتے دیکھا اور پھر مسکرا کے آگے بڑھتی گئی۔

یہ مسکراہٹ عرصے بعد اس کے لبوں پہ دوبارہ نمودار آئی تھی جو ایک زمانے میں کون وومن تالیہ مراد کا خاصہ ہوا کرتی تھی۔ وہ میڑھیاں چڑھنے لگی۔

اوپر عرشے پہ پول کے کنارے وہ ریٹک کے ساتھ کھڑا تھا۔ پی کیپ پہنے، جیبوں میں ہاتھ ڈالے، اندھیرے میں کھڑا جہان تاریکی کا حصہ لگتا تھا۔ ہیٹ والی لڑکی کو مسکراتے ہوئے آتے دیکھا تو ابرو تعجب سے اٹھائے۔

”کیا کر کے آرہی ہو؟“

”نیلوفر کے لئے stakes مزید بڑھا کے آرہی ہوں۔“ وہ ہیٹ ترچھا کر کے اس کو مسکرا کے دیکھ کے ہتانے لگی۔ وہ البتہ اسی طرح مشکوک انداز میں اسے دیکھے گیا۔

”تم مختلف لگ رہی ہو۔“

”کیونکہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں دو شناختوں کے ساتھ نہیں جی سکتی۔“ وہ ریٹک سے کمرٹائے کھڑی ہوئی اور طمانیت سے ہتانے لگی۔ ”وہ سب مجھے کون وومن ہی سمجھتے ہیں۔ جھوٹی تالیہ۔ دھوکے باز تالیہ۔ اب میں ان کو وہی بن کے دکھاؤں گی۔ جو تالیہ کو کرنا آتا ہے وہ اس کی جان بچائے گا۔“

”مگر اب تم اپنی صلاحیتوں کو ایک اچھے کام کے لئے استعمال کر رہی ہو۔“ اس نے ہنسی کرنی چاہی۔

”اچھا کام؟“ تالیہ نے سوچتے ہوئے اسے دیکھا۔ وہ روشنی میں کھڑی تھی، البتہ لائٹ پولز کی روشنی جہان پہ نہیں پڑ رہی تھی۔ وہ تاریکی میں تھا۔ وہ دانستہ طور پہ تاریکی میں ہی کھڑا ہوتا تھا۔

”ایک عورت سے اس کی کتاب دھوکے سے حاصل کرنے میں اچھا کیا ہے؟“

”وہ اس کتاب کو کسی کی عزت خراب کرنے کے لئے استعمال کر رہی ہے۔ وہ اپنا ضمیر شیطان کو بیچ رہی ہے۔ تم اپنی کون گیم کے ذریعے اس آدمی کی عزت اور اپنی آزادی بچا سکتی ہو تو یہ اچھا کام ہوتا۔“

وہ سوگوار سا مسکرائی۔ ”جب سے میں نے یہ سوچا ہے کہ میں اس کے ذریعے خود کو بچا سکتی ہوں، ویسے نہیں جیسے صوفیہ نے وعدہ کیا تھا بلکہ اپنے طریقے سے.. تو میرا دل مطمئن ہو گیا ہے۔“

اس کی بات سپردہ مسکرا دیا۔

”آخری فتویٰ انسان کو اپنے دل سے لینا ہوتا ہے، تالیہ۔ آپ کا دل آپ کو اچھی طرح جانتا ہے۔“

تالیہ نے پرسوج نظروں سے اسے دیکھا۔ ”تم میری مدد کیوں کر رہے ہو؟“

”کیونکہ میرے دوست نے مجھے تمہاری مدد کے لیے کہا تھا۔ دوستوں کے احسان اتارنے پڑتے ہیں۔“

”ہاں مگر کافی وقت ہے تمہارے پاس میرے لئے۔“ اس کی آنکھوں میں شک سا ابھرا۔

”آج کل اتفاق سے میرے پاس وقت تھا اس لئے.....“ اس نے شانے اچکا دیے۔

”تم جاسوس ہو؟ نا۔“ اس نے اپنا شانہ پھر سے دہرایا۔ ”کیونکہ صرف جاسوسوں کے پاس Hibernation

period کے دوران کافی وقت ہوتا ہے۔“

وہ کچھ کہنے لگا، لیکن پھر شانے اچکا دیے۔ ”You got me۔ میں جاسوس ہی ہوں۔ بالآخر تمہیں معلوم ہو ہی گیا۔“

تالیہ ایک دم سیدھی ہوئی اور چند لمحے تعجب سے اسے دیکھتی رہی۔ پھر گہری سانس لی۔

”یعنی تم جاسوس نہیں ہو۔ ورنہ اتنی آسانی سے اعتراف نہ کر لیتے۔“ وہ جیسے بدمذہب ہوئی تھی۔ ”تم بھینا کوئی کون مین

ہو۔ میری طرح کے اسکا مر۔“

”تم اور تمہارے اندازے۔“ اس نے سر جھٹکا۔ وہ دونوں عرشے کی ریٹنگ کے ساتھ کھڑے تھے اور پیچھے خاموش دیا

بہہ رہا تھا۔

”تمہارا اصل نام کیا ہے؟ بھینا جہان سکندر نہیں ہو گا ورنہ تم اتنی آسانی سے یہ نام استعمال نہ کرتے۔“

”بالکل۔“

”لو تم سے شادی کی انگوٹھی گم ہو گئی ہے۔ تم بیوی سے ڈرتے ہو اس لیے تم نے نفلی انگوٹھی لے کر پہننی شروع کر دی ہے مگر نفلی

انگوٹھی تم پہ تنگ ہے اور پسینے کے باعث اس کا اندر سے رنگ اترتا ہے۔ اس لیے تمہاری انگلی پہ نیلا سا دائرہ صورت نشان رہتا

ہے۔ سنو... انگوٹھی کو گیلیا نہ کیا کرو۔“ مخلصانہ مشورہ دیا۔ جہان نے جوبلاً جیب سے ایک کی چین نکال کے دکھایا جس کے چھلے

میں اس نے انگلی ڈال رکھی تھی۔

کی چین کا رنگ بھی اتر اتر رہا تھا۔

”میری کوئی بیوی، کوئی فیملی نہیں ہے، تالیہ حاتم۔ یہ میرا کی چین ہے۔“ اس نے طنز سے جتایا۔ ”اور تمہیں مجھ پہ نہیں خود پہ

فوکس کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنی دوست سے بات کی؟“

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”کرلوں گی۔ واپس جا کے۔“ تالیہ نے اپنے ہر اندازے کو غلط ثابت ہوتے دیکھ کے چہرہ پھیر لیا اور پانی کو دیکھنے لگی۔
آج چاند کے آگے بادل آگئے تھے اس لئے دریا اندھیرا اندھیرا سا تھا۔

”کچھ مصیبتیں انسان پہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں۔ حادثات، غیر متوقع حالات، بیماری، موت۔ مگر اللہ فرماتا ہے کہ کچھ مصیبتیں ہم پہ ہماری وجہ سے ہی آتی ہیں۔“

وہ بولنے لگا تو تالیہ چہرہ موڑ کے اسے دیکھنے لگی۔ تاریکی میں کھڑے پی کیپ والے آدمی کا چہرہ نیم اندھیرا سا تھا مگر اس پہ ایک نرم سا تاثر تھا جو اسے وہاں کم ہی دکھائی دیتا تھا۔

”اور کچھ مصیبتیں دوسرے انسانوں پہ ہماری وجہ سے آتی ہیں۔“

”تم کیا کہنا چاہتے ہو؟“

”صرف یہی کہ ہماری زندگیوں میں قدرت کی طرف سے پہلے ہی بہت امتحان ہیں۔ جن کا حل نکالنا ہمارے ہاتھوں سے باہر ہے اور ہم ان کے حل کے لئے دعا اور انتظار کرتے ہیں۔ بیماریاں، صدمے، موت، بُری قسمت... ایسے میں کیا ضروری ہے

کہ ہم انسان اپنے رویوں کی وجہ سے بھی دوسروں کے لئے مشکلات پیدا کریں؟“

”کیا ساری پریشانیاں دوسروں کے رویوں کی وجہ سے ہی نہیں پیش آتیں؟“

”ساری نہیں۔ اکثر۔ اگر ہم کوشش کریں تو یہ کم ہو سکتے ہیں۔“

”اچھا کیسے؟“ اس کا انداز چیلنجنگ تھا۔

”مجھے بتاؤ آج کے انسان کا سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے؟“

”پیسہ کمانا، اپنے خواب پورا کرنا، یا ناکامی کا خوف... مجھے نہیں معلوم۔ میں نے جو بھی کہنا ہے، تم نے اس کے الٹ ہی بتانا ہے۔“

”ٹینشن۔ ہمارا سب سے بڑا مسئلہ ٹینشن ہے۔ وہ ٹینشن جو دوسرے انسان اپنی تلخ کلامی یا ناراضی کی وجہ سے ہمیں دے دیتے ہیں۔ ہر روز ہمیں ارد گرد کسی کی طرف سے ٹینشن ملتی ہے۔ ہم دوسروں کی کسی بات کو لے کر اپ سیٹ رہتے ہیں۔“ وہ نرمی سے سمجھا رہا تھا۔

(یہ پھر مجھے فکس کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔) مگر اسے اس دفعہ برا نہیں لگا تھا۔

”اور اس ٹینشن کا الٹ ہے دل کا سکون۔ جب کسی ناراض دوست یا فیملی ممبر سے صلح ہوتی ہے، تو کتنا سکون ملتا ہے دل کو؟“

”ہے نا؟“

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

اس نے نہ چاہتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

”تم بھی ٹینشن میں ہو۔ تمہارے دوست بھی ٹینشن میں ہوں گے۔ اس کو ختم کرو۔ اور دل کا سکون ڈھونڈو۔ ہم سب کو یہی کرنا چاہیے۔ جو ہم سے ناراض ہیں یا جن سے ہم ناراض ہیں ان کو منا کئے انہیں معاف کر کے ہمیں اس ٹینشن کو ختم کر دینا چاہیے اور زندگی کے اصل مقصد کی طرف فوکس کرنا چاہیے۔“

”اور اصل مقصد کیا ہے؟“

اس نے گہری سانس لی۔ ”اصل مقصد تو میرا تمہارا اس کروڑ پہ موجود ہر انسان کا ایک ہی ہے۔ اپنے اصل کی طرف لوٹنا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جس سچی اور نیک فطرت پہ تخلیق کیا تھا اس کی طرف واپس جانا اور اپنے کام سے دوسروں کو نفع پہنچانا۔“

چند لمحے کے لیے عرشے پہ خاموشی چھا گئی۔ جہان کو لگا وہ اس کی بات پہ غور کر رہی ہے۔

”تم نے کہا کہ فیملی ممبرز سے صلح کر کے دل کو سکون ملتا ہے۔“ وہ اس کی آنکھوں میں جھانک کے پوچھ رہی تھی۔

”بالکل ملتا ہے۔“ وہ حوصلہ افزائی کرتے ہوئے بولا۔

”مگر تمہاری تو کوئی فیملی ہی نہیں ہے۔ پھر تمہیں کیسے پتہ؟“

ساری گفتگو کا فسوس ٹوٹ گیا۔ وہ بد مزہ ہو کے پیچھے ہوا۔

”الماس کوفن کرو۔ اس سے بات کر کے ہی معاملہ کچھ آگے بڑھے گا ورنہ تم سے بات کرنا تو بے کار ہے۔“ اور خٹکی سے

کہتا آگے بڑھ گیا۔

”میں تمہاری فیملی ڈھونڈ کے رہوں گی یاد رکھنا۔“ وہ پیچھے سے جتا کے بولی تھی۔ اس نے بس مڑے ہاتھ ہاتھ جھلایا اور آگے

چلا گیا۔

”الماس.... جنم.... کیسی ہو؟“ کچھ دیر بعد وہ دونوں تالیہ کے کمرے میں گول کھڑکی کے آگے صوفوں پہ بیٹھے تھے۔ وہ

خاموشی سے سن رہا تھا اور تالیہ.... بڑے مزے سے ہیرا پر کیے بیٹھی کانوں پہ ہیڈ فون چڑھائے مائیک میں کہہ رہی تھی۔

”میں ٹھیک ہوں ٹرینپ۔ آپ سنائیں۔ آپ کو وہ چھپڑز کیسے لگے جو میں نے بیجے تھے؟“

”کیسے لگے؟ یہ بھی کوئی سوال ہے؟ جنم؟ میں تو خود کو کسی ایلیس کی طرح محسوس کر رہی تھی جو نیلوفر خانم کے ساتھ ایک ویڈیو

لینڈ میں داخل ہو جاتی ہے.... سیاستدانوں کا ویڈیو ریلینڈ جو اپنے تمام تر کرشماتی حسن کے باوجود چھوٹے قدم والے لوگوں کی دنیا

ہے۔“ سیاہ لٹ کوئنگل پہ لیٹتی وہ بڑے جذب سے کہہ رہی تھی۔

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

سامنے بیٹھے جہان نے ستائشی انداز میں ابرو اٹھائی۔ ”واہ... تم تو کافی authentic قسم کی liar ہو۔“ زیر لب بولا تھا۔
تالیہ نظر انداز کر کے فون پر بولے گئی۔

”جو کچھ نیلو فرحانم نے برداشت کیا ہے، مجھ جیسی عورت تو نہ کر سکتی، الماس۔ تمہاری ماں بہت بہادر ہے اور اسی لئے میں چاہتی ہوں کہ ترکی کی لڑکیاں اس کتاب کو پڑھ کے انہماک ہو سکیں۔“
”مجھے خوشی ہے آپ کو مام کی کتاب اچھی لگی۔ کیا آپ نے پبلشرز سے بات کی؟“ الماس خوش ہو گئی تھی۔ تبھی میم کی جگہ مام بول گئی۔

”ہاں میں پریزنٹیشن تیار کر رہی ہوں اور جیسے ہی وہ تیار ہوگی، میں پبلشرز کو دکھاؤں گی۔ یہ بھی ایک فارمیٹٹی ہے، ورنہ وہ تو ہاتھوں ہاتھ کتاب لینے کو تیار ہوں گے۔“

”گریٹ۔ تو اب ہم نے کانٹریکٹ کب سائن کرنا ہے۔“ الماس بے چین لگتی تھی۔ جہان زیر لب مسکرایا۔ ”گڈ۔ وہ Desperate ہو رہی ہے۔ تمہارے لیڈر سے اس کو امید ختم جو ہو گئی ہے۔“

”ہمیں جلد سے جلد کانٹریکٹ سائن کر لینا چاہیے الماس کیونکہ پھر ہم نے کتاب کو ترجمے کے لئے بھی دینا ہے اور مارکیٹ میں لانا ہے۔ میں آپ کو کانٹریکٹ ای میل کر دیتی ہوں، آپ سائن کر کے مجھے فیڈ ایکس کر دیں اور مسودہ مجھے ای میل کر دیں تاکہ...“

”نہیں زینپ۔ یہ اتنی حساس کتاب ہے، نیلو فرحانم یوں کانٹریکٹ سائن نہیں کر سکتیں۔ فیس ٹوفیس ملے بغیر کانٹریکٹ کرنا ہمارے لئے ناممکن ہے۔“

تالیہ اور جہان نے بے اختیار ایک دوسرے کو دیکھا۔ پھر وہ جلدی سے سیدھا ہوا اور اشارتاً کہا۔

”انکار مت کرنا ورنہ اسے شک ہو جائے گا۔“

تالیہ نے جلدی سے سر ہلایا۔ ”آف کوس الماس۔ یہ تو بہت اچھا آئیڈیا ہے۔ ایسی باتیں ملاقات میں ہی ملے کرنی چاہیے ہیں۔ ہمارے لیگل نمائندوں کو آپس میں ملنا چاہیے۔ میں اپنے لیگل نمائندے کو معر بھیج دیتی ہوں، وہ آپ کے وکیل سے مل کے کاغذات سائن کر دالے گا۔ میں جانتی ہوں نیلو فرحانم بڑی خاتون ہیں، اس اوکے اگر وہ خود نہیں مل سکتیں تو کوئی بات نہیں۔ آپ کا کوئی نمائندہ...“

وہ سوچ سوچ کے بول رہی تھی مگر الماس نے بات کاٹ دی۔

”چونکہ معاملہ بہت حساس ہے اس لئے نیلو فرحانم خود ہی ملیں گی آپ کے نمائندے سے۔ اور خود ہی سارے معاملات ملے

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

کریں گی۔ آپ مجھے بتائیں، آپ کا نمائندہ کب تک مصر آ سکتا ہے۔“ وہ بہت بڑے انداز میں پوچھ رہی تھی۔

جہان نے بے اختیار ماتھے کو چھوا اور کندھے جھٹکے۔ ”اب؟“

”مجھے ایک منٹ دیں۔ میں اپنے پاس سے پوچھ کے بتاتی ہوں۔“ تالیہ نے فون بند کیا اور اس کو عجید کی سے دیکھا۔

”کوئی ترک آدمی ہے جس کو ہم اپنا نمائندہ بنا کے اس کے پاس بھیج سکیں؟“

”نہیں اور نہ ہی میں یہ دسک لے سکتا ہوں۔“ اس نے دو ٹوک انداز میں انکار کر دیا۔ ”مجھے بھی وہ دیکھ چکی ہے اس لئے

میں بھی یہ رول پلے نہیں کر سکتا۔“

تالیہ نے جواب نہیں دیا۔ وہ ماتھے پہ ہل ڈالے سوچنے لگی۔

”سوری تالیہ لیکن وہ تم سے ملے بغیر معاہدے کے لیے راضی نہیں ہوگی۔ نہ تم کسی کو اپنی جگہ بھیج سکتی ہو۔ تمہارا پلان ٹیل ہو

رہا ہے۔“

تالیہ نے عینکھی نظروں سے اسے دیکھا۔ ”تالیہ کے پاس ہمیشہ پلان ہوتا ہے۔“

”کیا؟“

”وہ کون سی مووی تھی جو اس دن ہم نے دیکھی تھی؟“

”کون سی؟“ اس نے یاد کیا۔ ”کاروشم نم؟ (میرا بھائی)۔“ وہ حیران ہوا۔

”ہاں وہی۔“ وہ مسکرائی اور کال ملا دی۔ الماس نے تیسری تھنٹی پہ فون اٹھایا۔

”آپ کی بات ہوئی اپنے پاس سے؟“

”جی الماس جنم.... میری بات ہو گئی ہے۔ مولوت بے اس آئیڈیے سے اتفاق کرتے ہیں۔ ہمیں آپس میں مل بیٹھ کے اس

امر کو طے کرنا چاہیے۔“ وہ مائیک میں کہہ رہی تھی اور سامنے بیٹھا جہان اچھنبے سے اسے دیکھ رہا تھا۔

”گڈ۔ تو آپ کس کو بھیجیں گی اور کب تک؟“ الماس بے چین تھی۔

”میں اپنے ایک ایجنٹ کو دو چار روز میں بھیج سکتی ہوں، یہ اتنا مسئلہ نہیں ہے، ایجنٹ معاہدہ لے کر آجائے گا اور آپ سے

سائن کروالے گا۔“

جہان نے قدرے برے ہی سے اس کو دیکھا اور دبی دبی آواز میں گھر کا۔ ”تم کسی کو نہیں بھیج رہی ہیں۔ یہاں کوئی کرایے کا ترک

نہیں ملے گا اور تم یہ فراڈ کا کیس بن جائے گا۔“

مگر تالیہ مراد اس کو سنے بغیر مسکرا کے کہہ رہی تھی۔

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”ایجنٹ کو آنے میں تین چار دن ہی لگیں گے لیکن....“ اس نے وقفہ دیا۔ مسکراہٹ گہری ہوئی۔ ”مجھے یاد آیا کہ آپ تین چار دن بعد کینیڈا جا رہی ہیں۔ ہے نا۔“

”جی تقریباً چھ دن بعد۔ ہم نے فلائیٹ میں ردوبدل کی ہے۔“

”تو آپ ایسا کیوں نہیں کرتیں کہ کینیڈا سے پہلے ترکی آ جائیں؟ میں آپ کو ایئر پورٹ سے پک کر لوں گی۔ آپ کی رہائش وغیرہ میرے ذمے ہوگی۔ آپ کو میں اپنی ایجنسی کا دورہ بھی کروادوں گی، آپ میرے پاس اور پبلشرز سے بھی مل لیجئے گا اور اپنی کتاب کے متعلق ہمارا سارا پلان دیکھ کے ہی آپ سائن کیجیے گا۔ اس سارے کام میں دو سے تین دن لگیں گے۔ آئی ہو آپ یہ تین دن ہمارے لئے نکال لیں گی۔“

جہان بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا اور وہ مسکرا رہی تھی۔ دوسری طرف الماس لمحے بھر کو خاموش رہی، پھر بولی تو اس کی آواز میں خوشی تھی۔

”یہ تو بہت اچھا آئیڈیا ہے۔ میں میم نیلوفر سے بات کرتی ہوں مگر آئی ایم شیوران کو اعتراض نہیں ہوگا۔“ وہ خوشی چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔

”الماس جنم.... سنو.... ایک بات اور۔“ وہ ذرا شرمائے ہوئی۔ ”اگر تمہیں برانہ لگے تو۔ کیا تم نیلوفر حاتم سے ایک بات اور پوچھ سکتی ہو؟“

”جی جی۔ بتائیں۔“

”آپ کو ترکی بلانے کے پیچھے میری ایک خود غرضانہ خواہش بھی موجود ہے۔ دراصل....“ وہ مسکرا کے جھینپ کے بولی۔ ”میری ایک بھانجی ہے۔ اس کا نام....“ سوالیہ نظروں سے اچھنبے سے خود کو دیکھتے جہان کو دیکھا تو وہ جلدی سے بولا۔ ”عائشہ.... عائشہ گل۔“

”اس کا نام ہے عائشہ گل۔ اس کی دو برس پہلے طلاق ہو گئی تھی مگر اب بالآخر اس کو دوبارہ سے جینے کا حوصلہ ملا ہے اور اس کی شادی ہو رہی ہے۔ عائشہ بھی تمہاری ماں کی طرح ایک بہت مضبوط لڑکی ہے۔ بہت بہادر۔ اور میں اس کتاب کی پہلی کاپی عائشہ کو ہی دوں گی۔ اس کی شادی ترکی کے ایک دور افتادہ گاؤں میں ہو رہی ہے۔“ پھر سے سوالیہ نظروں سے جہاں کو دیکھا تو وہ جلدی سے بولا۔ ”ازمیر.... ازمیر کے آگے....“

”ازمیر کے آگے ایک گاؤں ہے۔ ہم نے ہائی روڈ اس کی شادی کے لئے وہاں جانا ہے۔ میں آپ دونوں کو اس شادی پہ انوائٹ کرنا چاہتی ہوں۔ اگر آپ کو برانہ لگے تو آپ پلیز پورے ہفتے کے لئے ترکی آئیں اور اس شادی میں شرکت کریں۔“

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

ہمارے گاؤں کے سادہ لوح لوگ آپ کو دیکھ کے بہت خوش ہوں گے۔“

”سوسائٹ نمب۔ میں ماما سے بات کروں گی۔“ الماس جذباتی ہو کے پھر سے میم کہنا تک بھول گئی تھی۔ اللہ حافظ کہہ کے اس نے فون بند کیا تو وہ اسے کھودے جا رہا تھا۔

”تم کیا کر رہی ہو؟“

”وقت..... وقت لے رہی ہوں۔“ وہ سنجیدگی سے بولی۔ ”پانچ دن تک اس کو ٹال رہی ہوں۔ مجھے اس سے یہ معاہدہ انہی پانچ دنوں میں سائن کروانا ہے۔“

”اور یہ اس ترک فلم والی شادی کی کہانی ستانے کا مقصد؟“

”مجھے نہیں معلوم تھا میں کیا بولے جا رہی ہوں۔ بس جو کہانی گھڑ سکی، گھڑی دی۔“ بے بسی سے کندھے اچکائے۔ جہان نے ماتھے کو تھپھپھایا۔

”آف لڑکی۔ تم اس کوڑکی بلا رہی ہو۔ یعنی اب تو وہ بالکل بھی معاہدہ پہلے سائن نہیں کرے گی۔“

”اسی لئے مجھے کچھ ایسا کرنا ہے جس سے وہ مجبور ہو جائے اور ترکی آنے سے پہلے ہی معاہدہ سائن کر کے مسودہ میرے حوالے کر دے۔“

”مگر کیا؟“ وہ حیران بھی تھا اور قدرے پریشان بھی۔ تالیہ مراد نے کندھے اچکائے اور شال کندھوں پہ لپیٹے اٹھ کھڑی ہوئی۔ ”وہ میں نے ابھی نہیں سوچا۔“

”تو جا کہاں رہی ہو؟“

وہ جو دروازے کی طرف بڑھ رہی تھی رکی اور پلٹ کے اسے دیکھ کے مسکرائی۔

”بہت ساری چاکلیٹ کھانے کیونکہ تالیہ کا دماغ اور دل چاکلیٹ کے ساتھ زیادہ اچھے سے کام کرتے ہیں۔ تم کھاؤ گے؟“

”تو ٹھیکس۔“ وہ رکھائی سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔ اسے جیسے اس لڑکی کے انداز پہ غصہ آ رہا تھا۔

☆☆=====☆☆

یہ کروڑ شپ کا ایک نسبتاً نیم تاریک ریسٹوران تھا جو مرکزی ڈائیننگ ہال سے الگ بنا تھا اور یہاں ممنوعہ مشروبات کی فراہمی جاری تھی۔ الکھول ویسے تو ممنوع تھی مگر منسٹری آف ٹورزم کے اپروڈ شدہ چند ہوٹلز میں سرود کی جاتی تھی۔ چونکہ یہ شجر ممنوعہ پہ مشتمل ریسٹوران تھا اس لئے اس میں بتیاں مدھم اور خواہناک رکھی گئی تھیں۔

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

ایسے میں کھڑکی کے ساتھ ایک کرسی پہ بیٹھی تالیہ اپنی پلیٹ کو دیکھ رہی تھی۔ پلیٹ پہ فاتحانہ انداز میں اپنے پورے قد سے کھڑا مولٹن چاکلیٹ کالاوا ایک مسکرا رہا تھا۔ تالیہ مراد جیسے کیلوریز گن گن کے کھانے والے لوگوں کے لئے اصل شجر ممنوعہ اس لادوا ایک جیسی اشیاء ہوتی تھیں۔ چاکلیٹ سے بنی بیٹھی اشیاء جو حرام کا درجہ رکھتی تھیں اسی لئے ان کو چکھنے کی خواہش اور تڑپ بے مثالی تھی۔ اب بھی وہ چیخ پکڑے اس ایک کو دیکھے جا رہی تھی۔

کیا ابھی بھی وقت ہے کہ ک جاؤں؟ یا کرگزروں؟
فون کی ٹون بجی تو وہ چونکی۔

ایڈم کالنگ۔

بیاس کا پرانا فون تھا جو اس نے آج ہی وائی فائی سے کنکٹ کیا تھا۔ اس ایپ پہ اس کو تھوڑی دیر پہلے آن لائن دیکھ کے اس کا اسٹیٹس شاید روز چیک کرنے والا ایڈم کال کر رہا تھا۔

تالیہ نے دھیرے سے چیخ رکھا اور فون کو بجتے دیا۔ تاثرات سنجیدہ ہو گئے۔ سیاہ بالوں کو مانگ نکال کے چھوٹی پونی میں باندھے اکیلی بیٹھی لڑکی خفا نظر آتی تھی۔

ایڈم کے ساتھ بہت کچھ یاد آیا تھا۔

خزانے کی تلاش کا سفر.... اور وہ چاکلیٹ ایک جوہ سن باؤ کے گھر کے قریبی ریسٹوران میں ان چھوٹے چھوڑے قدیم ملاکہ میں چلی گئی تھی....

پھر قدیم ملاکہ کا جنگل... اور جنگل میں چکھے کو کو پھل میں چاکلیٹ کا ذائقہ....

واپس آ کے فاتح کی طرف سے ایڈم کے ذریعے بھیجے گئے چاکلیٹ....

وان فاتح کو بی این کا صدر بنانے کے لئے جدوجہد کرنا.... فاتح کا اس کے گھر کو کو پھل دیکھنا....

تالیہ کا مصر چلے آنا.... اور سامنے رکھا گرم گرم چاکلیٹ لادوا ایک....

چاکلیٹ ہر جگہ تھی۔

شجر ممنوعہ.... اس کی بھوک.... تڑپ.... اور اس کو چکھنے کے بعد گلٹ کا احساس....

کال مسلسل آرہی تھی۔ تالیہ نے بٹن دبایا اور فون کان سے لگایا۔

”ہیلو ایڈم۔“ اس کا انداز سخت اور سنجیدہ تھا۔

”چے تالیہ؟“ ایڈم کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ جیسے اسے خود بھی تالیہ کے کال اٹھانے پہ یقین نہ آیا ہو۔

Downloaded from Pakvociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”کس لئے فون کیا؟“

”آپ کہاں ہیں؟“

”دو ہفتے بعد تم پوچھ رہے ہو کہ میں کہاں ہوں؟“ وہ سارا غصہ جواسے لگتا تھا وہ اندر دبا چکی ہے وہ اہل اہل کے باہر آنے

لگا۔

”ظاہر ہے میں آپ سے ہی پوچھوں گا۔ کوئی اور تو بتانے کو تیار ہی نہیں ہے۔ آپ کیسی ہیں؟“

”اگر تمہیں پرواہ ہوتی کہ میں کیسی ہوں تو تم دو ہفتے پہلے میرا حال پوچھتے آج نہیں۔“

”میں نے آپ کو اتنی ملاوٹیں اتنے میسجز کیے....“ وہ اس کے انداز پر پریشان ہو چلا تھا۔

”اگر میری جگہ تم منگ جاتے تو کیا تالیہ صرف ای ملاوٹ یا میسج کرتی ایڈم؟“ وہ دکھ سے بولی تھی۔ ”نہیں۔ تالیہ تمہاری

تلاش میں شہر کا ہر کونہ چھان مارتی مگر تالیہ اپنی کتاب کی تکمیل کے لئے ملا کہ نہ چلی جاتی۔“

”چے تالیہ.... میں....“ وہ جیسے کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

”میں تم سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔ تم سے کیا کسی سے بھی نہیں۔“ وہ دانت پہ دانت جھائے درشتی سے کہہ رہی

تھی۔ ”تم لوگوں نے میرا دل توڑا ہے۔ تم لوگوں نے مجھے اس وقت چھوڑ دیا جب مجھے تمہاری ضرورت تھی۔ میرے لئے کوئی

نہیں آیا ایڈم۔ کوئی بھی نہیں۔“

”وان فاتح نے کہا تھا کہ آپ حکومتی افسران کے ساتھ ہیں۔ وہ آپ کو ہم سے ملنے نہیں دے سکتے تھے اور....“

”اور تم نے کوشش بھی نہیں کی؟ تمہیں کیا لگا تھا وہ مجھے کسی گیسٹ ہاؤس میں مہمان کی طرح ٹھہرائے ہوئے ہوں گے؟ کیا

تمہیں احساس نہیں ہوا کہ وہ مجھے کسی قیدی کی طرح قید خانے میں ڈالے ہوئے ہوں گے؟“

”قید خانہ؟ چے تالیہ.... میں واقعی حیران ہوں۔ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟ میں نے یہ سنا تھا کہ آپ بے شک ان کی تحویل میں

ہیں مگر خیریت سے ہیں اور پھر پتہ چلا کہ آپ ان سے ڈیل کر کے باہر چلی گئی ہیں۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ....“

مگر وہ اس کی بات نہیں سن رہی تھی۔ ”مجھے اس سے غرض نہیں ہے کہ کسی نے تمہیں کیا کہا.... تم نے ”خود“ کچھ نہیں کیا

میرے لئے۔ تالیہ غائب تھی، تالیہ کی خبر تک نہیں آرہی تھی اور تم سب نے گمان کر لیا کہ تالیہ بالکل ٹھیک ہے؟ مزے میں ہے؟

کسی نے میرے لئے انگلی تک نہیں اٹھائی۔“ وہ درد سے بول رہی تھی۔ اس کو اس بات کا کتنا قلق تھا اسے خود بھی ابھی معلوم

ہو رہا تھا۔

”خبر تو صرف میرے لئے نہیں آئی تھی، چے تالیہ۔ وان فاتح کے لئے تو آپ کی طرف سے ساری خبریں موصول ہو رہی

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

تھیں۔ آپ کے پاس ان کو چاکلیٹ لیکس بھیجنے کا وقت تھا تو مجھے کیسے معلوم ہو سکتا تھا کہ آپ قید ہیں؟ میں سمجھا تھا کہ آپ خود ہم سے رابطہ نہیں کرنا چاہتیں اور....“

”ویٹ... ویٹ... کون سے چاکلیٹ لیکس؟“ اسے لگا اس نے غلط سنا ہے۔

”چھوڑیں چاکلیٹ لیکس کو۔ آپ کسی کو جو بھی بھیجیں مجھے اس سے غرض ہونی چاہیے نہ مجھے کسی کو کمپیئر کرنا چاہیے۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ آپ کی امیدوں پہ پورا نہیں اتر سکا۔ میری جگہ آپ ہوتیں تو آپ مجھے ڈھونڈ لگاتیں کیونکہ آپ تالیہ مراد ہیں۔ مگر میری صلاحیتیں آپ جیسی نہیں ہیں۔“

”نہیں تم نے چاکلیٹ کیک کے بارے میں کیا کہا؟“ اس کی سوئی وہیں انک گئی تھی۔

کیا اپنے سامنے رکھے کیک کی خوشبو اس کو غلط سننے پہ مجبور کر رہی تھی یا.....؟

”نہیں کہنا چاہیے تھا۔ مگر کیا ہم بات کر سکتے ہیں؟ یا جب آپ کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے تو کیا ہم بات کر لیں؟ کیونکہ اگر مجھے اپنی کتاب کو آپ پہ فوریّت دینی ہوتی تو وہ ان فاتح کے بارے میں جو باتیں مجھے معلوم ہوئی ہیں ان کو شائع کر چکا ہوتا۔ آپ کے دل کی پرواہ کیے بغیر۔ مگر مجھے آپ کی فکر تھی۔ آپ کو شاید میری نہ ہو۔ پہلے آپ قید میں تھیں ٹھیک ہے مگر اب نہیں ہیں۔ آپ بھی کال کر سکتی تھیں۔ اور شاید دوسرے دوستوں کو آپ کر بھی لیتی ہوں۔ صرف ایڈم ہے جو ہمیشہ آپ کی بے اعتنائی کا شکار رہتا ہے۔ یا شاید اب آپ کے نئے دوست بن چکے ہوں۔“ وہ تلخی سے کہہ رہا تھا۔

”میں تمہاری سیلف پٹی والی باتیں نہیں سننا چاہتی۔ اور ہاں... میں بالکل ٹھیک ہوں خوش ہوں مزے میں ہوں۔ اور مجھے کسی دوست کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہاں پہ میرے پاس ایک زیادہ اچھا دوست ہے جو آرمی اہل بھی ہے اور خیال رکھے والا بھی اور وہ میرا ساتھ چھوڑ کے بھاگ نہیں جاتا میرے لئے کوشش کرتا ہے اور بدلے میں کچھ مانگے بغیر میرے مسئلوں کو فکس کرنے کی کوشش کرتا ہے۔“ یہ کہہ کے اس نے کھٹاک سے فون رکھ دیا۔ چہرہ جذبات کی شدت سے سرخ پڑ رہا تھا اور لب بھنج رکھے تھے۔ غصہ دکھ بے بسی سارے احساسات ایک ساتھ اندر ابل ابل رہے تھے۔

”آرمی اہل، کیئرنگ، مسئلوں کو فکس کرنے والا..... I am flattered.“

آواز پہ وہ ایک جھٹکے سے مڑی تھی۔ وہ بنا آہٹ کے کب ادھر آ کے کھڑا ہوا تھا تالیہ کو احساس بھی نہیں ہوا اور اس کے الفاظ..... اس نے ٹھیکین مٹھی میں زور سے بھنچا۔

”کسی کی باتیں چھپ کے سننا انتہائی غیر اخلاقی حرکت ہے۔“ اس کا چہرہ غمت سے مزید گلابی پڑنے لگا۔ تیزی سے وہ ٹھیکین گود میں بچھانے لگی۔

وہ مسکراتے ہوئے سامنے والی کرسی پہ آ کے بیٹھا اور دوسرا ہچکچاہٹ کھولا۔

”چھپ کے؟ میں تو درجنوں لوگوں کے سامنے یہاں آیا ہوں۔ خود ہی تو چاکلیٹ کے لئے انویٹ کیا تھا تم نے۔“ وہ کافی محظوظ نظر آتا تھا۔

”اور تم نے انکار کر دیا تھا۔“ اس نے بس اسے گھور اور پلیٹ اپنی طرف کھسکالی۔

(اس آدمی کے جھوٹ کی آواز کیوں نہیں آتی تھی؟)

”میں نے ارادہ بدل لیا کیونکہ تم خود ہی تو کہتی ہو چاکلیٹ سے دماغ کام کرتا ہے۔ کین آئی؟“ مسکرا کے پوچھتے ہوئے جہان نے جج آگے بڑھایا اور اس سے پہلے کہ وہ روکتی اس نے گول سے ایک میں جج گھسا دیا تھا۔ شاید اس کو تو قہقہہ ہی کہہ اپنے جج میں ایک بھر لے گا.... اور صرف ایک کو نے کو مجروح کرے گا۔ مگر وہ لاوا ایک تھا۔

ادھر جہان کے جج نے ہار یک دیوار میں دراڑ ڈالی.... ادھر یک کی گول چار دیواری اور چھت دھڑام سے نیچے آگری۔ اندر سے پکھلا ہوا چاکلیٹ لاوے کی صورت بہہ کے نکلنے لگا۔

”Oops!“ اس نے چاکلیٹ میں اتھڑا جج بے اختیار پیچھے کیا۔ مسکراہٹ غائب ہوئی اور فوراً سے نظریں اٹھا کے تالیہ کو دیکھا جس کا منہ اپنے یک کے اس زوال پہ صدمے سے کھل گیا تھا۔

”سوری یہ لاوا ایک تھا؟ دیکھنے سے تو نہیں لگتا تھا۔“

بے اختیار دونوں ہاتھ اٹھا دیے مگر وہ سرخ چہرے اور ماتھے پہ بل لئے اسے گھور رہی تھی۔

”تم نے میرا ایک توڑ دیا ہے؟“ اس کو صدمہ جانے کس بات کا زیادہ تھا۔

”کہہ رہا ہوں نا سوری! تم خود جج مارتیں تب بھی اسے ٹوٹا ہی تھا۔“ اس نے سادگی سے کندھے اچکائے۔

”یہ میرا ایک تھا۔“ وہ دانت پیس کے غرائی۔ ”میں نے اسے خود توڑنا تھا۔ تم کسی لڑکی کا ایک اس کی مرضی کے بغیر کیسے توڑ سکتے ہو؟“

”ایک تو یہ نہیں لڑکیاں اپنا ایک ٹوٹنے کو ان کا مسئلہ کیوں بناتی ہیں۔“ اس نے افسوس سے سر جھٹکا اور پھر کھٹکھٹا۔ ”وہ

ابھی تم کیا کہہ رہی تھیں؟ آزمیہل، کثیر رنگ اور تیسرا لفظ کیا تھا؟“

”دیری فنی۔“ اس نے پلیٹ مزید قریب کی اور ہتے چاکلیٹ سے جج بھرا۔ ”میں صرف اپنے دوست کو تکلیف دینے کے

لئے کہہ رہی تھی۔“ اور تیزی سے جج بھر بھر کے منہ میں رکھنے لگی۔

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”شرمندہ مت ہو۔ مجھے راز رکھتے آتے ہیں۔“ پی کیپ کو مزید جھکا تا وہ مسکرا کے اٹھ گیا۔

”تمہاری یہ عادت بہت بری ہے جہاں بے۔“ تالیہ نے شکایتی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

”کیک توڑنے والی؟ مجھے پتہ ہے۔“

”نہیں۔ ہنا آہٹ کے کسی کے پیچھے کھڑے ہو جانے والی۔“ وہ جل کے بولی تھی۔

”واٹ ایو۔ بہر حال مجھے خوشی ہے تم نے پیچھے رہ جانے والوں سے رابطہ استوار کرنے کی کوشش کی۔ صلح کرنے والے کا

غم ناراض رہنے والے سے کم ہی ہوتا ہے۔ تم اس فیصلے پہ کبھی نہیں پچھتاؤ گی۔“

وہ ہونہ میں سر جھٹک کے تیز تیز کھانے لگی۔ گرم گرم مائع اس کے اندر جا کے اسے عجیب سا حساس سے روشناس کروا رہا

تھا۔۔۔۔

دنیا میں چاکلیٹ اور محبت جیسی دوسری کوئی ممنوعہ شے اتنی لذیذ نہیں ہوتی شاید۔

☆☆=====☆☆

رات مزید گہری ہو رہی تھی۔ تالیہ کے کمرے کی گول کھڑکی سے باہر کا منظر واضح دکھائی دیتا تھا۔ پانی پہ چار پانچ کروڑ شمس

اور چھوٹی کشتیاں ان کے ساتھ ساتھ تیرتی دکھائی دیتی تھیں۔ شپ ایک درمیانی اسٹاپ پہ پہنچنے کو تھا اور یہاں اس کو رکنا تھا۔

یہ esna کا مندر تھا اور شپ کے مسافروں نے اتر کے اس کا دورہ کرنا تھا۔

ایسا سٹاپس پہ وہ عموماً شپ کے اندر ہی رہتی تھی مگر پانی کی یہ قید بھی اب طبیعت کو آکٹاہٹ میں جلا کر رہی تھی۔

بندر گاہ ابھی دور تھی۔ منروا کروڑ دوسری کشتیوں کی ہمراہی میں دھیرے دھیرے اس جانب بڑھ رہی تھی اور تالیہ صوفے پہ

بہر اوپر کیے بیٹھی کھڑکی سے باہر تیرتی روشن کشتیوں کو دیکھ رہی تھی جب دروازہ کھٹکا۔

”آ جاؤ۔“ اس نے باہر دیکھتے ہوئے قدرے زور دے پٹ سے کہا تھا۔

وہ ہنا آہٹ کے اندر داخل ہوا۔ پھر دروازہ بند کر کے اس کے صوفے کے سامنے آیا اور کھٹکا ہارا۔

”اچانک کیوں بلایا؟ خیریت؟“

تالیہ نے چہرہ موڑ کے انہی خفا نظروں سے اسے دیکھا۔ اس کی پی کیپ غائب تھی اور گہرے بھورے بال ماتھے پہ بکھرے

تھے۔ جیکٹ بدستور پہنی تھی اور ہاتھ جیبوں میں ڈالے تھے۔

”میں نیلو فر کے ساتھ کھیلے جانے والے کون۔ گیم کو مزید وسیع کرنے جا رہی ہوں۔“ تالیہ نے ہیر نیچے کیے اور ہیڈ فون اٹھا

کے کانوں پہ پہنا پھر لیپ ٹاپ اسکرین کو روشن کیا اور چند کیز دہائیں۔

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”وہ کیسے؟“ وہ پرسوج نظروں سے اسے دیکھتا سامنے آ کے بیٹھا اور دوسرا ہیڈ فون اپنے سر پہ پہنا۔
 ”اس چیز کے ذریعے جو ہر انسان کی کمزوری ہوتے ہیں۔ اس کے خواب۔“ وہ مسکرائی۔ ”میں نیلو فر کو ایک نیا خواب دکھانے جا رہی ہوں۔“

”اس کا خواب ترکی اور کینیڈا میں پھلش ہونا ہے جو نوبل پہلے ہی پورا کر رہی ہے۔“
 ”ہاں لیکن اگر اسے کسی تیسرے ملک میں بھی پھلش ہونے کا خواب دکھایا جائے تو؟“ وہ چیلنجنگ انداز میں پوچھ رہی تھی۔ ”ایشیاء کا ایک ایسا ملک میں جہاں کامیڈیا سنسنی بھری کتابوں کو اچھا لےنے میں ماہر ہے اور چونکہ وہ ملک غربت اور کرپشن کا شکار ہے اس لئے وہاں قوانین کمزور ہیں اور اس ملک کے پبلشرز کو قانونی مقدمات کا ڈر نہیں ہے۔“
 ”یہ تم میرے ملک کے بارے میں کہہ رہی ہو؟“ اس نے برہمی سے مھنویں بھینچیں۔
 ”میں انڈیا کی بات کر رہی ہوں۔“

جہان کے تھے تاثرات ڈھیلے پڑ گئے۔ ”اوہ شیور شیور۔“ اور وہ پیچھے کو ہٹ کے بیٹھ گیا جیسے تالیہ کو جو چاہے کرنے کی اجازت دے رہا ہو۔

”ہیلو؟“ الماس کی آواز اسپیکر پر ابھری تو تالیہ جہان کو دیکھتے ہوئے مسکرا کے بولی۔
 ”الماس جنم.... سو تو نہیں رہی تھیں؟ میرے پاس تمہارے لیے دو خبریں ہیں۔“
 ”نہیں نہیں زینب.... نو پرا بلیم۔ آپ بتائیں۔“ وہ نہ صرف متوجہ تھی۔ بلکہ اسے زینب کی آواز سن کے خوشی بھی محسوس ہوئی تھی۔

”میں نے ایک ترک مترجم سے بات کی ہے۔ آپ ترکی آ کے مسودہ ہمیں دیں گی تو ہم وہ اس کے حوالے کریں گے تاکہ وہ ترجمہ اشاعت کر دے۔ وہ تین ہفتے میں اس کا ترجمہ کر دے گی اور چوتھے ہفتے ہم چھپائی کا کام شروع کر دیں گے۔“ کہتے ہوئے تالیہ نے ایک خاموش نظر اٹھا کے جہان کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔
 ”لو کے ٹھیک۔ اور دوسری بات۔“

”دوسرا یہ کہ پیکنگ رینڈم ہاؤس انڈیا کا ایک سب ایڈیٹر دو دن بعد استنبول آرہا ہے۔ وہ ہمارا بہت اچھا دوست ہے اور ہمارے ساتھ کافی پرائیکٹس کر چکا ہے۔ وہ آپ کی کتاب کے ہندی ترجمے میں انٹر سٹ ہے۔“
 ”اوہ یہ تو دلچسپ خبر ہے۔ مجھے کچھ اس کے بارے میں بتائیں۔“

”میں اس کو آپ کا نمبر دے دوں گی۔ آپ دونوں آپس میں کاٹھکٹ کر لیجیے گا۔ وہ کافی پروفیشنل ہے اور سب سے اچھی

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

بات یہ ہے کہ وہ بھی ہماری طرح تین ہفتوں میں (پھر سے جہان کو دیکھا) ترجمے کا کام مکمل کر کے چوتھے ہفتے میں چھپائی شروع کر دے گا۔ ایک ماہ بعد آپ کی کتاب منظر عام پہ آ جائے گی۔“ اس نے تیسری دفعہ جہان کو دیکھا تو وہ غور سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ تالیہ نے نظریں جڑالیں۔

”زبردست۔ پلیز آپ مجھے ان سے انٹراکٹ کروادیں۔“

”لوہ ہاں چونکہ وہ انٹرن ہیں تو وہاں defamation کے قوانین اتنے سخت نہیں ہیں۔ اس لئے پبلشر آپ کے content پہ اعتراض نہیں کرے گا۔ آپ کسی کے خلاف کچھ بھی لکھ کے چھپوا سکتی ہیں۔“

فون بند کر کے ہیڈ فون اتارے تو دیکھا وہ اسے سوچتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ تالیہ نے موبائل پہ اسٹاپ واچ لگائی اور اسے میز پہ دونوں کے درمیان رکھ دیا۔ سیکنڈز پانی کی دھار کی صورت تیزی سے اسکرین پہ گرنے لگے۔

”ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟“

”تم کال کے دوران مجھے ہار ہا رانیسی looks کیوں دے رہی تھیں؟“

”میں نے کچھ کہا ہے کیا؟“ شہزادی بے نیاز تھی۔

”نہیں مگر جب انسان کوئی کام ایک سے زیادہ دفعہ دہرائے تو وہ اتفاق نہیں ہوتا۔“ وہ آگے کو جھکے غور سے اس کے تاثرات پڑھ رہا تھا۔ تالیہ نے بے اختیار مسکراہٹ لبوں پہ دوکی۔

”جو میں نے الماس سے کہا تمہیں اس میں کچھ بھی حیران کن نہیں لگا؟“

”مثلاً کیا؟“

تالیہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔ ”تم کسی رائٹر کے دوست نہیں ہو اس لئے نہیں جانتے کہ کوئی انٹرنیشنل پبلشر کبھی بھی نیلوفر کی کتاب چار ہفتے میں نہیں چھاپ سکتا۔“

”پر تنگ میں اتنی دیر تو نہیں لگتی۔“

”ایڈم کی وجہ سے مجھے ان باتوں کا اندازہ ہے۔ الماس نے کسی حقیقی پبلشر کے ساتھ کام کیا ہوتا تو اسے بھی معلوم ہوتا کہ پبلشرز چھپائی میں پورا سال لگاتے ہیں۔“

میز پہ چلتی اسٹاپ واچ ریت کے زروں کی طرح وقت کو گرائے جا رہی تھی۔

”لوہ۔ تبھی اس نے کہا تھا کہ جتنے پبلشرز نے اس کو آفر کی ان کو کتاب کے مواد پہ اعتراض تھا اور الماس کو ان کی ٹائم لائن

پہ۔“ اسے یاد آیا۔

Downloaded from **Paksociety.com**

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”بالکل۔ نیلو فر کتاب کو ایک ماہ کے اندر لانچ کرنا چاہتی ہے۔ روایتی پبلشرز سال لگا دیتے ہیں اس لئے اس کے لئے یہ تصور خوش آئند ہے کہ دو بین الاقوامی پبلشرز اس کی کتاب ایک ماہ کے اندر لے آئیں۔“

”پہلے تم اکیلی تھیں۔ اب تمہارے ساتھ انڈین پبلشر بھی ہے یعنی تمہیں ناراض کرنے کا مطلب دو پبلشرز کو کھونا ہے۔ تم نے اس کے لئے stakes بڑھا دیے ہیں۔ گڈ۔“

”واہ۔ تم میری تعریف کر رہے ہو؟“

”تم نے بھی تو کی تھی۔ آرمیبل، کیٹرنگ، مسئلے فکس کرنے والا۔“ سادگی سے مسکرا کے بتایا گیا۔

الفاظ تھے کہ کڑوا مانع جو تالیہ کے اندر تک اتر گیا۔ اس کے ماتھے پہ بل آگئے اور منہ بن گیا۔

”You Wish!“ اور ہونہ میں سر جھٹکا۔ پھر موہا بل اتھا کے اسٹاپ و ایج دیکھی۔ ”پندرہ منٹ مزید۔“

یہاں سے خاموش رہنے کا اشارہ تھا۔ وہ کھڑکی کے باہر دیکھنے لگا۔ جہاں جہاز بندرگاہ تک پہنچ چکا تھا۔

رات کے اندھیرے میں بندرگاہ کی بتیاں تو جل ہی رہی تھیں، مگر دور.... سامنے.... دریا کے ایک کنارے ایک تاریخی مندر کی عمارت کھڑی تھی۔ اس کے اندر باہر زرد قلعے جگمگا رہے تھے۔ تاریک رات میں یہ جگمگانا قدم مندر ایک دم سارے منظر کو سحر انگیز کر گیا تھا۔

”کل ہم باہر جائیں گے اور اس مندر کی تصاویر لیں گے۔“ وہ باہر دیکھ کے سوچتے ہوئے بولا۔

تالیہ نے اس کی بات نظر انداز کی۔ (اس کا ہر جانے کو قطعاً کوئی ارادہ نہ تھا۔) اور ہیڈ فون پھر سے چڑھالیے۔ کال ملنے ہی وہ ایک دم چہرے پہ سوگوار اثرات لے آئی اور بولی تو آواز ہلکی تھی۔

”الماس جنم.... معذرت مگر میرے پاس دو بری خبریں ہیں۔“

جہاں بے اختیار کمر سیدھی کر کے بیٹھا اور دونوں ابرو اٹھا کے اسے دیکھا۔ وہ اداسی سے کہے جا رہی تھی۔ ”پہلی تو انڈین پبلشر کے ہارے میں ہے۔ بہت معذرت کہ میں نے اس کا ذکر ایکسٹنٹ میں کر دیا مگر اس کی پوری بات نہیں سنی تھی۔“

”اوہ۔ تو وہ کتاب نہیں چھاپنا چاہتا؟“ الماس بچھٹکی تھی مگر ظاہر نہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

”ظاہر ہے کہ وہ چھاپنا چاہتا ہے مگر میں سمجھی کہ وہ ہندی ترجمہ چھاپنا چاہتا ہے۔ یونو ہماری انجینیئر بنیادی طور پہ بین الاقوامی مترجم کے ساتھ ڈیل کرتی ہے۔ مگر....“ اس نے سرد آہ اندر کھینچی۔ سامنے بیٹھا جہاں اب مسکرا رہا تھا۔ اس کی مسکراہٹ کبھی کبھی دیکھنے کو ملتی تھی مگر اس سے ظاہر تھا کہ وہ اس کا اگلا فقرہ سمجھ گیا ہے اور یہ کھیل اسے محفوظ کر رہا ہے۔

”مگر؟“ الماس کا سانس رک گیا۔

”مگر مسئلہ یہ ہے کہ وہ انگریزی ورژن ہی چھاپنا چاہتا ہے۔ اور بیکٹل۔ مگر وہ تو آپ لوگ ماشاء اللہ خود ہی چھاپ رہے ہیں تو میں نے اس کو یہ کہہ کے انکار کر دیا کہ ان کے پاس انگریزی کے لئے پہلے ہی پبلشر موجود ہے۔“

دوسری جانب چند لمحے کی خاموشی چھا گئی۔ جہاں اسی طرح مسکرا کے اسے دیکھے گیا۔ انگلیوں پہ وہ سیکنڈز کا کاؤنٹ ڈاؤن کر رہا تھا۔ تین.... دو.... ایک....

اور ایک پہ الماس بدقت بولنے کے قابل ہوئی۔ ”زینپ.... آریو شیور وہ انگریزی ہی چھاپنا چاہتا ہے؟ اور وہ تین ہفتوں میں کتاب لے آئے گا؟“ وہ بمشکل اپنی آواز سے خوشی چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔

”جی کیونکہ اٹلی یا میں انگریزی کی کتابوں کی ریڈر شپ بہت اچھی ہے۔ مگر میں نے انکار کر دیا کیونکہ ظاہر ہے آپ....“

”نہیں.... زینپ.... میرا مطلب ہے کہ یہ تو اچھی بات ہے اگر وہ انگریزی چھاپنا چاہے۔ ہمارے خود سے پبلش کرنے اور ایک نامور پبلشر کے پبلش کرنے میں بہت فرق ہوگا۔“

”الماس جنم.... میں آپ کو مخلصانہ مشورہ دوں گی۔ آپ اٹلی یا میں صرف ہندی ترجمہ چھپوائیں کیونکہ انگریزی ورژن اٹلین پبلشر کو دینے کا مطلب ہے کہ پھر کوئی امریکی یا برٹش پبلشر آپ سے وہ کتاب نہیں لے گا۔“

”وہ کیوں؟“

”کیونکہ برٹش اور امریکی پبلشرز اپنی کتابوں کا ایک بڑا حصہ اٹلی بھیجتے ہیں۔ اور اٹلی یا اپنی کتابوں کو دوسرے ممالک میں اتنا پھیلا دیتا ہے کہ برطانیہ یا امریکہ کے پبلشرز اس کتاب کو نہیں لیتے....“

”اس کا تو مطلب ہے کہ اٹلین پبلشرز کا نیٹ ورک بہت وسیع ہے اور اگر وہ ہماری کتاب کو دوسرے براعظموں تک پھیلا سکتا ہے تو ہمیں پھر امریکی یا برٹش پبلشر کیوں چاہیے ہوگا؟“ الماس دبے دبے جوش سے کہہ رہی تھی۔

”ہاں یہ تو ہے مگر میری پروفیشنل رائے میں....“

”نہیں زینپ.... آپ اس سب ایڈیٹر سے مینٹل سیٹ کریں۔ ہم اسٹبول آ کے اس سے مل لیں گے۔ ہمارے لئے اٹلی یا میں کتاب چھپوانا زیادہ فائدہ مند ہے۔ اور ہاں دوسری بری خبر کیا تھی؟“

تالیہ نے گہری سانس لی اور اسی سوگواریت سے بولی۔ ”جس مترجم کو میں ہائر کرنا چاہتی ہوں اس کے پاس صرف اگلے بارہ ورکنگ ڈے فارغ ہیں۔ پھر وہ امریکہ جا رہی ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ ہم پرسوں سے کام شروع کر دیں۔ مگر آپ کے آنے میں ابھی پانچ روز ہیں۔ اب مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا کہ اگر ترجمہ پانچ دن بعد شروع ہو تو سات دن میں وہ کیسے ختم ہوگا۔“

”کیا وہ سات دن میں نہیں مکمل کر سکتی؟“

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”اسپاسل۔ یہاں فی گھنٹہ کے اعتبار سے کام ہوتا ہے اور کواٹری کو برقرار رکھنے کے لئے وہ اس سے زیادہ جلدی نہیں کر سکے گی۔ مگر آپ کل ہی کل استنبول بھی نہیں آسکتیں۔“

”میں..... اس بارے میں میڈم نیلو فر سے بات کروں گی۔ آپ انٹرین پبلشرز سے بات کر لیجئے گا۔“ اس کا دماغ ابھی تک وہیں تھا۔

”شیور۔ میں بھی ترجے کا کوئی حل نکالتی ہوں۔“

فون بند کر کے وہ مسکرا کے اسے دیکھ کے بولی۔ ”جانتے ہو بہترین Con کیا ہوتا ہے؟ وہ جس میں ٹارگٹ کو گلے کہ سارا آئیڈیا اس کا اپنا ہی تھا۔“

وہ مسکرا کے کھڑا ہوا اور کھڑکی کے پار دیکھا جہاں دور جگمگاتا ہوا مندر کھائی دے رہا تھا۔

”کل ہم باہر جائیں گے اور اس مندر کی تصاویر لیں گے۔ اب تم مصر آئی ہو اور تمہیں میں اپنا شہر نہ دکھاؤں تو یہ آزمہل اور کیترنگ دو یہ نہیں ہوگا۔“

اب کی دفعہ تالیہ نے برا نہیں منایا۔ وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا تو وہ سوچتی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔ اس نے مندر جانے والی بات دو دفعہ دہرائی تھی۔

☆☆=====☆☆

صبح کی روشنی میں مندر کی بتیاں مدھم پڑ گئی تھیں۔ اس کے کھنڈراتی ستون زرد اور مہلے سے لگتے تھے۔ سیاحوں کی ایک بڑی تعداد مندر کے احاطے میں بکھری تھی۔ زیادہ تر سیاح مختلف کروڑ شپس پہ آئے تھے۔ مگر کچھ ایسے بھی تھے جو براستہ سڑک یہاں پہنچے تھے۔ لوگ تصاویر اتارتے... ویڈیو لگاتے... گائیڈز کارٹارٹا یا ایمانیہ سنتے ہوئے گروپ کی صورت مندر کے اندر جا رہے تھے اور شاید صرف ایک وہی تھی جو اس بلند قامت عمارت کے باہر بوری کھڑی تھی۔

اس نے سیاہ اسکرٹ کے اوپر شلرنگ کی بساط جیسا چیک والا سیاہ سفید کوٹ پہن رکھا تھا۔ سفید ہیٹ کھلے بالوں پہ جما تھا اور ماتھے پہ بل تھے۔ گردن اونچی اٹھائے وہ ناقدانہ نظروں سے کھنڈر کو دیکھ رہی تھی۔

”تمہیں قدیم زمانے کی چیزوں میں دلچسپی نہیں ہے؟“ وہ اس کے کندھے کے پیچھے آکھڑا ہوا اور آہستہ سے بولا تو تالیہ نے گردن موڑ کے اسے دیکھا۔ وہ پی کیپ پہنے، سن گلاسز لگائے، جیکٹ کی آستین پیچھے کموڑے کھڑا مطمئن نظر آتا تھا۔

”نہیں۔ مجھے کوئی شوق نہیں ہے قدیم زمانوں میں واپس جانے کا۔“

”واپس جانے کی بات کون کر رہا ہے؟ میں تو اس کے اندر جانے کا کہہ رہا تھا۔“

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”ایک ہی بات ہے۔ مجھے کوئی بھی ایسی چیز اپنے گرنہیں پسند جو مجھے قدیم زمانے کی یاد دلائے۔“

”یونو... میری ورکشاپ سے دو گلیاں چھوڑ کے ایک سائیکا ٹرسٹ کا کلینک ہے۔ میری مانو تو...“

”تم بور کیوں نہیں ہوتے؟“ وہ اکتا کے بولی تھی۔ ”ہم اتنے دن سے ایک کروڑ شپ میں مقید ہیں۔ میرے کمرے کی گول کھڑکی کے سامنے بیٹھ کے ہم سارے پلان بناتے اور ان پہ عمل کرتے جا رہے ہیں۔ ایک ہی منظر ایک ہی ماحول سے تم تک نہیں آتے؟“

وہ سادگی سے مسکرایا اور کندھا چکائے۔

”نہیں۔ کیونکہ میرے اندر تم سے زیادہ اسٹیمنا ہے۔“

مندر کے قریب وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے اور وہ سوچتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

”اور تمہارے اندر مجھ سے زیادہ دوسروں کی کمزوریوں پہ نظر رکھنے کی عادت بھی ہے۔ تمہاری کمزوری کیا ہے؟“

”اگر اسے ڈھونڈنا اتنا آسان ہوتا تو میں تمہارے ساتھ کام نہ کر رہا ہوتا۔“ پھر اس نے رخ موڑ لیا۔ ”تمہاری نیلوفر حاتم

ادھر آ رہی ہے۔ ساتھ الماس بھی ہے۔ میں اندر جا رہا ہوں۔ میرے پیچھے مت آنا۔“

تنبہ کر کے وہ آگے بڑھ گیا۔

پیچھے نیلوفر اور الماس چلتی آ رہی تھیں۔ نیلوفر اپنی دوستوں کے جھرمٹ میں ہنستی مسکراتی چل رہی تھی۔ البتہ الماس پونی والا سر جھکانے خون پہ ٹائپ کرتے ہوئے قدم اٹھا رہی تھی۔

”یہ تاریخی مندر اتنے یاد نہیں رکھے جائیں گے جتنی تم یاد رکھی جاؤ گی، نیلوفر!“

ان عورتوں کا گردہ تالیہ کے قریب ہی رک گیا تھا۔ کسی ایک نے خوش آمدی انداز میں نیلوفر کو سراہا تو اس کی گردن فخر سے مزید بلند ہو گئی۔ سرخ کوٹ اور ڈریس پینٹ میں ملبوس تک سک سے تیار نیلوفر نے مسکرا کے اس عمارت کو دیکھا۔

”میرے پاس صوفیہ رحمن سے بدلہ لینے کے بہت طریقے تھے۔“ وہ تقاخر سے گردن اٹھائے کہہ رہی تھی۔ اس کے بلو ڈرائی شدہ ہال ہوا سے پیچھے کواڑ رہے تھے۔ ”میں اس سے پیسے لے سکتی تھی، اس کی مخالف پارٹی میں شامل ہو کے اس کے خلاف تقریریں کر سکتی تھی، مگر نہیں...“

اس نے مسکرا کے اپنے گرد دائرہ صورت کھڑی عورتوں کو دیکھا۔

”میں کچھ بھی کرتی، اس کا اثر چند دن میں ختم ہو جاتا کیونکہ اپنی ذات پہ لگنے والا الزام لوگ برداشت کر لیتے ہیں، مگر مرے ہوئے ہاپ کی عزت پہ حرف آئے تو لوگ اس کھنڈر جیسے بن جاتے ہیں۔“

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

الماس نے فون سے سر اٹھایا اور مسکرا کے منگلوں میں حصہ لیا۔

”جو کتاب میری ماما نے لکھ دی ہے نا اس کا اثر صوفیہ رطمن کی سات نسلوں تک جائے گا۔ تصور کریں کتاب شائع ہوگی وا تو سری عبدالرطمن کے بیڈروم سکرٹ ہر بچہ بڑا منسٹر اور چڑا اسی تک پڑھ لے گا۔“ وہ محظوظ انداز میں عورتوں کے گروہ سے کہہ رہی تھی۔ تالیہ چپ چاپ کھڑی سن رہی تھی۔

”صوفیہ کو آفس لے جانے والا ڈرائیور روز جن خاموش نظروں سے دیکھے گا.... وہ پار لیمان آئے گی تو اس کی پیٹھ پیچھے سیاستدان سرگوشیوں اور معنی خیز مسکراہٹوں سے جو کہیں گے.... اس کی بچیاں اسکول جائیں گی تو گیٹ کے چڑا اسی سے لے کر اسکول کے بچوں تک سب ان کو یہ بتائیں گے کہ تمہارا نانا یہ اور یہ کیا کرتا تھا۔“ وہ ایک نقشہ کھینچ رہی تھی۔

”کہتے ہیں انتقام وہ ڈش ہے جس کو جتنا ٹھنڈا کر کے پیش کیا جائے اتنا بہتر ہوتا ہے۔“

قریب میں چند سیاح ان کی باتیں سننے رک گئے تھے۔ مجمع لگتے دیکھ کے نیلو فر نے آواز مزید بلند کی۔

”میں سوچ رہی ہوں کہ ہر سیاستدان کے حق میں یا خلاف ایک ایک باب شامل کروں مگر ان کو پہلے سے مطلع کروں تاکہ وہ یہ فیصلہ کر لیں کہ ان کو میرا ساتھ دینا ہے... یا... (منگلیوں سے تالیہ کو دیکھا) یا میرے خلاف چلنا ہے کیونکہ اس وقت ان سب کی عزت میرے ہاتھ میں ہے۔“

قریب کھڑے ایک معمر آدمی نے کانوں کو دوہار چھوا۔

”عزت ذلت خدا کے ہاتھ میں ہوتی ہے محترمہ۔ اس کو انسانوں کو اپنے ہاتھ میں نہیں لینا چاہیے۔“

”جب ایک ماہ بعد میری ماما سی این این اور بی بی سی پہ بیٹھ کے انٹرویوز دے رہی ہوں گی نا مسٹر تو آپ کو معلوم ہو گا کہ ہمیں کسی کی عزت کو ذلت میں بدلنے کے کتنے حربے آتے ہیں۔“ الماس تلخی سے چٹخ کر کے بولی تو وہ آدمی سر جھٹکتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

تالیہ ابھی تک خاموش کھڑی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی جو عورتوں کے جھرمٹ میں کھڑی اونچی گردنوں سے چھوٹی باتیں کر رہی تھیں۔

اب تک تالیہ کو لگتا تھا کہ وہ پیسے اور انتقام کے لیے یہ سب کر رہی ہے اور اندر سے وہ دکھی ہوگی اسے تکلیف بھی ہوگی۔ مگر اسے اب اندازہ ہوا تھا کہ نیلو فر یہ سب لطف اٹھاتے ہوئے کر رہی ہے۔ لہذا اس نے وان فاتح کے بارے میں بھی ایک باب شامل کر لیا تھا۔ جب کتاب آئے گی تو اس کے نازیبا الزامات ہر ناک شو میں دہرائے جائیں گے۔ فاتح کے بچے سنیں گے۔ صوفیہ کی بیٹیاں دیکھیں گی۔ بڑے لیڈرز کا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ایسی چھوٹی عورتوں کو براہ راست جواب نہیں دیا

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

کرتے۔ اور یہ عورتیں اسی چیز کا فائدہ اٹھا کے چند دن تک ان پہ کچڑا چھالتی رہتی ہیں۔ صوفیہ اور فاتح دونوں کی فیملیز کو یہ کچڑ چپ چاپ برداشت کرنا پڑے گا۔

وہ دونوں ابھی تک بول رہی تھیں مگر تالیہ سے مزید نہیں سنا گیا۔ وہ مڑی اور کھنڈر کی طرف بڑھ گئی۔ ہر اثنا قدم بوجھل ہو رہا تھا۔

لوگوں کا رش بڑھ رہا تھا۔ سورج کی چمک تیز ہو گئی تھی۔

تالیہ تیز تیز چلنے لگی۔ اس کے ماتھے پہ پسینہ آنے لگا تھا۔

سرما کی دھوپ بہت شدید تھی۔

وہ جلد از جلد اندر جا کے پناہ ڈھونڈنا چاہتی تھی۔

وہ نیلو فر کو جانتی تھی۔ اگر اس نے فاتح کے بارے میں کوئی باب لکھا تھا تو اس میں تالیہ کا ذکر بھی ہو گا اور جن الفاظ سے ہو گا... کیا اس کے بعد وہ اسی عزت سے بی این کے آفس جاسکے گی؟ وہ سب اس کو کیسی عورت سمجھیں گے؟ الزام لگانے والا بھلے ثبوت نہ دے، لیکن وہ لوگوں کے دلوں میں اپنی بات دہرا دہرا کے ضرور بٹھا دیتا ہے۔ یا اللہ... اس کی اتنے مہینوں کی کمائی عزت اب واقعی ایک عورت کے قلم کی محتاج تھی؟

کھنڈر باہر سے یوں تھا جیسے طویل برآمدہ ہو جو ستونوں کی مدد سے کھڑا ہو۔ وہ گم صم سی اس کی دیواروں کو دیکھنے لگی جو منتقل تھیں۔ وہاں پتھروں میں Carving کے ذریعے تصویری کہانیاں رقم کی گئی تھیں۔ مگر تالیہ کو ان کی سمجھ نہیں آرہی تھی۔ اس کا دم گھٹنے لگا تھا۔ وہ ستونوں کے درمیان سے گزرتی آگے بڑھنے لگی....

(دولت اسے کہتا تھا کاس کی عزت حکومت کے ہاتھ میں ہے۔)

ستون بہت سے تھے اور ایسے لگتا تھا کبھی ختم نہیں ہوں گے...

(اگر وہ صوفیہ کا کام نہیں کرے گی تو وہ اس کے جرائم کو سر عام کر کے اسے سوا کر دیں گے۔)

دیواروں پہ تصویریں ہی تصویریں تھیں۔ قدیم مصری ہاشموں کے خاکے جو ایک دوسرے کو کچھ کہتے دکھائی دیتے تھے... فرعونوں کے خاکے... منتقل علامتیں... نشانیاں... پہیلیاں....

(اور اگر وہ کتاب نہ روک سکی تو نیلو فر اس سے دوبارہ سراٹھا کے ہات کرنے کا فخر چھین لے گی۔ اس کی عزت ہر طرف سے محروم ہوتی تھی۔)

اس نے گردن اٹھائی اور چھت کو دیکھا۔ وہ تصویری کہانیاں چھت پہ بھی نقش کی گئی تھیں۔ فرعونوں کی داستانیں... قدیم

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

زمانے کا سحر.... یا شاید.... کوئی ملعون سرائر تھا...

اس کو وہ آواز پھر سے سنائی دینے لگی....

گیلے جوتوں سے فرش پہ چلنے کی آواز.... اٹھتے قدم.... ایک.... دو....

(میرے پیچھے مت آنا۔ میں اندر جا رہا ہوں)

اور اس سب میں پس منظر میں اس کی آواز گونجی تھی۔

وہ جہاں تھی وہیں کھڑی رہ گئی۔

جہاں نے مندر میں آنے کے بعد یہ بات تین دفعہ کہی تھی۔

وہ یونہی کہہ رہا تھا یا یہ جہاں سکندر کی کوئی اور پہیلی تھی!

وہ تیزی سے اندر کو لپکی۔

زرد خستہ حال دیواروں سے بنی راہداریاں اندر کو جا رہی تھیں۔ یوں جیسے وہ کسی زیر زمین شہر میں آگئی ہو۔

امدرا اندھیرا تھا اس لئے جگہ جگہ مشعلیں روشن تھیں جو راستہ دکھاتی تھیں۔

قدیم ملاکہ کا تاثر.... اس کا خوف.... وہی ملعون سی فضا...

وہ متوحش سی ادھر ادھر دیکھتی راہداریوں میں آگے بڑھ رہی تھی.... اور پھر.....

یکے بعد دیکرے دو فائرز کی آواز آئی۔ وہ جہاں تھی وہیں ششدر کھڑی رہ گئی، پھر اگلے ہی لمحے آواز کی سمت دوڑی۔

ایک کمرے میں جہاں کسی فرعون کی قبر تھی، بہت سے لوگ موجود تھے۔ یہ نیلوفر اور اس کی خواتین کا گروہ تھا۔ گائیڈ ہکا بکا

کھڑا تھا، خواتین چیخ و پکار کر رہی تھیں اور نیلوفر گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھی تھی۔ سینے پہ ہاتھ تھا اور چہرہ سفید پڑ رہا تھا۔ الماس اس

کے کندھے پہ ہاتھ رکھے ششدر سی کھڑی تھی۔

”کیا ہوا؟“ وہ حواس باختہ سی امدرا آئی۔

”معلوم نہیں کون تھا.... مگر اس نے پستول امدر کیا اور فائر کھول دیا۔“

”وہ نیلوفر کا نشانہ لے رہا تھا۔ شکر کہ وہ بروقت نیچے ہو گئیں۔“

”کون تھا؟ کسی نے اس کو دیکھا؟“

”نہیں۔“ نیلوفر نے جھرجھری لے کر نفی میں سر ہلایا۔ ”مجھے صرف اس کا پستول چوکھٹ سے نظر آیا۔“

”ماما....“ الماس سفید چہرے کے ساتھ ہر اس میں بولی۔ ”صوفیہ رطمن.... آپ کو مروانے کی کوشش کر رہی ہے۔“

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

وہ دنگ تھی۔ ارد گرد کھڑے لوگ بھی حواس باختہ تھے۔ کوئی پولیس کو کال کر رہا تھا، کوئی ادھر ادھر بھاگ رہا تھا۔
”بالکل۔ یہ صوفیہ ہی ہے۔“

نیلو فراماس کا سہارا لے کر اٹھی اور لباس پہ لگی مٹی جھاڑی۔ چہرہ سفید تھا مگر بدقت اس نے گردن کڑائی۔
”وہ سمجھتی ہے کہ مجھے مراد دے گی تو کتاب نہیں چھپے گی۔“ نیلو فراماس کی نظریں جو کھٹ پہ کھڑی تالیہ سے ملیں تو تالیہ فوراً بولی۔
”آپ ٹھیک ہیں نیلو فراماس؟“

نیلو فراماس نے فق رنگت سے اثبات میں سر ہلایا۔ ”تم نے خود دیکھا صوفیہ کیسے میری جانی دشمن بنی ہوئی ہے۔“ اس نے تالیہ سے تائید چاہی تھی۔

”بالکل۔ یہ تو حد ہو گئی ہے۔“ وہ جلدی جلدی کہہ رہی تھی۔ اس کا دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا۔ ”مجھے صوفیہ دشمن سے اس بے وقوفی کی توقع نہ تھی۔ اب وہ آپ کو مراد بھی دیں تو کتاب چھپ ہی جاتی ہے۔ یعنی جب کتاب آپ کے گودے پہ بکھر کے پاس چلی گئی ہے... تو آپ کو مراد انا بے سود ہے!“

اس نے نیلو فراماس کی چند دن پہلے کہی بات کا حوالہ دیا۔ ابھی تک ہر جگہ نیلو فراماس نے بھی ظاہر کیا تھا کہ اس کی کتاب کوئی گودا پہ بکھر چھاپ رہا ہے۔

”ہاں۔ بالکل۔“ نیلو فراماس نے بدقت اصحاب پہ قابو پاتے ہوئے کہا جاتا تھا۔ الماس البتہ بالکل گم صم کھڑی تھی۔ لوگوں کا رش بڑھتا دیکھ کے تالیہ دھیرے سے وہاں سے ہٹ گئی۔ اس کا رخ بندرگاہ پہ کھڑی کروڑ کی جانب تھا۔

”کیا ایک دفعہ تم کوئی قدم اٹھانے سے پہلے مجھ سے مشورہ لے سکتے ہو؟ ایک دفعہ؟“
وہ اپنے کمرے کا دروازہ دھاڑ سے کھولتی اندر داخل ہوئی تو حسب توقع وہ صوفیہ پہ ٹانگ پہ ٹانگ جھائے آرام سے بیٹھا تھا۔ اسے دیکھ کے سراٹھایا۔

”نہیں۔“

وہ دونوں ہاتھ پہلوؤں پہ رکھے غصے سے تن فن کرتی اس کے سامنے آرکی۔

”تمہیں اس پہ گولی چلانے کی کیا ضرورت تھی؟“

”ساکن... زینب جم... وہ ہلینکس تھے۔“

”مجھے پتہ ہے وہ ہلینکس تھے مگر تم کم از کم مجھے اعتماد میں تو لے سکتے تھے۔“

جواب میں صوفیہ پہ بیٹھے آدمی نے سادگی سے مسکرا کے اسے دیکھا۔

Downloaded from Pakvociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”I like surprises.“

تالیہ نے بے بسی سے اسے دیکھا۔ پھر سامنے والے صوفے پہ آ کے بیٹھی اور گہرا سانس لیا۔

”پوچھ سکتی ہوں کہ اس کا مقصد کیا تھا؟“

”تم کروڑ شپ میں بور ہو گئی ہو۔ میں تمہارا نام بچا رہا تھا۔ اب یہ کون جلد مکمل ہو سکے گا۔“

”تم... تم میرے پلان کے مطابق کیوں نہیں چلتے؟“ وہ زچ ہو گئی تھی۔ ”کبھی تم الماس سے میری برائی کر دیتے ہو... کبھی

تم پھولوں میں بگ ڈال کے ان کو بھیج دیتے ہو جو فوراً پکڑا جاتا ہے اور...“ بولتے بولتے وہ رکی۔ چونک کے اسے دیکھا۔ ”تم

چاہتے تھے کہ وہ بگ پکڑا جائے۔ ہے نا؟“

وہ کچھ نہیں بولا۔ صرف مسکرا دیا۔

تالیہ نے کراہ کے آنکھیں بند کیں۔

”تم نے جان بوجھ کے اتنے lousy طریقے سے بگ بھیجا تھا۔ تم یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ کون اس کو پکڑتا ہے۔ کون ہے جو

نیلوفر کی ٹیم کا ہتھیار لٹا رہا ہے۔“ پھر خنگی سے اسے دیکھا۔ ”مگر مجھے یاد پڑتا ہے کہ بگ پکڑے جانے پہ تم اچھے خاصے شرمندہ بھی

تھے۔“

وہ اسی انداز میں مسکراتا رہا۔

”تجزیہ وہ نہیں ہوتیں جیسی وہ دکھائی دیتی ہیں تالیہ حاتم۔ تم مجھے اتنا ہی جان سکتی ہو جتنا میں چاہوں جیسے میں چاہوں۔“

پھر کلائی پہ بندھی گھڑی دیکھی۔ ”الماس کو کال کرنے کا یہ بہترین وقت ہے۔“

طویل ٹھنٹی کے بعد فون اٹھالیا گیا تھا۔ الماس کی آواز سے لگتا تھا کہ اسے سانس چڑھی ہوئی ہے۔ ”جی زینپ؟“

”الماس جنم..... صبح بخیر۔ مجھے مترجم کے بارے میں بات کرنی تھی۔“

”ہاں جی۔ کیا فائل ہو مترجم سے؟“

”وہ کل سے کام شروع کر سکتی ہے۔ لیکن تاخیر کی تو وہ ترجمہ نہیں کرے گی۔ دوسرے کسی مترجم پہ مجھے اتنا بھروسہ نہیں

ہے۔ اگر میرے پاس مسودہ ہوتا تو میں کل یہ کام شروع کر دیتی لیکن.....“ وہ سوگواریت سے کہہ رہی تھی۔ ”مجھے نہیں لگتا کہ

ہم وقت پہ اس کتاب کا ترجمہ لا سکیں گے۔ شاید آپ کے الیکشن کے بعد....“

”زینپ..... بات سنیں۔“ الماس پھولے تنفس کے درمیان قطعیت سے بولی۔ تالیہ نے پلکیں اٹھا کے جہان کو دیکھا جس

نے ہونٹ گول کر کے زیر لب کہا تھا۔ ”Told you!“

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”زینپ اگر آپ ایک نان ڈسکلوژرا ایگریمنٹ اور کانٹریکٹ بنا کے اس کو notarized کروائیں، اس پہ اپنے اور اپنے پاس کے سائن لیں، ساتھ میں اپنے اور پاس کے پاسپورٹ کی کاپیز منج کر کے مجھے بھیج دیں تو میں مسودہ آپ کو ترکی آنے سے پہلے دے دوں گی۔“

”اوہ... وہ تو میں کروں گی الماس، لیکن یہ کاغذات فیڈ ایکس کرنے میں بھی دو سے تین دن....“

”آپ فیڈ ایکس مت کریں۔ ہم ویسے بھی کروڑ پہ ہیں۔ آپ مجھے ان کی scanned کاپی بھیج دیں۔ میں آپ کے دستخط شدہ کاغذات دیکھ لوں تو مسودہ آپ کے حوالے کروں گی۔“ وہ سمجھداری سے کہہ رہی تھی۔

تالیہ مراد نے کھل کے گہری سانس لی۔ ”ڈن۔ میں شام تک ڈاکومنٹ نوٹرائزڈ کروا کے بھیجتی ہوں۔ چند گھنٹے لگیں گے۔ مگر مترجم نے آنا ہے اور....“

”صبح سے پہلے مسودہ آپ کے ڈیسک پہ ہوگا۔“ وہ قطعیت سے بولی تھی۔

کال ختم ہوئی تو چند لمحہ دم سادھے بیٹھی رہی۔ مسکراہٹ بھی یوں چہرے پہ ثبت تھی جیسوہ مسکراتے ہوئے برف کا بت بنی ہو۔ پھر بے اختیار اس نے سینے پہ ہاتھ رکھا۔ برف کے بجسے کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

”اوہ مائی گاڈ... وہ مان گئی۔ فائنلی.... فائنلی.... کتاب ہمارے ہاتھ لگنے والی ہے۔“ وہ بدقت بول پائی۔

”اس کی جان کو خطرہ ہے۔ وہ اس کتاب کا بوجھ مزید نہیں اٹھانا چاہتی۔ وہ ابھی فوراً ٹویٹ کر کے دنیا کو بتائے گی کہ کتاب وہ ایک سے زیادہ پبلشرز کو بیچ چکی ہے تاکہ اس کی جان لینا صوفیہ کے لئے بے سود ہو۔“

”ہاں مگر اس پہ کوئی چلانا بری بات تھی۔ میں آتش اسلحے کے ساتھ کبھی کام نہیں کرتی۔“

”اتنے لمبے مکالمے مت بولو اور کانٹریکٹ کا سوچو۔ ایک ترکش قانونی اعتبار سے فول پروف کانٹریکٹ تمہیں گوگل پہ نہیں ملے گا۔“

جواب میں تالیہ نے چہرے پہ خوش آمدی مسکراہٹ سجائی اور آگے ہوئی۔

”تھینک یو۔ تمہاری وجہ سے کام بہت آسان ہوا۔ اچھا سنو.... تم کسی ترک وکیل کو جانتے ہو گے جس ہمیں کانٹریکٹ بنا دے؟“

”ڈونٹ بی کیوٹ۔ میں کبھی ترکی نہیں گیا۔ اور میں کسی ترک وکیل کو نہیں جانتا۔“ رکھائی سے کہہ کے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ ”کانٹریکٹ تم خود بناؤ گی۔ یہ تمہارا مسئلہ ہے۔ باقی اس پہ نوٹری کی مہر، جعلی دستخط، پاسپورٹ کاپیز وہ میں بنا لوں گا۔ مگر کانٹریکٹ میں کیا لکھنا ہے یہ تمہارا مسئلہ ہے۔“

پل بھر میں وہ ازلی بے نیاز انسان بن چکا تھا۔ یہ کندھے اچکائے اور بیوہاں سے نکل گیا۔ تالیہ نے مصنوعی خوش اخلاقی ترک کر کے نگلی سے اسے جاتے دیکھا تھا۔

ایک دن کے اندر بنانا یا کانٹریکٹ اسے صرف ایک شخص سے مل سکتا تھا اور اس شخص کو کال کرنے کے لئے اپنی انا پہ پیر رکھنا ضروری تھا۔

”وعلیکم السلام چے تالیہ..... آپ کی ناراضی ختم ہوگئی؟“

وہ جہاز کے عرشے پہ چھٹی مصنوعی گھاس پہ کھڑی تھی۔ فون کان سے لگا رکھا تھا اور ماتھے پہ پل تھے۔ شپ پھر سے چل پڑا تھا اور تیز ہوا اس کے بالوں کو پیچھے کی طرف اڑا رہی تھی۔

”مجھے نہیں معلوم۔“ وہ خشک سے انداز میں بولی۔ ”جتنے گلے مجھے تم سے ہیں اتنے ہی تمہیں مجھ سے ہیں۔“

”مجھے آپ سے کوئی گلہ نہیں ہے۔ بلکہ میں معافی چاہتا ہوں۔ آپ کے لئے مجھاس سے زیادہ کرنا چاہیے تھا مگر میں واقعی

سمجھا تھا کہ آپ ٹھیک ہیں اور اپنی مرضی سے حکومتی افسران کے ساتھ ہیں کیونکہ آپ دان فاتح کو وہ ایک بھیج رہی تھیں اور...“

”ایک منٹ... ایک منٹ!“ سنہری دھوپ میں کھڑی تالیہ کی آنکھیں اچنبھے سے چھوٹی ہوئیں۔ ”کون سے ککس؟“

”نہیں مجھے گلہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ آپ میرے انٹرویوز نہ دیکھیں، میری بک لائچ میں شرکت نہ کریں،

میرے...“

”چھوڑو اپنے غموں کو۔ مجھے بتاؤ کون سے ککس؟“ وہ ایک دھون میں دھاڑی۔ ایڈم لمحے بھر کو ہکا بکارہ گیا۔ اس کا انداز

یہاں ایک قدیم ملاک کی شہزادی والا ہو گیا تھا جو شاہی مورخ کا ہاتھ کٹا سکتی تھی۔

”وہ..... وہ آپ ہر روز دان فاتح کے گمریک بھیجتی ہیں نا۔“

”نہیں، ایڈم۔ میں ان کو کیوں ایک بھیجوں گی؟“ وہ چوکی۔ ”کوئی میرے نام سے ان کو ایک بھیج رہا ہے کیا؟ تمہیں کیسے

معلوم؟“

”ہمیں شک تھا کہ آپ کم از کم دان فاتح سے رابطے کی کوشش کریں گی اور تحقیق کروانے پہ پتہ چلا کہ آپ ان سے ککس

کے ذریعہ رابطے میں ہیں۔ تبھی تو ہمیں لگا کہ آپ ٹھیک ہیں۔“

”اور تم نے یقین کر لیا؟ کوئی کسی کے نام سے کچھ بھی سمجھا سکتا ہے آج کل۔“

”نہیں۔ داتن نے چیک کیا تھا۔ آپ کے کریڈٹ کارڈ سے آرڈر ملیں ہوا تھا۔ اور ہر روز آپ نیا آرڈر کرتی تھیں۔ کیا یہ

آپ نے نہیں کیا؟“ وہ خود بھی پریشان ہو گیا۔

Downloaded from Pakvociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”آف کورس نہیں۔ شاید یہ دولت صاحب کی کوئی چال ہو۔“

”مسز عصرہ نے ٹویٹ بھی کیا تھا ایک دن آپ کا ایک۔ آپ کا نام لکھ کے۔ آپ نے نہیں دیکھا؟“

”عصرہ.... یہ ضرور عصرہ بیگم کا کوئی چکر ہے.... اور اس نے مجھے ٹویٹر سے بلاک کر رکھا ہے۔ میں دوسری آئی ڈی سے دیکھ لیتی اگر مجھے عصرہ کو اسٹاک کرنے میں دلچسپی ہوتی۔“ اس کے ماتھے پہ شکنیں پڑ گئی تھیں۔ ”سنو.... تم داتن سے کہو وہ ان کیکس کو ٹریک کرے اور....“

”چے تالیہ آپ کو داتن سے خود بات کرنی پڑے گی کیونکہ آپ تعلقات درست کیے بغیر پہلے جیسے روابط کی توقع نہیں کر سکتیں۔“ وہ قطعیت سے بولا تو وہ چپ ہو گئی۔ چند لمحے کے لیے اسے سب بھول گیا تھا۔

”مگر میں اپنے طور پہ معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہوں کیونکہ میرے اور آپ کے تعلقات میرے خیال میں درست ہو چکے ہیں۔“ وہ شاید مسکرایا تھا۔

وہ مسکرائی نہیں۔ مگر اسے غصہ بھی نہیں آیا۔ بس اداسی سے دور تک سانپ صورت پھیلے نیلے دریا کو دیکھے گئی۔

”چے تالیہ۔“ اس کی خاموشی پہ وہ سادگی سے بولا۔ ”کیا مجھے دوست ہم سے زیادہ اچھے ہیں؟“

”وہ تو میں نے یونہی کہا تھا۔“ جلدی سے بولی اور ادھر ادھر دیکھا۔ شکر وہ پیچھے نہیں کھڑا تھا۔

”لو کے۔“ وہ جیسے مسکرا دیا تھا۔ ”میں کیکس کا راز پتہ کرتا ہوں۔ اور آپ....“

”ایڈم مجھے وہ کانٹریکٹ چاہیے جو ترکش ایجنسی نے تمہیں بھیجا تھا۔ وہ تمہارے پاس ہو گا ای میل میں ہے نا؟“ وہ تیزی سے بولی تو ایڈم لمحے بھر کو چپ رہ گیا۔

”تو آپ نے مجھے کام کے لئے فون کیا تھا؟“

”ظاہر ہے کام کے لئے کیا تھا ورنہ تم اتنے انٹر سٹنگ انسان نہیں ہو جو کوئی تمہیں کپ شپ کے لیے کال کرے۔“

وہ جل کے بولی تو وہ ہلکا سا ہنس دیا۔

”کام بھی انہی کو کہا جاتا ہے جن پہ مان ہوتا ہے۔ میں اسی پہ خوش ہوں۔ کانٹریکٹ ای میل کر رہا ہوں۔ یہ میری پہلی ای

میل ہوگی جو اتنے عرصے میں آپ پڑھیں گی۔“

(ای مملو۔) وہ چوکی تھی۔ ایڈم نے فون بند کر دیا تھا اور تالیہ.... وہ پول کے کنارے ایک چیز پہ آ بیٹھی اور اپنی ای میل

کھولنے لگی۔ ڈیلیویڈ فولڈر میں تمام ای مملو موجود تھیں جو اتنے دن سے وہ مٹائے جا رہی تھی۔ اس نے پریشانی اور اداسی کے

لے جلے جذبات کے ساتھ ان کو کھولنا شروع کیا۔

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

داتن اسے بتا رہی تھی کہ وہ اس کے لئے فکر مند ہے۔ مگر اس نے معلوم کیا ہے کہ وہ ان فاتح کو ایک بھیجتی ہے، یعنی وہ ٹھیک ہے۔ لیکن وہ داتن سے رابطہ کیوں نہیں کر رہی؟ اس کی ہر ای میل انہی اداس سوالوں سے بھرتھی۔

ایڈم بھی انہی ٹیکس کی بات کر رہا تھا۔ وہ اسے اپنی کامیابیاں بھی بتا رہا تھا۔ یہ بھی کفاتح اس کے گھر جاتا تھا۔ اور یہ بھی کہ ایڈم اسے اپنی زندگی میں واپس دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ کب آئے گی؟

اور فاتح... اس کی ای میلز کم تھیں اور مختصر بھی اور ان میں بھی ایک بات تھی۔ کہ وہ اسے ٹیکس کیوں بھیجتی ہے؟ یہ کوئی ناراضی ہے؟ یا غصے کا اظہار؟ وہ بغیر بتائے ملک سے باہر چلی گئی، کیوں؟ وہ اس کی واپسی کا منتظر ہے۔ اور وہ اسے مزید خط نہیں لکھے گا۔ مگر وہ یہ ضرور چاہتا ہے کہ وہ صوفیہ کی کسی بات کا اعتبار نہ کرے۔ صوفیہ دیا نندار عورت نہیں ہے۔

دو پہر اس کے گرد کھل رہی تھی اور وہ سرما کی دھوپ میں جہاز کے عرشے پہ گم صم سی بیٹھی تھی۔ وہ ان ای میلز کو اس لئے نہیں پڑھنا چاہتی تھی کہ وہ اس کا دل موم کر دیں گی۔ پیچھے رہ جانے والوں سے بندھی ڈور اسے ایک دفعہ پھر کمزور کر دے گی اور وہ اپنے کام پہ فوکس نہیں کر پائے گی۔ مگر انہیں پڑھنے کے بعد دل تو کیا روح تک اس ہو گئی تھی۔

اسے یہ ای میلز نہیں پڑھنی چاہیے تھیں۔ اسے پیچھے والوں سے ابھی تک ناراض رہنا ہے۔ اسے ان کی کوئی بات نہیں سننی۔ تالیہ نے کانٹریکٹ جہان کو فارورڈ کر دیا اور پھر چیز کی پشت سے ٹپک لگالی۔ اوپر چھتری تنی تھی جو اسے تیز دھوپ سے بچا رہی تھی۔ اس نے ہیٹ چہرے پہ رکھ کے آنکھیں موم لیں اور خود کو نیند کے دریا میں اترنے دیا۔ نیچے... نیچے... اور نیچے... پانی اس کے کندھوں تک آ گیا۔ اور پھر سر کے اوپر....

وہ سرما کی دھوپ میں سوچتی تھی۔

اس کے خواب عجیب سے تھے۔ گزشتہ دنوں کے تمام واقعات ان میں دکھائی دے رہے تھے۔

نیلوفر، الماس، دولت.... وہ جیل.... اور پھر یکا یک منظر بدلا....

لکڑی کا فرش تھا.... اس پہ دو سفید پیر جوتوں میں مقید نظر آرہے تھے.... کالے ربڑ کے جوتے.... جو گیلے تھے.... فرش پہ ارد گرد پانی کے قطرے بھی گرے تھے.... داہنے پیر کے ٹخنے پہ کمان صورت کمر بٹھنا تھا.... زخم پرانا تھا.... اور وہ پیر پیچھے کواٹھ رہے تھے.... گیلے جوتوں سے چھیں چھیں کی آوازیں آرہی تھیں....

ایک جھٹکے سے اس کی آنکھ کھلی۔ ہیٹ نیچے جا گرا۔ وہ چیز پہ سیدھی ہو بیٹھی۔

اس نے نہیں دیکھا کہ ہیٹ کو ہوا کا تیز جھونکا اڑا کے سوننگ پول پہ لے جا کے بچ رہا ہے۔ وہ بس عجیب خوف کے عالم

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

میں اٹھی اور نیچے جاتے زینے کی طرف لگی۔

وہ ان بیروں کو پہچانتی تھی.... وہ ان جوتوں کو بھی پہچانتی تھی.....

وہ تیز دھوپ سے اندر زینے کی طرف آئی تھی تو یہاں اندھیرا سا تھا۔ بصارت کو ایڈجسٹ ہونے میں کچھ دیر لگتی تھی۔ تالیہ نے اندھا دھند زینے اترنے چاہے۔ پیر کوٹھو کرائی اور وہ منہ کے بل آگے کو گری۔

بروقت ریٹک تمام لی مگر چوٹ لگ چکی تھی۔

وہ وہیں زینے پہ بیٹھتی چلی گئی اور دائیں پیر کو اٹھا کے دیکھا۔

ٹخنے پر ریٹک کے کسی نوکیلے حصے سے کٹ لگ گیا تھا۔

سرخ کمان کی صورت کا کٹ۔ اس میں سے خون رس رہا تھا اور وہ بے بسی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

ہرزخم پہ کھرٹ بٹنا ہے۔ چند دن میں اس پہ بھی بن جائے گا۔ اور پھر؟ پھر کیا ہونے چاہا تھا؟

☆☆=====☆☆

سہ پہر اتر رہی تھی اور وہ چپ چاپ اپنے کمرے کی گول کھڑکی کے آگے صوفے پہ بیٹھی تھی۔ دائیں پیر پہ پٹی بندھی تھی۔ اور چہرہ بے تاثر تھا۔

سامنے پی کیپ والا آدی لیپ ٹاپ گود میں رکھے بیٹھا کیز پر لیس کرتے ہوئے کھڑا تھا۔

”یہ کانٹریکٹ کافی اچھا تھا۔ اس میں جو قانونی طرز کی ترک اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں وہ ہم خود سے نہیں بنا سکتے تھے۔“ کہتے ہوئے اس نے اسکرین سے نظر اٹھا کے تالیہ کو دیکھا۔ وہ گم صم سی بیٹھی تھی۔ نظریں اپنے زخمی پیر پہ تھیں۔

”tetnus شاٹ لگوا یا تھا؟“

تالیہ نے نظریں اٹھائیں اور سر کا ثبات میں جنبش دی۔ بولی کچھ نہیں۔

”کانٹریکٹ کو میں نے edit کر دیا ہے۔ اس کے امیج بنا کے کنارے پیلے کر دیے ہیں تاکہ یہ scanned تصاویر

لگیں۔ زینپ اور مولوت بے کے دستخط بھی ڈیجیٹل کیے ہیں مگر یوں لگتا ہے کہ ہاتھ سے کیے ہوں۔“ وہ فخر سے بتا رہا تھا۔

تالیہ نے پھر سے اپنے پیر کو دیکھا۔ (ایسا زخم کتنے دنوں میں کھرٹ میں تبدیل ہوتا ہے؟)

”میں نے دونوں دستخط نیلے رنگ میں کیے ہیں مگر ایک ہال پوائنٹ والے رائل بلیو اور دوسرے کوڈارک بلیو میں کیا ہے۔

لٹریری ایجنسی کے دواہم عہدیدار اب ایک ہی قلم تو استعمال نہیں کریں گے۔ اور ہاں.... دونوں دستخطوں میں سیکنڈ نیم بڑے

حروف میں لکھا ہے کیونکہ ترک اپنا دوسرا نام (سر نیم) ہمیشہ بڑے بچوں میں لکھتے ہیں۔“

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

وہ اسی طرح چپ چاپ بیٹھی رہی تو اس نے لیپ ٹاپ میز پر رکھا اور آگے ہو کے بیٹھا، پھر غور سے اس کی آنکھوں کو دیکھا۔
 ”ٹھیک ہے۔ تم میرے کام کی تعریف نہ کرو۔ مجھے پتہ ہے تم میری غیر موجودگی میں یہ کام کر دو گی، لیکن کوئی مسئلہ ہے کیا؟“

”یہ میرا PTSD نہیں ہے۔“ وہ اپنے زخمی ہیر کو دیکھ رہی تھی۔

”ہر PTSD کا شکار شخص یہی سمجھتا ہے۔“

”نہیں۔“ اس نے چہرہ اٹھا کے جہان کو دیکھا اور قطعیت سے نفی میں سر ہلایا۔ ”وہ قدموں کی آواز جو مجھے آتی ہے.... وہ میری hallucination نہیں ہے۔ وہ سب میرے ساتھ پیش آنے والا ہے۔ میرے خواب اکثر امید لاتے ہیں۔ مگر کبھی کبھی وہ دارنگ بھی ہوتے ہیں۔ مجھے لگتا ہے کچھ برا ہونے جا رہا ہے۔“

”میری سائیکا ٹرسٹ والی آفر ابھی تک برقرار ہے۔ فی الحال تم جاب پہ فوکس کرو۔ تمہیں الماس کو یہ کانٹریکٹ بھیجنا ہے۔“ اس نے جتا کے یاد کرایا تو تالیہ نے سر جھٹکا اور لیپ ٹاپ اٹھالیا۔
 ”کچھ برا ہونے والا ہے۔“ وہ جھرجھری لے کر اب ٹاپ کرنے لگی تھی۔

”تمہارے پریشان ہونے سے کیا وہ نہیں ہوگا؟“ اس نے سختی سے تنبیہ کی تو تالیہ نے سر ہلایا اور جلدی جلدی ٹاپ کرنے لگی۔ کانٹریکٹ اتنا مہارت سے بنایا گیا تھا کہ الماس کے پاس یقین کرنے کے سوا کوئی آپشن نہیں ہوگا۔
 رات تک مسودہ اس کے پاس ہوگا اسے یقین تھا۔

☆☆=====☆☆

ایک اور رات نل کے دریا پہ اتری اور منروا کروڑ کی رفتار مزید سست پڑ گئی۔ منروا کے قریب دریا میں دو تین چھوٹی کشتیاں بھی تیرتی دکھائی دے رہی تھیں۔

باہر جتنا سناٹا اور سکون تھا منروا کے اندر اتنی ہی گہما گہمی اور رونق تھی۔
 شپ کے گراؤنڈ فلور پہ ایک طویل رہداری کی صورت بیکری بنی تھی۔ وہاں قطار میں شوکیس لگے تھے جن کے اندر رکھے کیک ڈیزرٹ اور سوئیٹس قریب آتے مسافروں کو لپچار رہے تھے۔

اس نے پٹی والے ہیر پہ نرم سلپیر پہن رکھے تھے اور سر پہ ادنی ٹوپی تھی جس سے کالے بال نکل کے گردن سے نیچے گر رہے تھے۔ وہ جہاز کے سرد ہوتے موسم کی مناسبت سے پوری تیار لگ رہی تھی۔

سردی اچانک ہی آئی تھی مگر موسم کو خوشگوار کر گئی تھی۔

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”ایک چاکلیٹ فنج.... ایک چاکلیٹ بون بون.....“ وہ شوکیس کے اندر سبجیکٹس کی طرف اشارہ کرتی سلیزگرل سے کہہ رہی تھی۔ دو دروازے دستانے والے ہاتھوں سے اس کی بتائی میسٹریز اور سوئیٹس ٹوکری میں بھرتے جا رہے تھے۔

وہ خواب بھر کا زخم ایڈم کی ہاتھیں.... کچھ دیر کے لئے وہ سب بھول کے صرف اس مسودے کو سلکھ بیٹ کرنا چاہتی تھی جو الماس اسے ای میل کرنے والی تھی۔ مسودہ مل جانے کے بعد ساری رات تالیہ نے اس کو پڑھنا ہی تھا اور اسے پڑھنے کے ساتھ ساتھ کچھ کھانے والی تفریح بھی چاہیے تھی۔

اس کی آزادی کا ٹکٹ وہ کتاب اس کو ملنے والی تھی۔ وہ واقعتاً خوش ہونا چاہتی تھی۔

وہ بھری ہوئی ٹوکری لئے کمرے میں پہنچی تو وہ پہلے سے اپنے مخصوص صوفے پہ بیٹھا تھا۔ چاکلیٹس کی خوشبو تالیہ کے ساتھ ہی کمرے میں داخل ہوئی تھی۔ اس کی منہ تک بھری ٹوکری دیکھ کے جہان نے تعجب سے ابرو اٹھائے۔

”یہ سب تم کھاؤ گی؟“

”ایک آدھ پیس تم بھی لے سکتے ہو۔ میں آج اچھے موڈ میں ہوں۔“ فراخ دلی سے آفر کی اور کمرے کی سینئر ٹیمیل پہ ٹوکری رکھی۔ پھر چیزیں نکال نکال کے ان کو چاکلیٹس میں سجانے لگی۔ چاکلیٹ کی مہک سارے کمرے کو ماحط کر گئی۔

”کوئی نارمل انسان اتنی چاکلیٹ نہیں کھا سکتا۔“

”چاکلیٹ میری پہلی محبت ہے۔ حالات نے ہم دونوں کو قاصد کئے یہ مجبور کر دیا مگر کبھی کبھی ہم روایات توڑ کے مل لیتے ہیں....“ وہ مسکرا کے کہہ رہی تھی جب موبائل کی مخصوص ٹون بجی۔ تالیہ نے جلدی سے فون نکالا اور دھڑکتے دل سے الماس کی ای میل کھولی۔

”اس نے ایم ایس ورڈ فائل بھیجی ہے۔“ ای میل کھولنے سے پہلے سائن نظر آ گیا تو چپک کے بولی اور ای میل پڑھنے لگی۔

”ڈائریزینپ۔ آپ کا کانٹریکٹ مجھے بالکل مناسب لگ رہا ہے۔ اور ہمارے لئے یہ قابل قبول ہے۔ چونکہ آپ کو کل ترجمہ شروع کروانا ہے اس لئے میں نے ایک بہترین حل نکالا ہے۔

میں آپ کو مسودے کے پہلے پانچ ابواب بھیج رہی ہوں۔ آپ ہمارے ترکی آنے تک ان کو ٹرانسلیٹ کروائیں۔ ہم خود آگے کانٹریکٹ سائن کر کے پوری کتاب آپ کو دے دیں گے۔ یوں دن بھی ضائع نہیں ہوں گے۔ اور کتاب وقت پہ بھی آجائے گی۔ الماس۔“

تالیہ کی مسکراہٹ یوں غائب ہوئی جیسے اسے کسی نے تھپڑ دے مارا ہو۔ وہ منہ کھولے فون اسکرین کو دیکھ رہی تھی۔ قاتلانہ

Downloaded from Pakvociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

جملے کے جذباتی اثر سے نکل کے الماس نے ایک دانشمندانہ حل نکالا تھا اور وہ حل میز میں تھی ساری شیرینیوں کو کڑوا کر گیا تھا۔
”یہ کیا؟“ اس نے ہکا بکا سا چہرہ اٹھایا۔

”ڈیم!۔“ جہان نے زور سے بوٹ سے میز کو ٹھوکری ماری اور اٹھا۔ وہ جیسے سخت بد مزہ ہوا تھا۔
”پہلے پانچ ابواب میں سے دو تو وہ پہلے ہی بھیج چکی ہے اور وہ ابواب نیلو فر کی ابتدائی زندگی کے بارے میں ہیں۔ کسی کو ان سے دلچسپی نہیں ہے۔ ہمیں درمیان اور آخر کے ابواب چاہیے تھے۔“
”اب ہم کیا کریں؟“ وہ واپس اسکو اڑون پہ آکھڑے ہوئے تھے۔

”تم یوں کرو.....“ وہ سوچ سوچ کے کہنے لگا۔ ”تم اس کو ای میل کرو اور اس کو پیار سے سمجھاؤ کہ.... کیا کر رہی ہو؟“
”مجھے بھی سر پر انرز اچھے لگتے ہیں۔“ وہ دانت پیس کے کہتی ہیڈ فون کان پہ لگا رہی تھی۔ اس کی رنگت گلابی پڑ چکی تھی۔
”تالیہ... اس کو یوں کال مت کرو۔ پہلے سوچ سمجھ کے پلان کرو پھر....“
”مشورہ مانگا ہے کیا؟“ اس نے کیز دہاتے ہوئے سرخ آنکھوں سے اسے گھورا۔
اس کا انداز دیکھ کے وہ احتیاطاً چپ ہو گیا۔

دوسری طرف سے الماس کا ہیلو سنائی دیا۔ تالیہ نے کال اسٹیکرز پہ لگا دی تھی۔
”زینپ... ای میل مل گئی؟“ وہ خوشگوار انداز میں بولی۔
”الماس یہ تو پانچ ابواب ہیں۔“ وہ رکھائی سے بولی۔
”جی۔ جب تک آپ ان کا ترجمہ کروائیں گی، ہم....“
”الماس آپ نے میرا نان ڈسکلوژرا انگریمنٹ پڑھا ہے؟ پڑھا ہے یا نہیں؟“
”جی میں نے....“

”اس پہ میرے اور میرے ہاس کے سائن ہیں۔ جانتی ہیں ہم دونوں کون ہیں؟“ وہ سنجیدگی سے کہہ رہی تھی۔ ”ہم ترکی کے ٹاپ لٹرییری ایجنٹ ہیں۔ اور اس انگریمنٹ میں ہم دونوں نے نیلو فر حاتم سے حلفیہ وعدہ کیا ہے کہ اس مسودے کو لیک نہیں کریں گے اور اگر ہم نے ایسا کیا تو ہمارا لائسنس کینسل ہو جائے گا۔ یعنی دو بارہ کبھی لٹرییری پریکٹس نہیں کر سکیں گے۔ آپ کو اندازہ ہے کہ بغیر مسودہ دیکھے میرے ہاس نے (آواز غصے سے بلند ہونے لگی).... جو کہ یورپ کے ایک نامور ایجنٹ ہیں.... جو ہارپر کلنز اور ریڈم ہاؤس جیسے اداروں کے ساتھ کام کرتے ہیں.... اس آدمی نے بغیر مسودہ دیکھے میرے قول پہ اعتبار کر کے اتنا بڑا ڈاکومنٹ سائن کر کے دے دیا.... کیونکہ میں نے کہا تھا کہ صبح تک آپ مسودہ بھیج دیں گی۔“

Downloaded from Pakvociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”زینپ.... میں....“

”میرے ہاس نے اتنی بڑی بڑی کتابیں چھاپی ہیں کہ ان کے لئے ایک سیاسی کتاب اتنا میٹر نہیں کرتی جتنی ان کی کریڈیٹ میٹر کرتی ہے۔ صبح جب میں ان کو بتاؤں گی کہ میری کلائنٹ نے مجھ پہ اعتبار نہ کرتے ہوئے پورا مسودہ نہیں بھیجا تو پورا آفس مجھے کس نظر سے دیکھے گا؟ سب جانتے ہیں کہ ہم اپنے دستخطوں کے ساتھ نان ڈسکلوژر آپ کو دے چکے ہیں۔ کل کو آپ کانٹریکٹ نہ کریں اور کوئی اور کتاب لیک کر دے تو ہمارے لائسنس تو کینسل ہو گئے نا؟“

”نہیں۔ زینپ.... میری بات سنیں۔“

”میں نے پورا مسودہ اس لئے مانگا تھا کیونکہ کل اس کتاب کی ٹیبل ریڈ ہونی تھی۔ میرے ہاس مترجم اور میں نے ایک میز پہ بیٹھ کے پوری کتاب پڑھنی تھی۔ مترجم ایک آرٹسٹ ہوتی ہے۔ اس کو پوری کتاب دی جاتی ہے، کانٹریکٹ کیا جاتا ہے، وہ اپنی مرضی سے ابواب کا جہاں سے چاہے ترجمہ کرتی ہے۔ پہلے مشکل ابواب کا۔ پھر آسان کا۔ ہمیں وہ کتاب ترتیب سے دے گی، لیکن ہم اس کو بچوں کی طرح قسطوں میں ہوم ورک نہیں دے سکتے۔ سارے یورپ میں پتہ کر لیں۔ کوئی مسودہ دیکھے بغیر نان ڈسکلوژر سائن نہیں کرتا مگر ہم نے کر لیا۔“

”زینپ.... اصل میں آخری ابواب کی پروف ریڈنگ ابھی ہونا تھی اس لئے....“

”الماس مجھے نہیں معلوم آپ کے کیا مسائل ہیں مگر میں صبح آفس میں کسی سے نظر ملانے کے قابل نہیں رہوں گی۔ میں ایک عورت ہوں جو مردوں کی دنیا میں نام بنانے لگی ہے۔ یہاں سب میرے ناکام ہونے کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ آپ یوں کریں آپ میرے نان ڈسکلوژر کی ای میل ڈیلیٹ کر دیں۔ میں ہاس کو کہوں گی کہ میں نے وہ بھیجا ہی نہیں تھا۔ اور آپ مجھے مسودہ نہ بھیجیں۔ میں اس کتاب کو چھاپنا چاہتی تھی لیکن اگر ہمارے درمیان اعتبار ہی نہیں ہے تو ہم اس کام کو کرتے ہی نہیں ہیں۔ آئی ایم سوری اگر میں نے کچھ سخت کہہ دیا ہو مگر میرا سارا کیریئر داؤ پہ لگ چکا ہے اور میں اس وقت بہت پریشان ہوں۔ ایک جلاڑ (گڈ ناٹ)۔“

اس نے آخری فقرہ سو گواریت سے کہہ کے کال کاٹ دی اور گہری سانس لیتے ہوئے سرخ تھمتھا چہرہ اٹھایا۔ وہ جواتنی دیر سے چپ چاپ صوفے پہ بیٹھا تھا، کھٹکھٹا۔

”اب میں بول لوں؟“ احتیاط سے پوچھا۔ ”کیا واقعی مترجم اپنی مرضی سے بغیر ترتیب کے ترجمہ کرتا ہے؟“

”مجھے نہیں پتہ۔ میں نے تو ایسے ہی کہہ دیا۔“

”اور ٹیبل ریڈ؟ وہ تو ٹی وی ڈراموں کے اسکرپٹ کی نہیں ہوتی؟“

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”اللہ کرے اس کو یہ بات نہ معلوم ہو۔“ وہ گہرے گہرے سانس لے کر خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ یا تو اس نے الماس کو بالکل کھو دیا تھا یا پھر الماس وہ کرنے والی تھی جو اسے کرنا چاہیے تھا۔

ای میل کی ٹون بجی تو تالیہ نے بے چینی سے میل کھولی۔

الماس نے معذرت کے بعد لکھا تھا کہ اس نے صرف اس لئے مسودہ نہیں بھیجا تھا کیونکہ ابھی وہ آخری ابواب کو پروف کر رہی تھی۔ اسے زینب پہ مکمل اعتبار ہے۔ اس لیے اب وہ پورا مسودہ بھیج رہی ہے۔

تالیہ نے ایچ شدہ فائل کھولی تو چار سو پچاس صفحات کی فائل کھل گئی۔

پوری کتاب.... ملایشیاء کی حساس ترین اور scandalous ترین کتاب اس کے فون میں تھی۔ اس کی ساری کلفت دور ہونے لگی۔ بالآخر وہ مسکرائی۔

”میں نے کبھی کتابیں شوق سے نہیں پڑھیں۔ مگر یہ وہ پہلی کتاب ہوگی جس کو میں اتنے شوق سے پڑھنے جا رہی ہوں۔“

وہ کشن لے کر سینئر میبل کے ساتھ جا بیٹھی جس پہ انواع واقسام کے میٹھے کھانے بچے تھے۔

جہان نے اپنے موبائل پہ فائل کھولی اور اسی صوفے پہ ٹیک لگا کے فون چہرے کے سامنے کیے مطالعے کا آغاز کیا۔

”میں تمہاری تعریف نہیں کرنا چاہتا مگر ویل ڈن‘ تالیہ حاتم۔“

صفحات چار سو پچاس تھے اور رات ابھی شروع ہوئی تھی۔

☆☆=====☆☆

وہ میز کے ساتھ کارپٹ پہ کشن کے سہارے بیٹھی فح کا ٹکڑا کھاتے ہوئے کتاب میں غرق تھی۔

نیلو فرکی ابتدائی زندگی کے ابواب تلخ تھے یا ان کو شاید تلخ بنایا گیا تھا۔

(چاکلیٹ فح کتاب کے اولین صفحات کے ساتھ اس کے حلق کے اندر جا رہی تھی۔ اس کا ذائقہ تلخ تھا اور شکر کے دانے

واحتوں کے چمک محسوس ہوتے تھے۔ جیسے ڈھیروں کڑواہٹ کو ذرا سی شکر ڈال کے میٹھا بنانے کی کوشش کی گئی ہو۔)

”اس نے اپنے بچپن اور نو جوانی کے ایام کو زبردستی دلچسپ بنانے کی کوشش کی ہے۔ سو بوریگ۔“

وہ صوفے پہ ٹیک لگائے بیٹھا موبائل سے کتاب پڑھتے ہوئے تبصرہ کر رہا تھا۔ دفعتاً وہ آگے کو جھکا اور ایک چاکلیٹ

میکرون اٹھا کے منہ میں رکھا۔

(میکرون.... بظاہر ٹھوس لگتا تھا.... مگر منہ میں آیا تو معلوم ہوا کہ اس کی خستہ روئی تہہ کافی نہ تھی۔ کذرا سے دباؤ پہ منہ میں

پکھل پکھل گیا۔ چاکلیٹ اور ہادام کا ذائقہ اس کے اندر تک ترنا گیا۔)

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”جوانی کے ابواب میں نیلو فر نے اپنی جتنی تعریفیں لگی ہیں ان کے باوجود مجھے یہ ایک انتہائی کمزور عورت معلوم ہو رہی ہے جو ایک طاقتور آدمی اور اپنی خواہشات کے دباؤ پہ فوراً جھک جاتی ہے۔“
وہ تلخی سے کہہ رہی تھی۔

کھڑکیوں کے باہر رات اب دوسرے پہر میں داخل ہو رہی تھی۔
دریا پر سکون تھا اور دورا کا دکانشتیاں تیرتی نظر آتی تھیں۔

تالیہ نے 112 واں صفحہ موبائل پہ پلٹتے ہوئے بازو لہا کر کے میز سے ایک چاکلیٹ ٹرئل اٹھایا اور اس میں دانت کاڑھے۔

وہ اب نیلو فر اور عبدالرطمن کی شادی کے گزرے ماہ و سال کا حال پڑھ رہی تھی۔

(گول ٹرئل سیاہ چاکلیٹ سے لبریز تھا مگر امرد گناش ساس کا کریمی کچر بھرا تھا۔ وہ بیٹھا بھی تھا اور تلخ بھی۔ مگر ذائقے دار تھا اور اسی کا ذائقہ سب میں بہترین تھا۔ وہ ذائقہ جس کے پیچھے بہت سے لوگ ٹرئل خریدتے تھے۔)

”ایک عورت اتنی x ریٹڈ بک اپنی کم عمری کے ساتھ کیسے لکھ سکتی ہے؟“ وہ ناگوار سے پڑھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ نیلو فر کی طلاق اور اس کے بعد کے ابواب بھی شادی کے ابواب سے زیادہ مختلف نہ تھے۔

(nutella ٹرئل چاکلیٹ ٹرئل سے ذرا مختلف تھے۔ ان میں hazlent اور غیلا ڈالا گیا تھا۔ وہ اتنے ہی سیاہ اور تلخ تھے مگر nuts ان کو ذائقے دار بنا رہے تھے۔ سیاہ چاکلیٹ کا سفر حریہ دلچسپ ہوتا جا رہا تھا۔)

تیسرا پہر شروع ہوا اور جہان نے نظراٹھا کے اسے دیکھا۔ وہ بغیر کسی نیند کے آٹار کے بالکل منہمک سی کتاب کے مطالعے میں گم تھی۔ وہ جو پڑھ رہی تھی ویسے ہی تاثرات اس کے چہرے پہ تھے۔

”ایک سوال پوچھوں؟“ وہ سوچ کے کہہ رہا تھا۔

”ابھی نہیں۔ ہمیں صبح سے پہلے اس کو مکمل کرنا ہے۔“ تالیہ نے موبائل سے نظریں ہٹائے بغیر اس کو چپ کر دیا۔ اس نے پہلو بدلا اور واپس پڑھنے لگا۔ صوفیہ رطمن کی کردار کشی پہ لکھے باب کو ننگے کے لئے اس نے منی چاکلیٹ چیز کیک کا ٹکڑا اٹھا لیا تھا۔

(چاکلیٹ چیز کیک میں بغیر کا ذائقہ بھی تھا اور کریم کا کٹاپن بھی۔ مٹاس بھی اور ’اور پو‘ کی سخت چاکلیٹ کرسٹ کی تختی بھی۔ گویا اس میں سارے مذاائقے ایک ساتھ درج ہیں گئے تھے۔)

آخری ابواب نیلو فر کی بے چارگی بھری حالیہ زندگی کی کہانی سناتے تھے۔ کیسے اسے کئی سال سے صوفیہ کی طرف سے

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

دھمکیاں دی جاتی رہیں، مگر وہ ڈٹی رہی۔ ان ابواب میں فاتح سمیت دوسرے کئی سیاستدانوں کی کردار کشی بھی کی گئی تھی۔ تالیہ کا نام بھی کئی دوسری خواتین کے ساتھ درج تھا اور اسے پڑھتے ہوئے وہ ماتھے پہ بل ڈالے ہوئے تھی۔

(جو چاکلیٹ bon bon اس وقت کھا رہی تھی وہ دل کی شکل کا تھا۔ باہر سے خستہ کر سٹ لئے۔۔۔ اس کے وسط میں چاکلیٹ ساس بھری تھی۔ اس کا ذائقہ تلخ تھا۔ اور اگر مٹھاس تھی بھی تو میز پر رکھی سادی چاکلیٹس کے ذائقے نے اس کو ختم کر دیا تھا۔)

چار سو پچاس صفحات کی کتاب ختم ہوئی تو کٹریوں کے باہر روشنی پھیل رہی تھی۔ تالیہ نے چہرہ اٹھایا تو اس کی آنکھیں مسلسل مطالعے سے گلابی پڑ رہی تھیں۔ وہ بڑے صبر سے صوفے پہ بیٹھا تھا۔ اس نے کافی دیر ہوئی موبائل رکھ دیا تھا۔

”تم نے پڑھ لی؟“

”تمہارے برعکس مجھے کتابیں پڑھنے کی عادت ہے، اس لئے میری رفتار تیز ہے۔“ وہ بے تاثر سا لگ رہا تھا۔ اسے کتاب نے اس طرح متاثر نہیں کیا تھا جیسے تالیہ کو کیا تھا۔ وہ ابھی تک گہرے صدمے کے زیر اثر تھی۔

”یہ کیا تھا؟“ اس کا انداز حواس باختہ سا تھا۔ ”مانا کہ میں صوفیہ رحمن کی مخالف رہی ہوں مگر اس کا باپ اب اتنا بھی شیطان نہیں تھا جتنا اس نے اپنی کتاب میں لکھا ہے۔“

”مجھے نہیں معلوم اس میں کتنا سچ اور کتنا جھوٹ لکھا ہے۔ لیکن ایسی کتابیں سچائی کے دانے کے ساتھ ہی لکھی جاتی ہیں۔ جو بھی ہے اگر وہ اس کتاب کو لے کر کئی دن میڈیا پہ انٹرویوز دیتی رہی تو بہت سے لوگ ہرٹ ہوں گے۔“

”ڈونٹ وری۔ وہ اس کتاب کو نہیں چھاپے گی۔“ اس نے درود کرتی آنکھیں مسلتے ہوئے فون رکھ دیا۔ ”تالیہ نے کتاب اس کے ہاتھوں سے چرائی ہے۔ اس کو اس کے دماغ سے کیسے چرانا ہے، یہ تالیہ کو معلوم ہے۔“

اسے یقین تھا کہ وہ سیاہ رات اب ختم ہونے کو تھی۔ بالآخر وہ اپنی آزادی حاصل کرنے جا رہی تھی۔

☆☆=====☆☆

منروا کروڑ کا سفر ابھی رواں دواں تھا۔ آج صبح وہ ایک دوسرے کھنڈ پہر کی تھی اور مسافر اتر کے اس کھنڈ کی سیاحت میں معروف ہو گئے تھے۔ ایسے میں تالیہ چپ چاپ اپنی جیکٹ کی ہڈی سر پہ گرائے، بیک کندھے پہ ڈالے، گردن جھکائے اس مجمعے کے درمیان سے راستہ بناتی سڑک کی طرف بڑھ گئی تھی۔

اس کا کام کروڑ میں مکمل ہو چکا تھا۔

پانچ دن بعد اس نے کوئی سڑک دیکھی تھی۔ گاڑیاں، موٹر ہائیکس اور تیز چلتی بسیں عجیب سی لگ رہی تھیں۔ کل تک لگتا تھا

Downloaded from Pakvociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

کہ ساری دنیا پانی میں ڈوب چکی ہے۔ جب وہ قدیم ملا کہ میں چار ماہ گزار کے آئی تھی تب بھی ایسا ہی معلوم ہوتا تھا۔ شاید ہمارے ارد گرد ہر چیز ہمیں تب تک عجیب لگتی ہے جب تک اس کی عادت نہ پڑ جائے۔

برائیوں کی بھی۔

اچھائیوں کی بھی۔

اس نے ایک ٹیکسی روکی اور اس میں بیٹھی۔ وہ واپس قاہرہ جا رہی تھی۔ کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے ہڈ کے ہالے میں اس کا چہرہ مسکراتا ہوا نظر آ رہا تھا۔ یہ مسکراہٹ بہت عرصے بعد اس چہرے پہ نظر آئی تھی۔

بیکندیم ملا کہ جانے سے قبل والی اسکا مرثیہ کی مسکراہٹ تھی۔

اب اسے صوفیہ کو کال کرنی تھی۔

”جب آپ نے مجھے ملاقات کا شرف بخشا تھا یا تک دی برحمت....“ وہ کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے موبائل کان سے لگائے اپنی زبان میں کہہ رہی تھی۔ صوفیہ دوسری جانب ہمتن گوش تھی۔ ”تو آپ نے کہا تھا کہ آپ اس کتاب کو برداشت نہیں کر سکیں گی۔“

”کوئی بھی بیٹی نہیں کر سکتی۔ اب مجھے بتاؤ کہ....“

”پہلے آپ مجھے کچھ بتائیں۔“ وہ دو ٹوک انداز میں بولی۔ ”آپ کیوں چاہتی ہیں کہ اس کتاب کو چھاپنے کا خیال نیلو فر کے ذہن سے نکل جائے؟“

”کیا مجھے دوبارہ بتانے کی ضرورت ہے؟“ صوفیہ کو یہ سوال ناگوار گزرا۔

”اس بساط پہ میں آپ کا واحد knight ہوں، ملکہ عالیہ۔ آپ کو اس کتاب سے بچھا چھڑانے کے لئے تالیہ کے سوالات کو برداشت کرنا پڑے گا۔“

صوفیہ نے کڑوی سی سانس امدار تاری اور بظاہر تحمل سے بولی۔ ”میں یہ اس لئے چاہتی ہوں تاکہ نیلو فر میرے باپا کو بدنام نہ کر سکے۔“

”اور آپ کے باپا کیسے بدنام ہوں گے؟“

”اس کی کتاب کی غلاطت لوگوں کے ذہنوں میں بیٹھ جائے گی۔ میرے ووٹرز کے دل میں میرے باپا کا امیج تباہ ہو جائے گا۔“

”تو یہ ہمارا سب سے بڑا خوف ہے، ہے نا؟ کہ تو سری کو بدنام ہونے سے بچایا جائے۔“

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”تم یہ آل ریڈی جانتی ہو تالیہ۔“ وہ ضبط سے بولی۔

”مزید اس کتاب کے شائع ہونے کا سوچ کے کیا بری باتیں آپ کے ذہن میں آتی ہیں؟“

صوفیہ نے چند لمحے کے لیے سوچا۔

”وہ عورت ہر بین الاقوامی چینل پہ بیٹھ کے انٹرویوز دے رہی ہوگی۔ مصالحوں دار چٹائی باتیں بتا رہی ہوگی۔ عوام دم

سادھے اس کو سن رہے ہوں گے۔ وہ ہر جگہ چھائی ہوگی۔“

”اگر ایسا ہوا بھی تو آپ کی پارٹی بھی جوابی انٹرویوز دے گی۔“

”ہاں اور اس صوفیہ بمقابلہ نیلو فرجنگ سے میری ساری کمپین تباہ ہو جائے گی۔ میری پارٹی سب کام چھوڑ کے اس کو

جواب دے رہی ہوگی قاتح کا مقابلہ کرنے کی بجائے۔ اور اگر ہم جواب نہیں دیتے تو نیلو فرون دو من شو کے طور پہ چھا جائے

گی۔ آگے کنواں پیچھے کھائی۔“

”اس کے علاوہ؟“ اس کے سوال صوفیہ کو تاؤ دلدار ہے تھے۔

”اس کے علاوہ یہ کہ وہ نہ صرف میرے باپ کو بدنام کرے گی بلکہ اپنی کتاب بیچ کے کئی بلین ڈالرز کمالے گی۔ وہ ایک

بہت امیر عورت بننے والی ہے۔ اسی لئے میں چاہتی ہوں کہ یہ کتاب نہ آئے۔ اگر یہ کوئی ختم ہوگئی ہے تو میں اپنے کام کر

لوں؟“

”ایک آخری بات۔“ تالیہ سوچتے ہوئے بولی۔ ”آپ یہ چاہتی ہیں کہ اتنا ساری بدنام نہ ہوں نیلو فرامیر نہ ہو اور وہ میڈیا

پہ کسی ملکہ کی طرح بیٹھی انٹرویوز نہ دے رہی ہو۔ ہمارے یہ تین مقاصد پورے ہو گئے تو میری ڈیل پوری ہوگئی ہے نا؟“

”ہاں اور یہ سب تب ہی ہو سکتا ہے جب وہ اس کتاب کو شائع نہ کرے۔“

”یا تک دی برحمت!“ (عزت تاب) وہ مسکرا کے کھڑکی کے باہر گزرتی دکانوں کو دیکھ کے بولی۔ ”میں آپ سے وعدہ

کرتی ہوں کہ یہ تینوں کام ہو جائیں گے۔ میں کامیابی کے بہت قریب ہوں مگر آپ کو مجھے میرے طریقے سے کام کرنے دینا

ہوگا۔“

”تمہارا طریقہ؟“

”آپ دیکھ لیں گی۔ یہ تالیہ کے پلانز ہیں۔ تالیہ کی مرضی!“ اس نے مسکرا کے فون رکھ دیا۔

فیکسی اب قاہرہ کے ایک معروف بازار کے درمیان سے گزر رہی تھی۔ سڑک کے دونوں اطراف خوانچہ فروشوں کی

ریڑھیاں اور رش نظر آتا تھا۔ شیشے بند ہونے کے باعث شور اور نہیں آ رہا تھا۔ تالیہ اسی مسکراہٹ کے ساتھ سر جھکائے فون پہ

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

ای میل لکھنے لگی۔

”ڈئیر الماس۔“

کتاب کی ٹیبل ریڈ مکمل ہو چکی ہے اور ترجمے کا آغاز ہو گیا ہے۔ یہ کتاب اتنی ایسٹونشل اور دل کو چھونے والی تھی کہ اس کو پڑھنے وقت کمرے میں ایک بھی آنکھ خشک نہیں تھی۔ میں اور میری ٹیم بے چینی سے آپ کا ترکہ کی میں انتظار کر رہے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ آپ کروڑ پھانسی سفر مختصر کر کے پرسوں ہی ترکہ کی آجائیں۔ انڈین سب ایڈیٹر بھی یہاں ہوں گے اور آپ جلد سارے کام مکمل کر کے شادی کی تیاریوں میں میری فیملی کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔

زینپ کا مران“

فیکسی ابھی ہوئی کے راستے میں تھی جب اسے جوانی ای میل موصول ہوئی۔

”تھینک یو سوچ زینپ۔ میں بھی سچی سوچ رہی تھی۔ ہمیں آگے کینیڈا بھی جانا ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ ہم استنبول کے لئے پرسوں کی فلائیٹ بک کر لیں۔ ایک ہفتہ ہم استنبول میں گزار کے کینیڈا چلے جائیں گے۔ اور ہاں میری والدہ کا شادی کے لئے جوڑا بھی تیار ہے۔“

تالیہ نے مسکرا کے رسمی سا جواب دیا اور فون رکھ کے خود سے بولی۔

”اب دیکھتے ہیں چے الماس کہ کس کی عزت کس کے ہاتھ میں ہے۔“

فیکسی اب سمجھور کے درختوں سے مزین ہوئی میں داخل ہو رہی تھی۔ اس نے ایک سرسری سی نظر درختوں کے جھنڈ پہ ڈالی۔ وہ اس کے اندر کوئی خوف، کوئی نا سٹیلجیا جگانے میں ناکام رہے تھے۔ شاید وہ ذہنی طور پہ تندرست ہو رہی تھی۔

☆☆=====☆☆

قاہرہ اور غیزہ کو ملانے والے پل کے اوپر شام اتر رہی تھی۔ وہ ایک طویل پل تھا جس کے نیچے نل بہہ رہا تھا۔ دریا کے اس کنارے بہت سے ریستوران بنے تھے جن کے لان پانی کے دہانے پہ ختم ہوتے تھے۔ وہاں اونچی ریٹنگ بنی تھی۔ جس ریستوران میں اس وقت وہ موجود تھی اس کی ریٹنگ کے ساتھ کھڑے ہو تو نیچے دریا اور سامنے پل دکھائی دیتا تھا۔ یہاں کھڑے ہوئے پل بے حد قریب لگتا تھا۔ منروا کے سفر نے اسے نل کا اتنا عادی بنا دیا تھا کہ وہ ایک پہر بھی دریا سے دور نہ دھکی تھی۔

”مرحبا۔“ حسب معمول وہ بنا چا پ کے اس کے عقب میں آکھڑا ہوا۔ البتہ اس کے بولنے پہ وہ نہیں چونگی۔ بس مسکرا کے

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

گردن موڑی۔ آج اس نے سر پہ ہیٹ نہیں پہنا تھا۔ بلکہ سیاہ بالوں پہ ہینر بینڈ لگا رکھا تھا اور لباس بھی ملائیشیا کا روایتی ہا جو کر تک تھا۔ گلابی سا اسکرٹ اور اوپر سبز لمبی قمیص۔ کندھے پہ پھولدار اسٹول۔

”مرحبا جہان بے۔ تم نے مجھے ڈھونڈ لیا۔“

جہان نے چلتیاں سکڑ کے اچنبھے سے اس کے حلیے کو دیکھا۔

”تم نے کہا تھا تم کال کرو گی مگر تم نے نہیں کی۔ البتہ تم نے اپنے پرانے نمبر آن کر لئے اور اپنا حکومتی کریڈٹ کارڈ استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اور اب تمہیں دیکھ کے کوئی دور سے بھی بتا سکتا ہے کہ تم ملے ہو۔ مجھے کیوں ایسا لگ رہا ہے کہ تم....“

”کہ میں چھپنا نہیں چاہتی۔ کیونکہ اب مجھے کسی کا ڈر نہیں ہے۔“ تالیہ نے کہتے ہوئے موبائل اسکرین اس کے سامنے لہرائی۔ جہان نے اسکرین کو دیکھ کے افسوس سے سر جھٹکا۔

”تم انسٹا اور ٹویٹر پہ چیک ان بھی کر چکی ہو۔ سبھی بھی ڈال چکی ہو۔ یعنی تم اپنے عوام کو بتانا چاہتی ہو کہ تم قاہرہ میں ہو۔ یہ پلان کا حصہ ہے؟“

پی کیپ والا آدمی سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔ جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈال لے کھڑا وہ اس کی طرف سے مزید مشکوک نظر آ رہا تھا۔

”ظاہر ہے یہ پلان کا حصہ ہے۔“ وہ چمکتی آنکھوں سے مسکرائی۔ ”اور ہاں.... میں تمہارا شکر بیا داکرنا چاہتی تھی۔“

وہ ریلنگ سے ٹپک لگائے کھڑی ہوئی اور بازو سینے پہ لپیٹ لئے۔ اس کی پشت پہ اب دریا بہہ رہا تھا جس میں دور دور تک کشتیاں تیرتی نظر آ رہی تھیں۔

”میرا شکر یہ؟“ اس نے تعجب سے ابرو اٹھایا۔

”ہاں۔ کیونکہ میں انسانی نفسیات کو تمہاری طرح ہار یک بنی میں نہیں سمجھتی تھی۔ مجھے خود کو کسی کی جگہ رکھ کے سوچنا نہیں آتا تھا۔ تمہاری مدد کے بغیر میں واقعی نیلوفر کو کون نہیں کر سکتی تھی۔ اس لئے تمہارا شکر یہ۔“

”تمہیں کوئی سر پہ چوٹ وغیرہ تو نہیں لگی نا؟“

مگر تالیہ نے اس کا طنز نظر انداز کیا اور وہ گردن موڑ کے دریا کو دیکھنے لگی۔

”میں یہ نہیں کہوں گی کہ مجھے صبر کرنا آ گیا ہے، لیکن بہت عرصے بعد مجھے وہی لطف محسوس ہوا ہے جو کسی کو اسکام کر کے محسوس ہوتا تھا۔ مگر تب ایک گلٹ بھی تھا جو دل کو سیاہ کر جاتا تھا۔ اس دفعہ وہ گلٹ نہیں ہے۔ میں خود کو کریڈٹ دینا چاہتی ہوں اور واقعی (چہرہ اس کی طرف واپس موڑا) واقعی اپنی عزت کرنا چاہتی ہوں۔ یہ ٹھیک ہے کیا؟“

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

وہ جو کوئی اور چوٹ کرنے جا رہا تھا اس بات پہ گہری سانس لی اور جوتے کی ٹوک سے گھاس کو مسلنے لگا۔ ”تمہیں اپنے آپ پہ فخر ہونا بھی چاہیے۔ جو کام تمہاری وزیراعظم کے وفادار سپاہی نہیں کر سکے وہ تم نے اکیلے کر دکھایا ہے۔“

”اکیلے کہاں؟ تم میرے ساتھ تھے۔“

”تمہیں واقعی سر پہ چوٹ لگی ہے۔ مگر خیر.... میں نے کچھ نہیں کیا۔ پان تمہارا تھا۔ اداکاری تمہاری تھی۔ یہ تمہارا اپنا کمال تھا۔“ وہ بے نیاز تھا۔ اسے کوئی کریڈٹ کوئی ستائش نہیں چاہیے تھی۔

”تم بھی میرے جیسے کام کرتے ہو۔ مگر تم مجھے گلٹی نہیں لگتے۔ کیوں؟“

”کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میں کوئی اور کام نہیں کر سکتا تھا۔“

وہ گہری سانس لے کر اس کے ساتھ ریٹنگ سے ٹیک لگائے آکھڑا ہوا۔ اب دونوں کی پشت پہ دیا تھا۔ وہ سر جھکائے جو گر سے گھاس کو گرگڑتے کہہ رہا تھا اور وہ گردن موڑے اسے دیکھ رہی تھی۔

”I lie for a living۔ مجھے بھی کام آتا ہے۔ لوگوں کو manipulate کرنا“ موقع پہ کور اسٹوریز گھڑنا.... چیزوں کو قابل یقین بنانے کے پیش کرنا.... یہ میرا ٹیلنٹ ہے۔ یہی تمہارا ٹیلنٹ ہے۔ اور ٹیلنٹ اچھا برا نہیں ہوتا۔ اس کا استعمال اسے اچھا یا برا بناتا ہے۔“

”مگر اس طرح میرا ٹیلنٹ تو جھوٹ بولنا اور لوگوں کو دھوکہ دینا ہوا۔“

”نہیں۔ تمہارا ٹیلنٹ لوگوں کی نفسیات کو سمجھنے کے ان کے سامنے اپنی مرضی کی چیز کو believable بنانے کے پیش کرنا ہے۔ جو لوگ اس کو اچھے کاموں کے لئے استعمال کرتے ہیں وہ جانتی ہو کیا بنتے ہیں؟ رائٹرز اور موٹیویشنل اسپیکرز۔“

”رائٹرز اور اسپیکرز جھوٹے ہوتے ہیں کیا؟“

”نہیں مگر وہ ’امید‘ کو believable بنانے کے پیش کرتے ہیں۔ وہ اچھے کاموں کی ترفیب دینے کے لئے لوگوں کے سامنے اچھائی کی فتح کا نقشہ کھینچتے ہیں۔ کہانیوں کے ذریعے تقریروں کے ذریعے۔ ان کو باتیں بنانا آتی ہیں تو وہ اچھائی کو پھیلانے کے لئے باتیں بناتے ہیں۔ اگر وہ لکھ اور بول نہ سکیں تو وہ برے لوگوں کے خلاف اپنے اسی ٹیلنٹ کو دوسرے طریقے سے استعمال کرتے ہیں۔ جیسے میں کرتا ہوں۔ اور مجھے اس کا کوئی گلٹ نہیں ہے۔ میں نے خود کو قبول کر لیا ہے۔“

”مگر کچھ ماہ پہلے تک مجھے پتا یہ ٹیلنٹ ایک curse لگتا تھا۔“

”نہیں۔ یہ تمہارا تحفہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو کوئی تحفہ عطا کیا ہوتا ہے۔ وہ تمہیں اس کا امتحان ہوتا ہے۔ ایسے کہ وہ اس کو ذلیل بھی کرواتا ہے، تکلیف بھی دیتا ہے اور انسان اپنی اس خوبی کی وجہ سے دوسرے لوگوں سے اذیت بھی سہتا ہے یہاں

تک کے اسے لگتا ہے کہ یہ نعمت نہیں تھی۔ یہ اس کے لئے ایک curse اور بوجھ تھی۔ وہ اس سے چھپنے لگتا ہے اس سے بھاگتا ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک غلط پروچ ہے۔“

”اور درست پروچ کیا ہے؟“

”اللہ نے آپ کو جس کام میں اچھا بنایا ہے وہ آپ کو مفت میں نہیں مل گیا کہ آپ جب چاہیں اس کو ترک کر دیں کہ مجھے اس سے دکھ ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ دیکھتا ہے کہ آپ اس کے تحفے کی قدر دانی کرتے ہیں یا نہیں۔ ہر انسان کا اللہ کی دنیا میں ایک خاص مقصد ہوتا ہے۔ تمہارا وہ تحفہ تمہیں تمہارا مقصد تلاش کرنے کے لئے عطا کیا گیا ہے۔ اس سے بھاگو نہیں۔“ پھر توقف سے بولا۔ ”اب اگر تم دوبارہ میرا شکریہ ادا کرنا چاہو تو.....“

”Thanks but no thanks“ اس نے گھڑی دیکھی۔ ”اپنی ویز... وہ ماں بیٹی پرسوں ترکی جارہی ہیں جہاں ان کے خوابوں کا مقبرہ ان کا انتظار کر رہا ہے۔“ اس کی آنکھیں مسکرائی تھیں۔

”تم نے ملے کر کیا کاس کی کتاب کو اس کے ذہن سے کیسے جڑانا ہے؟“

”ہاں....“ وہ اس سوال کا جواب ڈھونڈ چکی تھی۔ ”جانتے ہو ایک رائٹر کی کتاب کب اس کے ذہن میں تباہ ہوتی ہے؟ یعنی... اس کی قیمتی تخلیق اس سے شائع ہونے سے قبل کیسے چھینی جاتی ہے؟“ وہ مسکرا کے کہہ رہی تھی۔ ”میں جانتی ہوں کیونکہ میں یہ پہلے کر چکی ہوں۔ میں نے ایک رائٹر کی کتاب شائع ہونے سے پہلے اس کے ذہن میں خراب کی تھی۔“

”وہ کیسے؟“ وہ تعجب سے اسے دیکھ رہا تھا۔

”ایڈم جب اپنی کتاب لکھ رہا تھا تو وہ روز چند صفحات لکھ کے مجھے دیتا تھا۔ میں نے ان میں ایک ذرا سی تبدیلی کی تھی۔ ایک نام کی۔ اور ایڈم کا دل بچھ گیا تھا۔ کسی صاحب کتاب کے لئے سب سے ناقابل برداشت بات کیا ہوتی ہے؟“

”کہ اس کی کتاب میں رد و بدل کر دیا جائے؟“ اس نے کہتے ہوئے اوپر آسمان کو دیکھا۔

”ہاں۔ معمولی سا رد و بدل۔“ اس نے دو انگلیوں کے بیچ ذرا سی ہوا کو مقید کر کے دکھایا۔

”میں سمجھا نہیں۔“

”پھر اتنا جان لو کہ... نیلو فر کتاب شائع نہیں کرے گی۔“ وہ زور دے کر بولی۔

”تمہیں اتنا یقین کیسے ہے؟“

”کیونکہ اس کتاب کو میں شائع کروں گی!“

نیل کنارے کھڑی لڑکی کی مسکراہٹ شریر تھی۔

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

☆☆=====☆☆

اتاترک ایئرپورٹ استنبول پہ اس شام معمول کا رہا تھا۔

اناؤنسمنٹ اور مسافروں کا شور آپس میں گڈمڈ ہو رہا تھا۔

تمام ضروری کارروائیوں سے فارغ ہو کے نیلو فرانی ماں کے ہمراہ گردن کڑائے چلتی ہوئی ایک بیچ کی طرف آرہی تھی۔ یہ بیچ ایئرپورٹ کے خارجی دروازے کے قریب تھا۔ اس کے سامنے ہی دو ڈافون کاؤنٹر بنا تھا جہاں سے الماس اس وقت نیا سم کارڈ خرید رہی تھی۔

نیلو فرانی ماں اکتائی اکتائی سی بیچ پہ بیٹھی، البتہ نیلو فرانی ہالوں کی لٹ انگلی سے ہٹاتے ہوئے پہلے ارد گرد کا جائزہ لیا، چند قریبی افراد کی جانب مسکراہٹ اچھالی، پھر ٹشو سے بیچ کو ملاستی سا صاف کیا اور ٹانگ پہ ٹانگ جما کے بیٹھی۔ الماس شولڈر بیگ کو کھٹکاتی ان کے قریب آئی، دھپ سے بیچ پہ گری اور پوری توجہ سے نئی سم فون میں ڈالنے لگی۔

”زینپ کے آنے میں کتنی دیر ہے؟“ نیلو فرانی گھڑی دیکھی۔

”اس کی ای میل آئی تھی ابھی۔ وہ ایئرپورٹ کے راستے میں ہے۔ اس نے کہا تھا کہ ترکش نمبر لے کر اس کو میسج کر دوں۔ اس نے اپنا فون نمبر دیا ہے نا۔“ سم سیٹ کر کے الماس نے الجھے ہال کانوں کے پیچھے اڑ سے اور زینپ کو کال ملائی۔ چند گفتشیاں کئیں مگر کال ریسیو نہیں کی گئی۔

اس نے گہری سانس لے کر بیچ سے ٹیک لگائی تو ساتھ ہی زینپ کی ای میل موصول ہوئی۔

”میں دس منٹ تک ایئرپورٹ پہنچ جاؤں گی۔ آپ لوگ کہاں ہیں؟“

اپنی ترک میزبان کا پیغام پڑھ کے الماس مسکرا کے جواب لکھنے لگی۔

”ہم ایگزٹ کے قریب دو ڈافون کاؤنٹر کے سامنے بیٹھے آپ کے منتظر ہیں۔“

اس نے ای میل بند کر کے واٹس ایپ کھولا تو امروا کھٹے ہوئے۔ بہت سے دوستوں نے ایک لنک شیئر کر رکھا تھا۔

”مئی!“ اس نے چوکنے انداز میں اسکرین کو دیکھتے ماں کو پکارا۔ ”وہ جو تالیہ مراد ہے نا.... اس نے اس روز مندر میں آپ

کی گتھگوریکارڈ کر لی تھی۔ دیکھیں اس نے ویڈیو پبلک کر دی ہے۔“

تالیہ نے اس ویڈیو کو ٹویٹ کر دیا تھا اور الماس کو برا لگا تھا مگر نیلو فرانی گردن پیچھے پھینک کے ہنس دی۔

”ہاں تو اچھا ہے نا۔ وہ مجھے زیادہ مشہور کر رہی ہے۔“ پھر الماس کے کندھے پہ جھک کے اس کی اسکرین پہ جھانکا۔ ”میرا

خیال ہے مجھے ایک باب الگ سے تالیہ اور اس کے پاس کے اخیر پہ بھی لکھ دینا چاہیے۔ (الٹیوں سے ہوا میں لکھنے کا اشارہ

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

کیا۔) میرے قلم کی ذرا سی جنبش ان کو منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑے گی۔“

الماس مسکرا دی۔ ”گڈ آئیڈیا۔“ اور فون جیب میں ڈال دیا۔ اب ان کو تسلی سے زینپ کا انتظار کرنا تھا۔

ایک قلی قریب آیا اور ٹیکسی کے بارے میں معلومات دینے لگا تو الماس نے ہاتھ جھلا دیا۔ ”ہماری فرینڈ پک کرنے آرہی ہے۔“ وہ سر ہلا کے چلا گیا۔

لحے پونہی پھسلتے رہے۔ وہ تینوں اپنے اپنے فون پہ لگی اپنا سوشل میڈیا دیکھ رہی تھیں۔ دفعتاً الماس نے گردن اٹھا کے دیکھا۔ آدھا گھنٹہ ہو چکا تھا مگر زینپ نہیں آئی تھی۔ اس نے فون پہ ای میل کھولی اور پیغام لکھا۔

”زینپ.... میم نیلو فرتھکنے لگی ہیں۔ آپ کب تک پہنچیں گی؟“

فون نیچے کیا ہی تھا کہ وہ قلی دوبارہ قریب منڈلانے لگا۔

”میں نے کہا ہے نا کہ میری فرینڈ ایئر پورٹ کے راستے میں ہے۔ تم ہٹو یہاں سے۔“ اس نے سختی سے کہا تو قلی نے دانت لگا لے۔

”وہ دوسرے ایئر پورٹ تو نہیں چلی گئی؟“

”وہ ترک ہے۔ اس کو راستے آتے ہوں گے۔ اس کی ٹکرنہ کرو۔“ نیلو فر نے جہاں روکتے ہوئے ہاتھ جھلایا۔ مگر الماس کرنٹ کھا کے سیدھی ہوئی۔

”دوسرا ایئر پورٹ؟“

”جی میڈم۔ استنبول میں دو ایئر پورٹ ہیں۔ صبیحہ گوک جن اور انا ترک۔“

الماس نے ہاتھ سے اسے ہٹنے کا اشارہ کیا اور الجھ کے موبائل دوبارہ کھولا۔ زینپ کی کل سے اب تک کی تمام ای میلز کو وہ سرسری سا پڑھنے لگی۔

”اس نے کہا وہ ایئر پورٹ پہنچ جائے گی۔ ایئر پورٹ اس کے گھر سے قریب ہے.... جو ہوٹل اس نے بک کروایا ہے وہ بھی ایئر پورٹ سے قریب ہے....“ وہ تعجب سے ملبود دیکھ رہی تھی۔ ”مگر می.... میں نے تو اسے بتایا ہی نہیں کہ ہم نے کس ایئر پورٹ سے آنا ہے۔“

”اوہ۔ وہ دوسرے پہ چلی گئی ہوگی۔ اس کو کال کرو۔“ نانی نے اکتا کے کہا مگر الماس سر جھکائے فون ہاتھوں میں لئے سن سی بیٹھی تھی۔

”موبائل نمبر پہ تو کبھی میری اس سے بات نہیں ہوئی۔ اسکا پ اور ای میل پہ ہوئی ہے۔“ وہ ایک دم پریشانی سے

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

اسکاٹپ پہ کال کرنے لگی۔ جواب ممدارو۔ اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے ای میل لکھی۔

”آپ کہاں ہیں نمب؟ ہم اس وقت اتارک انیر پورٹ پہ ہیں۔“

ساتھ ہی اس نے بے چینی سے اس کی ایجنسی کا ویب پیج کھولا۔ وہاں آفس نمبرز درج تھے۔ الماس سفید چہرہ لئے ایک ایک نمبر ڈائل کرنے لگی۔ گھنٹیاں جاری تھیں لیکن رات کے اس پہر کسی نے کال ریسیو نہیں کی تھی۔

نیلو فر نے فکر مندی سے پہلو بدلا۔ ”الماس۔ پریشان نہ ہو.... وہ آرہی ہوگی۔ اس نے ہمیں شادی تک پہ انوائٹ کیا ہے۔“

”شادی کا کارڈ کہاں ہے؟ شادی کا وینیو کیا ہے؟“ الماس فون کان سے لگائے جوابات تیزی سے بولی تھی۔

گھنٹیاں جاری تھیں مگر کوئی فون نہیں اٹھا رہا تھا۔

”ریلیکس۔ اس نے.... اس نے ہمارے ساتھ کانٹریکٹ سائن کیا ہے۔ اگر اس نے کوئی غلط حرکت کی تو ہم اس کو sue کر سکتے ہیں۔“

”کس پیسے کے ساتھ ماما؟“ وہ دبا دبا سا جتنی لو فون نیچے کیا۔ ایک دم سارا انیر پورٹ الماس جھکو گھومتا ہوا نظر آرہا تھا۔

”تم یہ کہہ رہی ہو کہ....“ نانی کھٹکھاری۔ ”کہ تم لوگوں نے ایک عورت سے ملے بغیر اس کا فون نمبر لئے بغیر اس سے

کانٹریکٹ کر لیا ہے؟“ نانی نے ہاری ہاری دونوں کے فق پڑتے چہرے دیکھے۔ ”لیکن تم نے ابھی تک اسے کتاب تو نہیں دی

نا؟“ نانی کی آواز ہلکی ہوئی۔ ”یاد دے دی ہے؟“ اس نے دل پہ ہاتھ رکھا۔ ”ڈونٹ ٹیل می تم نے صرف ای میل پہ کسی کو کتاب

دے دی ہے؟“

اور الماس کے دل پہ آرا سا چل گیا تھا۔ اس نے بے اختیار ماتھے کو چھوا۔ سر چکر رہا تھا۔

جی ای میل ٹون بجی۔ زینپ کی میل موصول ہوئی تھی۔

”ڈنیر الماس بخت اور ڈنیر نیلو فر بخت.....“

Spoiler alert.....

سوری مگر ابھی دوسروں کی عزت اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھوں میں نہیں دی۔۔۔

الوداع۔“

وہ بالکل ساکت سی اسکرین کو دیکھ ہی تھی جب نانی کی لرزتی آواز سنائی دی.....

”الماس..... نیلو..... تالیہ مراد کا فیس بک دیکھو....“

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

الماس میں سکت نہیں مگر نیلو فر نے نانی سے فون لیا اور اسکرین سامنے کی۔ وہاں تالیہ کا اسٹینس جگمگا رہا تھا۔

”میرے پاس نیلو فر بخت کی کتاب سے متعلق دلچسپ معلومات ہیں۔ میں چند منٹ میں فیس بک لائیو کے ذریعے ان کو منظر عام پہلاؤں گی۔ یو کو ‘تالیہ۔‘“

ایئر پورٹ پہ ان کے گرو لگ آ جا رہے تھے۔ اطلاعات اسی طرح ہو رہے تھے۔ مگر وہ تین عورتیں سس سی بیٹھی نانی کے فون کی اسکرین کو دیکھ ہی تھیں۔

دوسروں کی عزت اور ذلت کے فیصلے کرنے والے نیلو فر کے ہاتھ بے بسی سے گود میں دھرے اپنی دوسری کی محنت کا جنازہ فیس بک لائیو پہ نکلنے دیکھ رہے تھے۔

☆☆=====☆☆

تالیہ نے ہوٹل روم میں سبھی اسٹک کے ساتھ کمرہ یوں سیٹ کر رکھا تھا کہ وہ کرسی پہ بیٹھی نظر آرہی تھی اور پیچھے کھلی کھڑکی سے کھجور کے درختوں کا جھنڈ نیلو فر شام میں ڈوبا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ ٹانگ پہ ٹانگ جمائے ہالوں کو چہرے کے دونوں اطراف میں گرائے مسکرا کے موبائل کو دیکھ رہی تھی۔ ابھی اس نے ویڈیو کا بٹن آن نہیں کیا تھا۔ لائیو جانے میں چند منٹ تھے۔

”سلام ملا بیچیا!“ اس نے ساتھ رکھا پیالہ اٹھایا جس میں مالٹے کی پھانکیں بھری تھیں۔ سفید اور سیاہ روایتی باجو کرنگ پہنے تالیہ مسکرا کے کمرے میں کہہ رہی تھی۔ ”میں ہوں تالیہ مراد۔ لائیو فرام قاہرہ۔ اور میرے پاس ہے اپنے عوام کے لئے ایک بڑی خبر۔“

مالٹے کی پھانک منہ میں ڈالی اور مسکرا کے چہاتے ہوئے وقفہ دیا۔ ویڈیو کے ویوز ہر لمحے کے ساتھ بڑھتے جا رہے تھے۔

”میں اسی کروڑ پہ سفر کر رہی تھی جس پہ نیلو فر بخت سفر کر رہی تھیں۔ اور اس سفر کے دوران ان کی ایک ناراض ٹیم ممبر نے مجھ سے رابطہ کیا اور گیس انہوں نے مجھے کیا بھیجا؟“ گود میں مالٹے کی پھانکوں کا پیالہ رکھے اس نے میز سے پرہیز کاغذات کا دستہ اٹھایا اور اسکرین کے سامنے کیا۔

”نیلو فر کی کتاب کا unedited مسودہ۔ آپ اس کا انتساب اور چھپڑ کی فہرست دیکھ سکتے ہیں۔“ اس نے پہلے صفحات کمرے میں دکھائے۔ پھر مسودہ نیچے رکھا اور مسکرا کے ہات جاری رکھی۔ ”میں نے چند گھنٹے ضائع کر کے اس مسودے کو پڑھا ہے۔ اور مجھے یہ بتاتے ہوئے شرم محسوس ہو رہی ہے کہ میرے ملک کی ایک عورت نے اپنی بیٹی کے ساتھ یہ x ریڈ کتاب لکھی ہے اور خود میرے بارے میں بھی ایک باب تحریر کیا ہے۔ خیر مجھ پہ جو الزامات انہوں نے لگانے تھے

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

لگا دیے مگر داتو سری عبدالرحمن....“ تالیہ نے افسوس سے سر جھٹکا۔ ”میں اس آدمی کو پسند نہیں کرتی۔ میں بالکل بھی ان کے خاندان کی عزت نہیں کرتی مگر وہ آدمی مر چکا ہے نیلو فر صاحبہ۔ اس کے بارے میں اتنے بڑے بڑے جھوٹ اور الزامات لگاتے ہوئے آپ کو خدا کا خوف نہیں آیا۔ انکچولی میں آپ کو بتاتی ہوں کہ انہوں نے داتو سری پہ کیا الزام لگائے ہیں۔ بلکہ....“ وہ رکی۔

”میں اپنے عوام کے مفاد میں یہ کتاب مفت میں آپ سے شیئر کرنے کے لئے تیار ہوں مگر کل.... واپس کے ایل جا کے.... اور ہاں.... اگر مجھے راستے میں کچھ ہو گیا تو اس کی ذمہ دار نیلو فر بخت ہوں گی۔ سو.... کے ایل والو.... تیار ہو اس بک آف دی سٹوری کے بارے میں جاننے کے لئے جس پہ میری وجہ سے آپ کو دس ڈالرز نہیں خرچ کرنے پڑیں گے؟ کل ملتے ہیں۔ ہائے۔“ مسکرا کے آگے جھکی اور ویڈیو بند کی۔

اب وہ تسلی سے بیٹھی مالٹے کی پھانکیں منہ میں ڈال رہی تھی۔ ایک دو پانچ.... چھٹی پھانک پہ موبائل بجنے لگا۔ وہ جانتی تھی پہلی کال موصد کی آئے گی۔

”تالیہ.... کل آٹھ بجے.... پرائم ٹائم.... تم اور میں انٹرویو کر رہے ہیں۔ پہلا انٹرویو میں تمہارا کروں گا اور میں انکار نہیں سنوں گا۔“ وہ اتھل پتھل سانسوں کے درمیان کہہ رہا تھا۔ تالیہ نے مسکرا کے ساتویں پھانک منہ میں ڈالی۔

”وہ تو میں کروں گی، لیکن تمہیں مجھے میری من پسند قیمت بھی دینی ہوگی۔“

”میں تمہیں بہترین رینٹل دوں گا۔“

چند منٹ کے بھاؤ تاؤ کے بعد فون بند ہوا تو دوسری کال آنے لگی۔ پھر تیسری اور چوتھی۔

”شیور۔ کل دس بجے میں آپ کے شو میں آؤں گی مسلو! لیکن مجھے جو رقم چاہیے....“

”کل نہیں، پرسوں شام چھ بجے والا سلوٹ میں آپ کو دے سکتی ہوں، رومی اور جو رقم میں ٹیکسٹ کر رہی ہوں وہ میرے اکاؤنٹ میں پہنچ جانی چاہیے۔ نہیں اس سے نیچے ایک رنگٹ نہیں۔“

”میں آپ کے شو میں بک آف دی سٹوری کو ڈسکس کرنے جا رہی ہوں۔ اتنے پیسے میرا حق ہیں۔“

درمیان میں دوسرا فون بجنے لگا تو تالیہ نے گہری سانس لی اور لنگر کی کال کاٹی۔ پھر وہ کال اٹھائی جس کا اسے انتظار تھا۔

”یا ننگ دی برحمت.... کیسی ہیں آپ؟“ وہ چہکی تھی۔

”تالیہ.... تم کیا کر رہی ہو؟“ صوفیہ غصے سے کائناتی آواز میں غرائی تھی۔

”میں؟“ اس نے ایک پھانک منہ میں ڈالی اور چباتے ہوئے بولی۔ ”آپ کی عزت کی حفاظت کر رہی ہوں۔“

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”اس کتاب کو لیک کر کے؟ یا اللہ۔ میں نے تمہیں کتاب روکنے کا کہا تھا۔“

”نہیں۔“ چباتے ہوئے سردائیں سے ہائیں جھلایا۔ ”آپ نے کہا تھا کہ نیلو فر کو اس کتاب سے پیسے نہیں بنانے چاہیے

ہیں۔ یہ نہیں کہا تھا کہ تالیہ مراد اس سے پیسے نہیں بنا سکتی۔“

”میں.....“

”آپ نے کہا تھا کہ داتو سری بدنام نہ ہوں تو نہیں ہوں گے۔ میں نے کتاب کو edit کر دیا ہے۔ خطرناک باتوں کو

بدل دیا ہے۔“

صوفیہ دھیمی پڑی۔ ”تم نے.....“ ”ان.....“ باتوں کو مٹا دیا ہے؟“

”نہیں۔“ وہ ہنس دی۔ ”میں نے ان کو بڑھا دیا ہے۔ جہاں اس نے لکھا ہے داتو سری نے دو شادیاں اور بھی کی تھیں

وہاں میں نے پانچ شادیاں لکھ دیا ہے۔ جہاں اس نے لکھا کہ وہ دو طرح کے ڈرگز استعمال کرتے تھے وہاں میں نے ڈرگز کی

تعداد آٹھ کر دی ہے۔ دو شادیوں پہ لوگ یقین کر سکتے ہیں۔ پانچ پہ کوئی نہیں کرے گا۔ نیلو فر مذاق بننے جا رہی ہے۔“

”آر یو کریزی؟ ابھی وہ انٹرویو دے گی اور بتائے گی کہ یہ باتیں تبدیل کی ہیں۔“

”میں بھی چاہتی ہوں کہ وہ بتائے کہ میں نے یہ باتیں تبدیل کی ہیں۔ تیسری بات جو آپ نہیں چاہتی تھیں وہ یہ تھی کہ نیلو فر

کسی ملکہ کی طرح چینلو پہ بیٹھی آپ پہ کچھرا چھال رہی ہو۔ اب یہ نہیں ہوگا۔ نیلو فر ہر چینل پہ بیٹھی بتا رہی ہوگی کہ صفیہ میر چار سو

دس پہ فلاں فقرہ درست ہے اور فلاں غلط ہے۔ وہ نہ کتاب کی تصدیق کر سکے گی نہ تردید۔ وہ صفائیاں دے گی اور کوئی اس پہ

یقین نہیں کرے گا۔ اس کی کریڈیٹیلٹی ختم ہو جائے گی۔“

پھر ذرا توقف سے بولی۔ ”ہم دونوں جانتے ہیں کہ نیلو فر کی لکھی بہت سی باتیں سچ ہیں۔ آپ اپنے والد کے اعمال سے

پچھا نہیں چھڑا سکتیں صوفیہ۔ آپ صرف نقصان کو کم سے کم کر سکتی ہیں۔ میں وہی کر رہی ہوں۔ ڈیجیٹل کنٹرول۔ میں اس کتاب

کو اگلے ایک ہفتے تک میڈیا میں اتنا ڈسکس کرنے جا رہی ہوں کہ ایک ماہ بعد جب نیلو فر اس کو منظر عام پہ لائے گی تو کوئی اس

میں انٹرسٹڈ نہیں ہوگا۔ میں ملایشیاء کے لوگوں کو اس ٹاپک سے بور کرنے جا رہی ہوں۔ ڈونٹ ڈسٹرب پلیز!“

ٹھک سے فون رکھا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ اسے اپنا سامان پیک کرنا تھا۔

☆☆=====☆☆

نجر ابھی طلوع نہیں ہوئی تھی اور اس کے ہوٹل کے پول کے سامنے کھجور کے درختوں پہ لگی بیتیاں روشن تھیں۔ ملازم اس کا

سامان کار میں رکھوا رہے تھے اور وہ درختوں کے قریب کھڑی بار بار گھڑی دیکھ رہی تھی۔ ہیٹ سر پہ جما تھا اور متلاشی نظریں

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

ادھر ادھر لپک رہی تھیں۔ شاید وہ اسے الوداع کہنے انٹرپورٹ پہ آئے اور.....

”تم نے میری فیس نہیں ادا کی!“

آواز پہ وہ مسکرا کے پلٹی۔ ایک دفعہ پھر وہ اس کی آہٹ نہیں سن پائی تھی۔

نیلگوں اندھیرے میں درختوں کے بیچ وہ کھڑا تھا۔ پی کیپ سر پہ پہنے، جیبوں میں ہاتھ ڈالے، سویٹر کے آستین کہنیوں تک چڑھائے وہ اتنی صبح منہ اندھیرے بھی بالکل تازہ دم لگتا تھا۔

”تم نے کہا تھا تمہیں پیسے نہیں چاہیے ہیں۔ ورنہ میں نے تمہارے لیے ایک چیک کاٹ رکھا تھا۔ اپنی ویزا۔ تشکرا ایدرم“

غالب بے!“

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے سامنے آکھڑی ہوئی۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اور سردی بڑھ گئی تھی۔ وہ کچھ کہنے لگا مگر وہیلے کا سامان اٹھانے آرہا تھا۔

”تمہاری ویڈیو کافی مشہور ہوئی ہے۔“ وہ آگے بڑھا اور اس کے بیگز ہاری ہاری اٹھا کے ویلے کو دینے لگا۔

”ہونی ہی تھی۔ البتہ نیلو فرنے فی الحال چپ سادھ لی ہے۔ وہ شاک میں ہے۔ اس کے کینیڈا اور میرے کے ایل پہنچنے تک ہم دونوں کے انٹرویوز کی میرا تھن شروع ہونے والی ہے۔ گیم از آن!“

”اگر وہ تمہیں کتاب چوری کے لئے sue کرے تو؟“

”مگر میں نے کیا کیا ہے؟“ اس نے مصومیت سے پلکیں جھپکائیں۔ ”میں تو سوشل ایکٹیویسٹ ہوں۔ سوس کا نام مخفی رکھ کے کچھ بھی منظر عام پہ لا سکتی ہوں۔ جیسے سارے رپورٹرز کر رہے ہیں۔“

”اور اگر اس نے تم پہ الزام لگایا کہ تم نے اسے سینپ بن کے دھوکہ دیا ہے تو؟“

”تو اسے لوگوں کے سامنے یہ اعتراف کرنا پڑے گا کہ اس نے صرف ای میل پہ نہ صرف کسی کو پورا مسودہ دے دیا بلکہ شادی کا جوڑا بیگ میں لئے ترکی بھی پہنچ گئی۔ مجھے فراڈ ثابت کرنے کے لیے اسے خود کو بےوقوف ثابت کرنا پڑے گا۔“

”میرا خیال ہے کہ وہ کہے گی... تم نے مسودہ ہیک کر دیا ہے۔“

”اور ہیک وہ ثابت نہیں کر سکتی۔ مجھے sue کرنے کے لئے اس کے پاس پیسے نہیں ہیں۔ نیلو فر کی سب سے بڑی طاقت وہ کتاب تھی اور وہ میں اس سے لے چکی ہوں۔“

”ویسے تم نے اسے ترکی کیوں بھیجا؟ تم اس کے معر میں ہوتے ہوئے بھی یہ ویڈیو اپ لوڈ کر سکتی تھیں۔“ وہ جیسے یہ سوال کب سے پوچھنا چاہتا تھا۔

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”فاتح کے لیے۔ اس نے فاتح کو ان کے بچوں کے سامنے بے عزت کرنے کے لیے بہت جھک آمیز الفاظ کتاب میں لکھے تھے۔ ایک دوسرے ملک کے ایئر پورٹ پہ اپنی بیٹی کے ساتھ خوف اور بے بسی کا مزہ اسے بھی چکھانا تھا۔ انتقام ویسے بھی جتنا ٹھنڈا ہو اتنا اچھا ہوتا ہے۔ تمہیں لگا میں نے اس کے ساتھ کچھ زیادہ کر دیا؟“

”اوہ مجھے کوئی پرالہم نہیں ہے۔ دوسروں کی عزت کو اپنے ہاتھ میں سمجھنے والوں کے ساتھ فائنل شو ڈاؤن کرنا مجھے ویسے ہی بہت پسند ہے۔“ وہ کھلے دل سے مسکرایا تھا۔ پھر جیسے کچھ یاد آیا۔

”تم نے مجھے تین اہرام والے ہیروں کا قصہ نہیں سنایا۔“

تالیہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

”تم جانتا چاہتے تھے نا کہ میں نے وہ کیسے چرائے تھے۔“

ذرا توقف سے بولی۔ ”مگر میں نے وہ چرائے ہی نہیں تھے۔ مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ واردات کس نے کی تھی۔“

اس کی مسکراہٹ قائب ہوئی۔ ابرو استعجاب میں اٹھی۔ ”مگر تم نے کہا تھا....“

”میں نے کہا تھا کہ اس بارے میں آخر میں بتاؤں گی۔ یہ نہیں کہا تھا کہ وہ میرا کام تھا۔ سوری۔“ مسکراہٹ دبا کے

کندھے پھر سے اچکائے۔

وہ چند لمحے ماتھے پہ ہل ڈالے اسے دیکھتا رہا پھر افسوس سے گہری سانس لی۔ ”No Offence لیکن تم واقعی اتنی بڑی

واردات کر بھی نہیں سکتی تھیں۔“

”کیوں نا میں تمہیں ایک اور کہانی سناؤں؟“ پلکیں جھپکا کے مصومیت سے کہا۔ ”تمہاری کمزوری میں نے ڈھونڈ لی

ہے۔“

”اچھا؟“ وہ طنز سے مسکرایا اور دونوں ابرو اٹھائے۔

”میں جان گئی ہوں کہ تم اپنی فیملی کا ذکر کیوں نہیں کرتے۔ کیونکہ تم مجھ پہ یا اپنے کسی ورک پارٹنر پہ کبھی بھی بھروسہ نہیں کر

سکتے۔ کب کون بک جائے کسی کو نہیں معلوم۔ مگر میں نے سوچا کہ تم اپنی بیوی یا ماں باپ بہن بھائی... ان سب کو اتنا تنہی کیوں

رکھتے ہو؟ اور تب مجھے خیال آیا کہ تمہاری فیملی میں صرف یہی لوگ نہیں ہوں گے... بلکہ...“ وہ اس کے چہرے کو غور سے

پڑھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

”بلکہ کوئی ایسا بھی ہے جس کے لئے تم خوفزدہ رہتے ہو۔ اس طرح کے کاموں میں تمہیں سب سے زیادہ خطرہ صرف ایک

وجود کے لئے رہتا ہے....“ نیم اندھیر درختوں میں اس کی آواز سرگوشی میں بدل گئی تھی۔

Downloaded from **Paksociety.com**

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”You have a child!“ وہ اس کے چہرے سے نظریں ہٹائے بغیر کہہ رہی تھی۔

”بیٹا..... یا شاید بیٹی..... جو بہت محسوس اور کم عمر ہے.... اور اس کے لئے تم ڈرتے ہو۔ اسی لئے میں چاہوں بھی تو تمہاری فیملی کا پتہ نہیں لگا سکتی۔ ہے نا؟“

وہ بے تاثر چہرے سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اس کی بات ختم ہوئی تو تالیہ نے دیکھا اس نے دانت سے نچلا لب کاٹا تھا۔ جب وہ بولا تو لہجہ سرد تھا۔

”تم فی الحال تم ان یکس کی فکر کرو تالیہ... جو کوئی تمہارے نام سے بھیجتا ہے۔ تمہارے خلاف کوئی سازش کر رہا ہے اور ایسی سازشوں پہ ملک کے وزیراعظم بھی بچانے نہیں آیا کرتے۔“ اس کے سرد اور روکھے انداز پہ وہ مسکرا کے کندھے جھکتی، بیک لئے آگے بڑھی اور جاتے جاتے فقرہ اچھالا۔

”تمہیں کیسے پتہ ان سازشوں کے بارے میں؟“

وہ چند قدم آگے بڑھ گئی تھی جب اس نے اندھیر درختوں کے جھنڈ سے اس کی آواز سنی۔

”کیوں؟ پتہ تالیہ؟ تم کتابیں نہیں پڑھتیں کیا؟“

ان الفاظ پہ وہ پھر کابت بن گئی۔

قدم وہیں ثبت ہو گئے اور چند لمحے کے لئے دل دھڑکنا بھول گیا۔ پھر وہ تیزی سے گھومی۔

”تمہیں کیسے پتہ یہ فقرہ جو.....“

الفاظ لبوں پہ ٹوٹ گئے۔

درختوں کا جھنڈ ویران تھا۔

وہاں کوئی نہ تھا۔ سایہ تک نہیں۔

کسی خیال کے تحت اس نے اپنے ہینڈ بیگ کے کھلے دہانے میں ہاتھ ڈالا۔ پہلے خانے میں رکھا چیک بھی غائب تھا۔ وہ اپنی فیس اپنے طریقے سے لے چکا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ اسے پیسے نہیں چاہیے ہیں۔ مگر اس نے یہ بھی کہا تھا کہ

”I lie for a living!“

وہ پول کے کنارے تنہا کھڑی تھی۔

جہان سکندر جامنی اندھیرے میں غائب ہو چکا تھا۔

ایسے جیسے وہ کبھی اس کی کہانی میں آیا ہی نہ ہو۔

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

تالیہ نے ایک تھکی ہوئی گہری سانس اندر کھینچی اور آگے بڑھ گئی۔ اس کو انٹرپورٹ پہنچنا تھا۔

☆☆=====☆☆

پردہ خانہ پتر املا پیشیاء کے دار الحکومت پتر اجایا کی ایک سبز گنبد والی پر شکوہ سی عمارت ہے جس کے اندر وزیراعظم کا آفس موجود ہے۔ آفس میں بھوری لکڑی کا کام نمایاں نظر آتا ہے۔

وہاں ایک بڑی ٹیبل کے پیچھے صوفیہ رحمن ٹیک لگائے برائمان تھی اور اس کی پشت پہ دیوار گیربک شیلڈ بنے تھے جو گہری بھوری لکڑی کے تھے۔ اتنے کھلے کھلے سے آفس کو گہرے رنگوں نے تنگ سا بنا رکھا تھا۔

دیوار پہ نصب ٹی وی روشن تھا اور ٹیک لگا کے بیٹھی صوفیہ چھٹل پہ چھٹل بدل رہی تھی۔

ایک چھٹل پہ تالیہ مراد اسٹوڈیو میں بیٹھی نظر آتی تھی۔ ٹانگ پہ ٹانگ جمائے وہ مصنوعی غصے سے کہہ رہی تھی۔ ”ٹھیک ہے میں صوفیہ رحمن کی مخالف ہوں مگر فوت ہو جانے والوں کا احترام انسانیت کے زمرے میں آتا ہے۔ صفحہ نمبر 312 پہ نیلو فر داتو سری کے بارے میں لکھتی ہیں کہ وہ نفسیاتی مریض بھی تھے۔ اور یہ دوائیں استعمال کرتے تھے۔ مجھے بتائیں ایک آدمی نفسیاتی مریض ہونے کے ساتھ دو دفعہ ملک کا وزیراعظم کیسے رہ سکتا ہے؟“ وہ تعجب سے کہہ رہی تھی۔

”احتمانہ الزامات۔ انتہائی احتمال۔“ ہنکرانہ سوس سے سر جھٹک رہا تھا۔

صوفیہ نے چھٹل بدلا نیلو فر ایک دوسرے شو میں بیٹھی تھی۔ کرسی پہ آگے ہو کے دونوں ہاتھ اٹھا اٹھا کے وہ کہہ رہی تھی۔

”دیکھیں... میری کتاب میں تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ اس کو ہیک کیا گیا ہے۔“

”آپ یہ کہہ رہی ہیں کہ یہ کتاب جھوٹ ہے جتنا تالیہ مراد مظهر عام پہ لائی ہیں؟“

”میں یہ کہہ رہی ہوں کہ....“

”کہ داتو سری ڈرگ ایڈکٹ اور نفسیاتی مریض نہیں تھے؟“ ہنکرانہ جرح کر رہا تھا۔

”نہیں۔ ہاں۔ وہ تھے۔ مگر میں نے ڈرگز کے نام یہ نہیں لکھے تھے۔ دیکھیں جب اصل کتاب آئے گی تو....“

”اگر یہ سچ نہیں ہے تو آپ تالیہ مراد کو کوڈٹ لے جائیں یا اس کتاب کو مکمل طور پہ جھوٹا قرار دے دیں۔ آپ خود بھی

کنفیوڈ ہیں نیلو فر صاحبہ۔“

ہنکرانہ اس کو برہمی سے ٹوک رہا تھا۔ ”آپ نے کتاب میں فی میل ہنکرانہ کے بارے میں انتہائی نازیبا الفاظ استعمال کیے

ہیں۔ کیا آپ کے پاس اس سب کا ثبوت ہے؟“

اور نیلو فر کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہے۔ کتاب میں خواتین ہنکرانہ کے نام تالیہ نے بدل دیے تھے۔ اس سب کو ایسے نہیں

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

ہونا تھا جیسے ہو رہا تھا۔

صوفیہ نے سرخ ہٹن دہایا تو ٹی وی اسکرین بجھ گئی۔ وہ سوچتی نظروں سے دیوار کو دیکھنے لگی۔

”جیسا سامنے بیٹھا دولت کھنکھارا۔ اس کی ناک پہ ابھی تک بیٹن لگا تھا۔

”یا تک دی برحمت۔ تالیہ نے ڈیل پوری نہیں کی۔ اس نے کتاب دوکنے کے بجائے شائع کر دی ہے۔“

”ہوں۔“

”اس لیے ہمیں ڈیل پوری کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم اس کی سابقہ چوریوں کی بنیاد پہ اس کو گرفتار کر سکتے ہیں۔“ وہ

آگے کو ہوا کہہ رہا تھا۔

صوفیہ نے مسکرا لگی آنکھوں کا رخ اس کی طرف موڑا۔ سفید اسکارف کے بالے میں اس کا چہرہ منہ سوچ نظر آتا تھا۔

”یعنی ہم اس کو حوام کے سامنے چور ثابت کریں۔ تاکہ نیلوفر کا دعویٰ سچ ہو جائے کتاب تالیہ نے اس کی کتاب چرائی ہے۔“

”مگر.....“

”اور اسے فراڈ ثابت کریں تاکہ وہ میرے باپ کے حق میں جو باتیں کہہ رہی ہے وہ معتبر نہ ہیں۔“

”لیکن وہ ان ساری حساس باتوں کو بڑھا چڑھا کے بیان کر رہی ہے۔“

”مگر کیا لوگ ان ہچکنا خیز باتوں پہ یقین کر رہے ہیں دولت؟“ صوفیہ نے ابرو اٹھائی۔

”نہیں میم۔“ دولت کی آواز ہلکی ہوئی۔ ”لوگ نیلوفر کا مذاق اڑا رہے ہیں اور یقین نہیں کر رہے۔ وہ رسوا ہو کے رہ گئی ہے“

مگر تالیہ اس سب سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ وہ انٹرویوز سے پیسے کما رہی ہے۔ وہ... وہ سارے میڈیا پہ چھائی ہوئی ہے۔ وہ

ایک اسکار ہے میم۔ ہم اس کو یوں آڑا نہیں چھوڑ سکتے۔ ہم ڈیپارٹمنٹ کے لیے کیا مثال سیٹ کر رہے ہیں؟“

”تمہیں یاد ہے مجھے سب سے زیادہ ڈر کس بات کا تھا؟“ دولت؟ ”کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے صوفیہ نے لمحے بھر کو

آنکھیں بند کیں۔“ ”کہ وہ عورت..... میرے باپ پہ کچھ اچھا لے گی اور مجھے اس کو جواب دینا پڑے گا۔ میں نے آج تک

پبلک میں اس کو جواب نہیں دیا۔ مجھے اپنے مقام سے اتر کے اس کی باتوں کو grace کرنا پڑے گا۔ صوفیہ

versus نیلوفر۔ یہ میرے لئے بھی ایک خواب تھا۔“ اس نے آنکھیں کھولیں اور طمانیت سے مسکرائی۔

”مگر مجھے ایک لفظ نہیں کہنا پڑا۔ میری پارٹی کو سوائے افسوس کے اظہار کے زبان نہیں ہلائی پڑی۔ ہمیں تو پتہ ہی نہیں

ہے کہ کیا ہو رہا ہے۔ پچھلے چار دن سے میڈیا پہ صرف تالیہ versus نیلوفر چل رہا ہے۔ اسے چلنے دو دولت۔ یہ میرے حق

میں جارہا ہے۔“

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

پھر وہ سیدھی ہوئی اور قلم نکال کے ایک کاغذ پہ دستخط کیے۔ پھر وہ کاغذ دولت کی طرف بڑھایا۔

”یہ تالیہ مراد کا کانفیڈنشل سرکاری pardon ہے۔ وہ اپنے تمام جرائم سے آزاد ہے۔ تمہارا ڈیپارٹمنٹ اس کے خلاف تمام چارجز ڈراپ کر کے اس کو فل امیونٹی دینے کا پابند ہے۔“

”جو آپ کا حکم ہو، میم۔“ دولت نے ناخوشی سے کہتے معافی نامہ اٹھالیا۔ اس کے پاس اب اس کو سرکاری دستاویز میں بدلنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔

☆☆=====☆☆

حالم کا بیگلہ بہت عرصے بعد آباد آباد سا لگتا تھا۔ لاؤنج کے پردے ہٹے تھے اور سرما کی دھوپ پوری آزادی سے اندر آ رہی تھی۔ بڑے صوفے پہ کسی شہزادی کی تمکنت سے گمر کی مالکن بیٹھی تھی۔ ٹانگ پہ ٹانگ جمائے گہرے نیلے اور سبز رنگ کے باجو کرنگ پہ ملبوس وہ مسکرا کے سامنے بیٹھے دولت کو دیکھ رہی تھی۔ دولت چند کاغذات اس کی میز پہ رکھ رہا تھا اور تالیہ نے اس امر کو یقینی بنایا تھا کہ وہ اس کی انگلی کی سرخ یا قوت والی انگلی اور کانوں میں پہنے ہیرے ہار ہار دیکھے۔

”تو اب میں آزاد ہوں؟“ انگلی کان کے ٹاپس پہ پھیرتے ہوئے شہزادی نے پلکیں جھپکا کے پوچھا۔ سامنے بیٹھے دولت نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔ وہ بھورے سوٹ میں ملبوس تھا اور آگے کوہو کے بیٹھا تھا۔ چہرے کے تاثرات میں ضبط کا عنصر نمایاں تھا۔

”جی، جے تالیہ۔ آپ آزاد ہیں۔ گو کہ آپ کا طریقہ کافی غلط تھا مگر پردھان منتری نے آپ پہ رحم کھاتے ہوئے اپنا وعدہ پورا کیا ہے۔“

”ایک بات پوچھوں؟“ مصومیت سے استفسار کیا۔

”جی؟“

”آپ کی ناک کیسی ہے؟“ ہلکا سا مسکرائی۔

”آپ کی مالی حالت کی طرح ہردن کے ساتھ بہتر ہو رہی ہے۔“ اس نے اطراف پہ طنز یہ نگاہ ڈالی۔

”آپ میری حلال کی کمائی سے رشک محسوس کر رہے ہیں؟ دولت صاحب؟“ اسی سادگی سے پلکیں جھپکائیں۔

”میری چھٹی حس کہتی ہے کہ یہ سب عارضی ہے، جے تالیہ۔“ وہ پہلی دفعہ مسکرایا تھا۔ اس کی زیرک نگاہیں تالیہ کے اندر تک جھانک رہی تھیں۔

”ایک بات یاد رکھیے گا۔ آپ کا معافی نامہ آج کی تاریخ سے پہلے تک کے تمام جرائم کو کور کرتا ہے۔ آج کے بعد آپ کے

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

ہر عمل پہ میری نظر ہوگی۔ آپ ذرا سا پھسلنا بھی انور نہیں کر سکتیں۔“

”آپ کو کیوں لگتا ہے کہ میں پھسلوں گی؟“ وہ کھڑکی سے آتی سنہری روشنی کے ہالے میں بیٹھی تھی۔ دھوپ اتنی تیز تھی کہ اس کی آنکھیں چند ہی لمحہ چار ہی تھیں اور اسے دولت کو دیکھنے کے لئے ماتھے پہ ہاتھ کا چھبانا پڑ رہا تھا۔

وہ سایے میں نظر آ رہا تھا۔ تیز روشنی اس کی پشت پہ تھی۔ اس لئے وہ کھڑا ہوا تو اس کے چہرے کے تاثرات دھندلانے لگے۔

”کیونکہ میں ایک بات جانتا ہوں۔ پرانی عادتیں نئے ارادوں سے پختہ ہوتی ہیں۔ آپ کو سیدھے دروازوں کی عادت نہیں ہے۔ آپ کے قدم خود بخود چور راستوں کی طرف اٹھتے ہیں۔ آپ جتنی کوشش کر لیں... اپنے اصل سے پیچھا نہیں چھڑا سکتیں۔ آپ کی زبان جھوٹ کی عادی ہے۔ آپ کے ہاتھ نقب لگانے میں ماہر ہو چکے ہیں۔ جلد یا بدیر آپ کے سامنے دوبارہ سے وہی ترغیبات آئیں گی۔ خواہش کے ہاتھوں یا خوف سے مجبور ہو کے آپ کے قدم آپ کو ایک دفعہ پھر اسی راستے پہ لے جائیں گے۔ آپ کی انگلیاں منوعہ تالوں کی طرف بڑھیں گی اور آپ سوچے سمجھے بغیر ان کو کھولنا چاہیں گی۔ میں اس وقت کا انتظار کروں گا۔“

وہ سمجھنے کے انداز میں کہتا پلٹا تھا۔

”آپ کیوں چاہتے ہیں کہ میں ایمانداری سے اپنی نئی زندگی نہ شروع کروں؟ آپ مجھے ٹیل ہوتے کیوں دیکھنا چاہتے ہیں؟“

تالیہ کی مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی۔ وہ چہیتی آنکھوں سے اسے جاتے دیکھ رہی تھی۔ دروازے کی طرف بڑھتے بڑھتے وہ رکا اور مڑ کے اسے دیکھا۔

اب وہ روشنی اور اندھیرے کے کھیل سے دور تھا اس لئے اس کا چہرہ چھاؤں میں تھا اور کرخِ تاثرات واضح تھے۔

”میں نے ساری زندگی پہلے پولیس اور پھر اٹلی جنس سروس میں ایمانداری سے اپنے ملک کی خدمت کی ہے۔ میں نے آپ سے بڑے بڑے کرمٹو کو جیل میں ڈالا ہے۔ میں کبھی بھی کرمٹو کے ساتھ ڈیلز کرنے اور ان کو immunity دینے کے حق میں نہیں ہوں۔ اوپر سے آئے احکام کے باعث میں مجبور تھا۔ مگر ایسی ڈیلز لاء انفور سمٹ کو ہمیشہ ناخوش رکھتی ہیں۔ میں ناخوش ہوں۔ میرا ڈیپارٹمنٹ ناخوش ہے اور ہم سب آپ سے دوبارہ کسی دوسرے حال میں ملنے کے منتظر ہیں گئے“

تالیہ۔ ”سر کو جنش دے کر سلام کیا اور باہر نکل گیا۔

تالیہ نے گہری سانس خارج کی۔

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

وہ کبھی دوبارہ اس آدمی کو نہیں دیکھنا چاہتی تھی اور ملینا اس کی کوئی وجہ بھی نہیں بنے گی۔ وہ غلط کہہ رہا تھا۔ تالیہ کبھی دوبارہ کوئی جرم نہیں کرے گی۔ اس نے اپنا عزم خود سے دہرایا تھا۔

☆☆=====☆☆

کے ایل کے اس متوسط طبقے کے علاقے میں بناوہ گھر اور اس کا باغیچہ سرما کی دھوپ سے خوب روشن نظر آ رہا تھا۔ گھاس پہ کرسی ڈالے بیٹھا ایڈم سورج کی جانب کمر کیے ہوئے تھا۔ وہ گھٹنوں پہ جڑل جمائے، قلم سے اس پہ کچھ لکھتا۔ پھر کانٹا۔ اس کے بال ماتھے پہ پکھرے تھے اور شیوڈ راہو می ہوئی تھی۔ یوں لگتا تھا وہ شدید مضحمل اور اداس ہے۔

”تمہارے چوڑے کہاں گئے؟“

آواز عقب سے آئی تھی۔ ایڈم کا قلم تھا ماما تھ محمد ہو گیا۔

اس آواز نے سرما کی دھوپ کو ایک دم مزید سنہرا کر دیا تھا۔

وہ بے یقینی سے اٹھا اور پلٹا۔

گھاس پیوہ اس کے سامنے کھڑی تھی۔ اسکرٹ پہ سفید منی کوٹ پہنے سفید ہیٹ سر پہ ترچھا جمائے وہ مسکرا رہی تھی۔

ایک دم سارے کے ایل کو اس کی رعنائی واپس مل گئی تھی۔ تالیہ واپس آ گئی تھی۔

وہ چند لمحے دم سادھے کھڑا سے دیکھے گیا۔ کسی کو ایک دم یوں دیکھ لینے سے دل اس طرح بھی سنبھل جاتا ہے اسے پہلی دفعہ معلوم ہوا تھا۔

”آپ..... کب آئیں؟ مجھے آہٹ تک سنائی نہیں دی۔“

تالیہ مبہم سا مسکرائی۔ ”بنا چا پ کے چلنا بھی ایک آرٹ ہے۔ میں سیکھ رہی ہوں۔“

پھر خاموش ہوئی۔ دونوں چند لمحے چپ سے کھڑے رہے۔

”کیا ہم دوبارہ سے دوست ہیں؟“ اس نے امید اور خوف کے ملے جلے تاثرات سے پوچھا۔ ”ہم نے آپ

کے لئے وہ نہیں کیا جو کرنا چاہیے تھا یا جو آپ کرتیں، مگر ہم واقعی یہ سمجھے تھے کہ....“

”دوست جسم کی ہڈیوں کی طرح نہیں ہوتے کہ ان کے درمیان فریکچر لگے تو ان کو زبردستی جوڑ کے ہاندھ کے رکھا جائے

تو وہ تندرست ہو جائیں گے۔ دوستوں کے فریکچر مختلف ہوتے ہیں۔ جب دواڑ پڑے تو دونوں کو الگ ہو جانا چاہیے اور ایک

دوسرے کو آپسیس دینی چاہیے تاکہ جب وہ دوبارہ ملیں تو ان کی ہیڈ مختلف ہو۔ وہ ایک دوسرے سے پہلے والے پوائنٹس پہ نہ

جڑیں بلکہ اپنے تعلق کو اس دفعہ نئے پوائنٹس پہ جوڑیں۔“

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”کیونکہ ایک دوسرے کی غیر موجودگی میں ہمیں احساس ہوتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے لیے کتنے اہم تھے اور کتنے نہیں تھے۔“

”میرا سوال اب بھی وہی ہے۔ تمہارے چوڑے کہاں گئے؟“ ہیٹ والی لڑکی کی مسکراہٹ سادہ تھی۔ وہ پرانی باتوں کو دہرانا نہیں چاہتی تھی۔ ایڈم نے گہری سانس لی۔

”ان کو ایک ظالم بلی نے مار ڈالا۔“

”لوہ۔ آئی ایم سوری۔“ اس کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔ ”تم تو بہت دکھی ہوئے ہو گے۔“

”مجھ سے زیادہ ماں دکھی ہے۔ میرے غم دوسری طرح کے ہیں۔“

پھر اسے خیال آیا تو جلدی سے جمل میز پر دکھا اور دوسری کرسی اٹھا کے سامنے بچھائی۔

”آپ داتن سے ملیں؟“

”نہیں۔ مگر مل لوں گی۔“ وہ دونوں اب دھوپ میں آنے سے سامنے بیٹھے تھے۔

”آپ کی نیلوفر کے خلاف مہم دلچسپ تھی۔“ وہ پہلی بار مسکرایا۔ ”اس نے desperate ہو کے امیزون پہ آج کتاب

شائع کر دی ہے مگر لوگ اس ٹاپک سے اتنے بور ہو چکے ہیں کہ اس کی کتاب کی ایک ہیڈ لائن بھی نہیں بنی۔“

”یہ میری آزادی کی قیمت تھی ایڈم۔“

”اب وہ آپ کو نہیں پکڑ سکتے؟“ وہ امید سے پوچھ رہا تھا۔ تالیہ نے مسکرا کے سر ہلایا۔ دھوپ کے باعث اس نے

ہیٹ مزید ترچھا کر لیا تھا اور اس کی آنکھیں سنہری لگ رہی تھیں۔

”تم بتاؤ۔ ان لیکس کی تحقیق کی تم نے؟ میں تو آج نیلوفر کی کتاب سے فارغ ہوئی ہوں۔“

”جی۔ میں جتنی تحقیق کر سکتا تھا، کر چکا ہوں۔ آپ کے نام پہ پینٹل بینک میں ایک نیا اکاؤنٹ کھلا ہے اور اس کے جاری

کردہ کریڈٹ کارڈ سے یہ ایک خرید کے روز بھیجے جاتے ہیں۔ آپ کے خیال میں یہ کون کر سکتا ہے؟“

”عصرہ!“ تالیہ کو یقین تھا۔ ”مجھے نہیں معلوم کیسے اور کیوں، مگر صرف وہی میری دشمن ہے۔“

”اب آپ کیا کریں گی؟“ وہ فکر مند تھا۔

”تالیہ کے پاس ہمیشہ پلان ہوتا ہے۔“ وہ مسکرا دی تو ایڈم نے گہری سانس لی اور موہائل پہ ایک فائل کھول کے اسکرین

اس کے سامنے کی۔

”اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟“

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”میں یہ فائلز تمہاری ای میل میں دیکھ چکی ہوں ایڈم۔ تم نے اس آف شور کمپنی کے بارے میں فاتح سے دریافت کیا؟“

”جی اور وہ اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔“

”پھر وہ سچ کہہ رہے ہوں گے۔ لیکن تمہاری تسلی کے لئے میں ان سے خود بات کروں گی۔“

”آپ کے پاس چار دن ہیں، چنانچہ کیونکہ اس کے بعد میں اس فائل کو اپنی کتاب میں چھاپنے پر مجبور ہوں گا۔“

تالیہ کے ابرو اکٹھے ہوئے۔ ”تم کیسا سے چھاپ سکتے ہو جبکہ ان فاتح اس کمپنی سے انکاری ہیں؟“

”میں نے جن لوگوں کی آف شور کمپنیز پہلے مشکف کی تھیں ان سے ان کا اقرار یا انکار نہیں مانگا تھا۔ ان میں سے کوئی ایک

بھی اشاعت کے بعد تردید کے لئے نہیں آیا۔ اگر وہ ان فاتح کے پاس کوئی ثبوت ہے اور وہ اشاعت کے بعد لے آئیں تو میں

اگلے ایڈیشن سے ان کا نام خارج کر دوں گا۔“

”وہ تمہیں کورٹ لے جائیں گے ایڈم۔“

”میری فائل ثبوتوں کے ساتھ ہے۔ ان کے پاس جو ثبوت کورٹ کے لئے ہے وہ مجھے ابھی دکھادیں۔“ وہ فیصلہ کر چکا تھا

۔ اسے انصاف کرنا تھا۔ سب دولت چھپانے والوں کے ساتھ ایک ہی برتاؤ کرنا تھا۔

”میں ان سے بات کروں گی۔“ وہ اٹھ کھڑی ہوئی تو وہ بھی بے اختیار ساتھ ہی اٹھا۔ ایک دم سے دھوپ میں اداسیاں گھل

گئی تھیں۔

”لیکن تم میری آخری بات سنے بغیر ان کا نام کتاب میں نہیں ڈالو گے۔ ٹھیک؟“

وہ اب بھی اسی کا دفاع کر رہی تھی۔ ساری ناراضیاں، رنجشیں ایک طرف، وہ اب بھی اپنے لیڈر کو تحفظ دے رہی تھی۔ ایڈم

اداسی سے مسکرایا۔

”اگر آپ اس فائل کو جعل ثابت کر دیں تو میں بہت خوشی سے اسے اپنے مسودے سے خارج کر دوں گا۔ آپ کے پاس

چار دن ہیں۔“

تالیہ نے پرس اٹھاتے ہوئے ایک آزرہ نظر اس کے جمل پہ ڈالی۔

یہ اس کتاب کا مسودہ تھا جو ان فاتح کا سیاسی کیریئر داغدار کر سکتی تھی۔

ایک دفعہ پھر ان تینوں کی زندگیوں کا ایک کتاب سے متاثر ہونے جا رہی تھیں۔

☆☆=====☆☆

وان فاتح کی رہائش گاہ پہ سہ پہر اتر رہی تھی جب تالیہ نے اپنی کار باہر کھڑی کی۔ ہیٹ اتار کے فرنٹ سیٹ پہ رکھا، ہال

Downloaded from Pakvociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

پونی میں جکڑے اور کوٹ کی شکلیں درست کرتی باہر نکلی۔

اس نے گھنٹہ پہلے واٹس ایپ پہ فاتح کو پیغام بھیجا تھا۔ ”میں آپ سے ملنا چاہتی ہوں۔ ابھی۔ اسی وقت۔“
ایک ماں سا تھا کہ وہ فوراً اس کے لئے وقت نکال لے گا۔ وہ جو اس کے پیچھے اس کے گھر آتا تھا۔ جو اس کے لئے خط لکھتا تھا۔ جو اس سے ای میل میں پوچھتا تھا کہ وہ کب آئے گی وہ اس کے لئے وقت ضرور نکالے گا۔
اس کا جواب دو منٹ کے اندر موصول ہوا تھا۔

”میں گھر پہ ہوں۔ ابھی آ جاؤ۔“

اس کے دل کی حالت تب سے عجیب سی تھی۔ وہ گیٹ تک پہنچ گئی تھی مگر عجیب ہیجان میں مبتلا تھی۔
کیا پہلے کہنا تھا؟ گد؟ شکوہ؟ رکھائی کا اظہار؟ اور کیا نہیں کہنا تھا؟ کیا وہ بنگارا یا ملا یو کا ذکر کرے گا؟ کیا اس کو کچھ یاد آیا ہوگا؟
وہ اتنے دن بعد اس سے ملنے جاری تھی دل عجیب سا ہورہا تھا۔

گارڈز نے اسے دیکھتے ہی دروازہ کھول دیا۔ بٹلر اسے خوش آمدید کہتا سیدھا اندر لے آیا۔
”فاتح صاحب نے مجھے بلایا تھا۔“ اس نے خواہ مخواہ وضاحت دی۔ بٹلر سر ہلا کے اسے سیڑھیوں کی طرف لے آیا۔

”آپ اوپر اسٹڈی میں بیٹھیں۔ میں ان کو بھیجتا ہوں۔“

وہ ریٹنگ پہ ہاتھ رکھنے چڑھنے لگی۔

ان سیڑھیوں ان دیواروں کے درمیان وہ کتنی دفعہ آئی تھی۔ عصرہ کی دوست سے لے کر فاتح کی چیف آف اسٹاف تک کا سفر اس نے کیسے طے کیا تھا، یوں لگتا تھا زمانے بیت گئے ہوں۔

اسٹڈی سرد تھی حالانکہ موسم میں ٹھنڈا جی سی تھی۔ وہ چپ چاپ کرسی پہ جا بیٹھی اور مقابل رکھی خالی بھوری سیٹ کو دیکھتے ہوئے جیسے ترتیب دینے لگی۔ وہ وہاں کیوں آئی تھی؟ وہ خود بھی فیصلہ نہیں کر پارہی تھی۔

دروازہ کھلا اور بند ہوا۔ وہ نہیں ہلٹی۔ پھر اس نے شکھیوں سے نوار دو کمیز کے ایک طرف سے گزر کے اپنے سامنے آتے دیکھا تو وہ چونک کے اٹھی۔

”عصرہ!“ تعجب سے ابرو اٹھائے۔ عصرہ محمود اپنی ازلی مسکراہٹ سجائے اس کرسی پہ براجمان ہو چکی تھی۔ بالوں کا جوڑا بنائے گردن میں موتی پہنے وہ اب کرسی سے ٹیک لگائے سامنے کھڑی تالیہ کو دیکھ رہی تھی۔

”کھڑی کیوں ہو؟ بیٹھو نا۔ آخر تم مجھ سے ملنے آئی ہو۔“

”میں....“ وہ رکی۔ ”فاتح صاحب نے مجھے بلایا تھا۔“

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”نہیں۔ تم نے مجھے فیکسٹ کر کے ملاقات کا وقت مانگا تھا۔“ عصرہ نے جتا کے کہتے ہوئے موبائل دکھایا جس پہ تالیہ کی چیٹ کھلی تھی۔

”یہ نمبر پچھلے ایک ہفتے سے میں استعمال کرتی ہوں۔ فاتح نے نمبر بدل لیا ہے۔ تمہیں نہیں معلوم؟“
تالیہ نے ضبط سے گہری سانس لی۔ فاتح ہر دو ماہ بعد نمبر ضرور بدلتا تھا۔ مگر پہلی دفعہ اس کا پرانا نمبر عصرہ استعمال کر رہی تھی۔
”بیٹھو نا۔ ورنہ مجھے لگے گا کہ مجھے فاتح کی جگہ دیکھ کے تم پریشان ہو گئی ہو تالیہ۔“

”ایکپولی مجھے آپ سے بھی بات کرنی تھی۔“ وہ گردن سیدھی رکھ کر واپس کرسی پہ بیٹھی۔ ”اچھا ہوا موقع مل گیا۔“
”لوہ تمہارے ٹیکس کا شکر یہ جو تم ہر روز بھیجتی ہو۔“ عصرہ کو جیسے یاد آیا۔ تالیہ کے ابرو ناگواری سے ہنپنے۔

”میں آپ کو کوئی ایک نہیں بھیجتی مسز عصرہ۔ مجھے معلوم ہے میرے نام پہ ایک کون بھیج رہا ہے اور میں ضرور پولیس میں شکایت درج کرنے جاؤں گی۔“

”اچھا۔ تم نہیں بھیجتیں؟ نام تو تمہارا ہی ہوتا ہے ان پہ۔“ عصرہ پہ کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ جیسے مطمئن تھی۔ اس کا رویہ تالیہ کو الجھا رہا تھا۔

”میں ان ٹیکس کی تحقیق اور پولیس رپورٹ تو کروادوں گی۔ کیوں نا ابھی ہم آریانہ کے بارے میں بات کر لیں۔“
عصرہ کے مطمئن تاثرات برقرار رہے مگر تالیہ نے دیکھا وہ میز پر کھے ہاتھ کے ناخن سے لکڑی کھرچنے لگی تھی۔
”آریانہ کا کیا؟“

”مسز عصرہ.... آپ نے آریانہ کا قتل کیا تھا۔ ہم دونوں جانتے ہیں۔“
”کتنا برا الزام لگا رہی ہو تم مجھ پہ!“ وہ انہوس سے بولی۔

”آریانہ کا خون آپ کے ہاتھ پہ ہے۔ خود پہ رحم کھائیں اور ان فاتح کو اپنے منہ سے بتا دیں۔ شاید وہ آپ کو معاف کر دیں۔ نہیں تو میں ان کو بتا دوں گی ثبوت کے ساتھ۔“
وہ ٹھنڈے انداز میں بولی۔ نظریں عصرہ کی آنکھوں پہ جمی تھیں۔

”تالیہ تمہیں لگتا ہے تم یہ کر کے مجھ سے کچھ چھین لو گی؟ تم غلط ہو۔ تم پہلے ہی مجھ سے سب کچھ چھین چکی ہو۔ اب میرے پاس کھونے کو کچھ نہیں بچا۔“

پھر عصرہ اٹھی اور میز کے پیچھے سے نکل کے دروازے تک آئی۔ دروازہ پورا کھول دیا۔ پھر اسی اطمینان سے دیوار میں نصب شیف تک آئی۔ ایک کرٹل کا ڈیکوریشن پیس اٹھایا اور پلٹی۔

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”تم میرے شوہر کو مجھ سے چھیننا چاہتی ہو۔“ وہ ایک دم غرائی تھی۔ اس کی آواز اتنی بلند تھی کہ تالیہ بے اختیار کھڑی ہو گئی۔
”میں چاہتی ہوں آپ اپنے شوہر کو بچ بتادیں۔“

عصرہ نے ہاتھ میں پکڑا بیس زور سے چوکھٹ پہ دے مارا۔ وہ ہا ہیر میروں کے پاس فرش سے ٹکرایا اور چکنا چور ہو گیا۔
”تم میرے شوہر کو مجھ سے چھیننا چاہتی ہو؟“ اس نے دوسرا بیس اٹھایا اور اس طرف پھینکا۔ وہ تالیہ کی طرف چیزیں نہیں پھینک رہی تھی۔ وہ ایک ایک کر کے کرٹل کے بیس دروازے کے باہر پھینک رہی تھی۔

تالیہ نے تعجب سے اس کے انداز کو دیکھا۔ ”میں تحمل سے بات کر رہی ہوں اور آپ.....“
”نکل جاؤ تم یہاں سے اور میری زندگی سے۔ گیٹ لاسٹ تالیہ۔“ وہ اونچی آواز میں چلا رہی تھی۔ ساتھ ہی چیزیں زور دار آواز کے ساتھ فرش پہ پھینک رہی تھی۔ البتہ یہ سب کرتے ہوئے اس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔

تالیہ نے تیزی سے پرس اٹھایا۔ ”آپ جو بھی ڈرامہ کر رہی ہیں آپ اس میں کامیاب نہیں ہوں گی۔“ اور دروازے کی طرف بڑھی۔ عصرہ نے ہاتھ فضا میں روک لیا۔ جب وہ باہر نکل گئی اور سیڑھیاں اترنے لگی تب عصرہ نے آخری بیس دیوار پہ دے مارا۔

تالیہ گلابی چہرے کے ساتھ زینے اتر رہی تھی۔ ملازم لاؤنج میں اکٹھے ہوئے گردن اٹھائے سراسیمگی کے عالم میں اسے دیکھ رہے تھے۔ وہ کسی کو بھی دیکھے ہٹانے پہلا گتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اسے یہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔
اوپر موجود عصرہ موہاٹل ہاتھ میں لئے میروں کے دہانے پہ آرکی اور نمبر ملا کے فون کان سے لگایا۔ ملازم ابھی تک وہیں کھڑے تھے۔ مگر اسے آنا دیکھ کے گڑبڑا کے تترہتر ہونے لگے۔ البتہ انہوں نے جاتے وقت اپنی مالکن کی بھگی آواز ضرور سنی تھی۔

”پہلو..... دولت بھائی۔ کیا آپ ابھی میرے پاس آ سکتے ہیں؟ جی میں گھر پہ ہوں۔ لیہر جنسی ہے۔ مجھے... مجھے لگتا ہے کہ... تالیہ... فاتح کی ایکس چیف آف اسٹاف... تالیہ مراد... مجھے لگتا ہے... وہ فاتح کی جان لینا چاہتی ہے۔“
تیز سانسوں کے درمیان وہ بے ربط انداز میں کہہ رہی تھی۔
اس کی آواز نے فضا میں عجیب سا خوف بکھیر دیا تھا۔

☆☆=====☆☆

وہ گمر آئی تو دل کی عجیب حالت ہو رہی تھی۔ فاتح کا نیا نمبر اس کے پاس نہ تھا۔ البتہ ای میل ایڈریس موجود تھا۔ کیا وہ اسے ای میل کر دے؟ مگر پہلے اسے سب سے ضروری کام کرنا تھا۔

Downloaded from Pakvociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

وہ پولیس اسٹیشن گئی اور ان کیکس کے خلاف رپورٹ لکھوا کے آئی۔ بینک کا ٹائم ختم ہو چکا تھا اس لئے اس نے بینک جا کے درخواست دینا کل پہ موخر کیا اور گھر آ گئی۔ پھر سارے دروازے کھڑکیاں بند کر لیں اور کچن ٹیبل پہ اندھیرے میں موم بتی جلا کے بیٹھ گئی۔

اب ہر طرف تاریکی تھی اور درمیان میں موم بتی کا شعلہ چمک رہا تھا۔ وہ اس شعلے کو دیکھ کے سوچنے لگی۔ جیسے اسے مراد راجہ نے سوچنا سکھایا تھا۔ سارے خیالات کو ذہن سے جھٹک کے صرف اس شعلے پہ نگاہیں مرکوز کرنا اور ایک معاملے کو ہر زاویے سے دیکھنا۔

عصرہ کو وہ ڈرامہ کر کے کیا ملے گا؟
اگر وہ کیکس عصرہ ہی قاتح کو بھیج رہی تھی تو تالیہ کا نام لگانے کی کیا ضرورت تھی؟
بدترین چیز کیا ہو سکتی تھی؟
شاید کیکس زہریلے تھے!
وہ چونکی۔

آف کورس۔ کیکس زہریلے تھے۔ سلو پوائزن۔ اگر وہ ان قاتح مر جائے تو پارٹی کا صدر کون بنے گا؟
وہی جو نائب صدر ہے۔ یعنی عصرہ محمود۔

اگر وہ ان قاتح مر جائے تو اگلا وزیراعظم کون بنے گا؟
بی این کے شہید ٹیڈر کی بیوہ جو کہ پارٹی صدر ہوگی۔

وہ ان قاتح کی موت کے باعث ہمدردی کا دوٹ لے گی۔ وہ بھاری اکثریت سے کامیاب ہو کے پردھان منتری بنے گی اور کوئی اس پہ شک نہیں کرے گا کیونکہ ایک تو تالیہ مراد نے بھیجے تھے۔
اس نے ماتھے کو چھوا۔

تالیہ جیل جائے گی۔ قاتح قبر میں۔ اور عصرہ وزیراعظم کی کرسی پہ براجمان ہوگی۔ پلان واضح تھا۔
اس نے پھونک مار کے موم بتی بجھائی اور اٹھ کے پردے کھول دیے۔ اندھیرا لاؤنچ میں باہر جلے اسٹریٹ پولز کی مدھم روشنی اندر آنے لگی۔ اب وہ کیا کرے
پہلے اس نے فون نکالا اور قاتح کو ای میل بھیجی۔

”وہ کیکس میں نے نہیں بھیجے۔ ان کو مت کھائیں۔ میں آپ سے مل کے وضاحت کروں گی مگر پلیز ڈونٹ ایٹ دیم۔ وہ

Downloaded from **Paksociety.com**

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

زہریلے ہیں۔“

سارے شکوے دور ہو گئے تھے۔ بلکہ بھول گئے تھے۔ اس کی پریشانی ہرگز رتے لمحے بڑھتی جا رہی تھی۔

ایک گھنٹہ گزر گیا اور ای میل کا جواب نہیں آیا۔

اسے کچھ کرنا تھا۔ وہ صبح تک کا انتظار نہیں کر سکتی تھی۔

تالیہ مراد کو انتظار کرنا نہیں آتا تھا۔ اسے عصرہ کے پلان کو ابھی ٹیل کرنا تھا۔ وقت نہیں تھا۔

سارے کھیل وقت کے ہی تھے۔

وہ اپنے کمرے میں آئی اور الماری کھولی۔ سامنے اس کا چمپ سوٹ ہنگر پہ ہنگا تھا۔ اس نے وہ سوٹ نوچ کے اتارا۔

(میں ایک بات جانتا ہوں۔ پرانی عادتیں نئے ارادوں سے بچتے ہوتی ہیں۔)

سیاہ چمپ سوٹ کے اوپر اس نے سیاہ ہڈ پہنی اور ٹوپی سر پہ ڈال دی۔ اب اس کا چہرہ اندھیرے میں آ گیا تھا۔

(آپ کو سیدھے دروازوں کی عادت نہیں ہے۔ آپ کے قدم خود بخود دروازوں کی طرف اٹھتے ہیں۔)

ایک دروازے سے اس نے چمک دار پھل والا خنجر نکالا اور جھک کے اسے پنڈلی سے باندھا۔ ٹائٹنس نیچے برآمد کی اور ہڈ سر پہ

گرائے وہ ہارنگلی۔

(آپ جتنی کوشش کر لیں آپ اپنے اصل سے بچنا نہیں چھڑا سکتیں۔)

باہر ہلکی ہلکی ہارش شروع ہو چکی تھی۔ سرما کی ہارش کے ایل کی ٹھنڈ میں اضافہ کر رہی تھی۔

اس نے ٹیکسی دان قاتح کی اسٹریٹ سے دو گلیاں چھوڑ کے روک دی تھی۔ وہ ہارنگلی تو بوند باندی تیز ہو چکی تھی۔

(آپ کی زبان جھوٹ کی عادی ہے۔۔۔)

تیز قدموں سے چلتی وہ دان قاتح کی اسٹریٹ کے دہانے پہ آئی تو وہاں دن میں روشنی کا سماں تھا۔ تالیہ کا دل دھک سے رہ

گیا۔ باہر پولیس کی گاڑیاں اور ایمبولینس کھڑی تھی۔

(آپ کے ہاتھ قب لگانے میں ماہر ہو چکے ہیں۔۔۔)

وہ تیزی سے واپس بھاگی۔ اس کا رخ پچھلی گلی کی طرف تھا۔ دان قاتح کے گھر سے عین پچھلے گھر کی دیوار تک وہ آرکی۔ یہ

گھر خاموشی میں ڈوبے تھے۔ وہ جانتی تھی کہ اسے کیا کرنا ہے۔

(جلد یاد دہان آپ کے سامنے دوبارہ سے وہی ترغیبات آئیں گی۔)

اس نے پچھلے گھر کی دیوار پھلانگی اور بیرونی زینے پہ کسی بلی کی طرح چڑھتی گئی۔ گھر کی چھت پہ پہنچ کے وہ بھاگتی ہوئی اس

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

کو نے تک آئی جو قاتح کے گھر سے ملتا تھا۔ صرف ایک کونا... اور درمیان میں دو فٹ کا فاصلہ۔

(خواہش کے ہاتھوں یا خوف سے مجبور ہو کے آپ کے قدم آپ کو ایک دفعہ پھر اسی راستے پہ لے جائیں گے۔)

امدھیرے میں کسی بیولے کی طرح سیاہ بلی دوسری چھت پہ کود گئی۔ پھر دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی وہ قاتح کے لان کے عین اوپر چھت پہ آرکی۔

(آپ کی انگلیاں ممنوعہ تالوں کی طرف بڑھیں گی اور آپ سوچے سمجھے بغیر ان کو کھولنا چاہیں گی۔ میں اس وقت کا انتظار کروں گا۔)

لان میں پولیس کے سپاہی کھڑے تھے۔ چند ملازم بھی افسوس اور شاک سے منہ پہ ہاتھ رکھے کھڑے تھے۔ کسی نے کسی کو کچھ بتایا تو اس نے سر ہلاتے ہوئے انا اللہ پڑھا۔

”موت کی وجہ کیا ہے؟“

”موت؟ مجھے تو یہ قتل لگتا ہے۔ قتل۔“

ٹوٹی پھوٹی سرگوشیاں کانوں میں پڑیں۔ اس کا دل جیسے اوپر حلق میں آنے لگا۔ وہ چھت سے نیچے کھلنے والے دروازے کی طرف دوڑی۔

دروازہ بند تھا مگر وہ جانتی تھی کہ لاک کس نوعیت کا ہے۔ اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے پن امدھیر ڈالی اور کھولنے لگی۔ ہارٹ مسلسل تیز ہو رہی تھی۔ پانی کے ہاٹ اس کے ہاتھوں سے پن بار بار پھسل رہی تھی۔ آنکھوں سے آنسو بھی بہنے لگے تھے۔ کیا اسے دیر ہو گئی تھی۔ کیا عصرہ اپنا کام کر چکی تھی؟

دروازہ کھلا تو وہ ہٹا آہٹ کے امدھیر داخل ہوئی۔ یہ کاریڈور ویران اور خاموش پڑا تھا۔ جی البتہ روشن تھا۔ اس نے ایک جی بند کی (اور باقی جلی رہنے دیں تاکہ نیچے کسی کو علم بھی نہ ہو اور وہ امدھیرے میں رہے)۔ کاریڈور کے دہانے پہ سیڑھیاں تھیں۔ وہ چھت کے دروازے کے ساتھ دیوار سے لگی ریلنگ کی طرف بڑھنے لگی۔

جہاں سے ریلنگ شروع ہوتی تھی وہاں تالیہ کی۔ اور سروراسا جھکایا۔

نیچے لاونج میں مجمع لگا تھا۔ دائرے کی صورت چند افراد وہاں کھڑے تھے۔ تالیہ نے بے چینی سے ایک ایک کا چہرہ دیکھا۔

ایک دولت تھا۔ اس کے ساتھ موجود وہ افراد کو وہ نہیں پہچانتی تھی۔ وہ ایک اسٹریچر کے گرد کھڑے تھے۔ اسٹریچر پہ رکھی ہاڈی پہ سفید کپڑا ڈالا تھا۔ تالیہ نے لبوں پہ سختی سے ہاتھ جمالیا۔ اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

”یہ سب کیسے ہوا؟“ اسے اشعر کی آواز سنائی دی۔ گردن مزید جھکائی تو وہاں سر جھکائے کھڑا ہکا بکا سا اشعر دکھائی دیا۔
دولت نے سر جھکائے ہاڈی کے چہرے سے کپڑا سر کایا۔

”زہر دینے کا کیس لگتا ہے۔“ دولت نے اپنے سامنے کسی کو مخاطب کیا۔ تالیہ مخاطب کا چہرہ نہیں دیکھ سکتی تھی اس لئے مزید آگے سر کی۔ اور تب اسے وہ نظر آیا۔

وان قاتح..... جو دولت کے سامنے کھڑا تھا۔ اس کا چہرہ کسی جھکے ہارے انسان کی طرح زرد پڑا تھا اور وہ جیسے بہت ہمت سے وہاں کھڑا تھا۔

”زہر؟“ قاتح نے مہنویں بچنے ضبط سے دہرایا۔ اسی اثناء میں دولت نے نقش کے چہرے سے کپڑا الٹ دیا۔

”ان کے چہرے سے بھی لگتا ہے کہ مسز عصرہ کو کسی نے زہر دے کر مارا ہے۔“

تالیہ کالہوں پہ جما ہاتھ بے یقینی سے نیچے جا گرا۔ وہ بالکل سن رہ گئی تھی۔

نیلا ہٹ مائل سفید چہرے اور بند آنکھوں والی عصرہ کی نقش اسٹریچر پہ بے سدھ پڑی تھی۔

”کا کا کے ساتھ کون کر سکتا ہے یہ؟“ اشعر کا سر دونوں ہاتھوں میں گرا تھا۔

”ایک ہی نام ذہن میں آتا ہے۔“ دولت نے حسی لہجے میں کہا تھا۔ ”ملازم کا کہنا ہے کہ مسز عصرہ نے صبح ایک چاکلیٹ

کیک کھایا تھا۔ کیا آپ کو معلوم ہے وہ کس نے بھیجا تھا؟“

اشعر نے چونک کے سراٹھایا۔ ”کیک؟ وہ تو شاید تالیہ بھیجتی تھی۔“

”بالکل۔ اور مسز عصرہ کو شک تھا کہ وہ وان قاتح کو مارنا چاہتی ہے۔ مگر وہ غلط تھیں۔ تالیہ کا پلان وہ نہیں تھا جو میں سمجھا

تھا۔“

وہ غلط تھی۔

عصرہ کا پلان وہ نہیں تھا جو وہ سمجھی تھی۔

”میرا خیال ہے ایک زہر لے تھے۔“ دولت انکشاف کر رہا تھا۔

(وہ غلط تھا۔ ایک زہر لے نہیں تھے۔ زہر ککس کے اندر نہیں تھا۔)

”مگر وہ کیک تو میں نے بھی کھائے تھے۔ مجھے تو کچھ نہیں ہوا۔“ قاتح کی درشت آواز سنائی دی تھی۔

”ہمیں آپ کے بھی چیک اپ کروانے پڑیں گے۔ ہو سکتا ہے آپ کو ابھی تک زہر نے اس طرح سے متاثر نہ کیا ہو مگر

مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کے خون سے بھی ضرور ملے گا۔“

Downloaded from Pakvociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

ہاں... زہرا اس کے خون سے بھی ملے گا مگر بہت تھوڑا.... کیونکہ عصرہ کو دان قاتح کی جان نہیں لیتی تھی۔
اس ایک لمحے میں تالیہ مراد کو پلان سمجھ میں آ گیا تھا۔

ایک زہرے نہیں تھے۔ وہ زہر روزمرہ کی چیزوں میں ہلکا سا قاتح کو اور زیادہ سا خود کو دے رہی تھی۔ صرف آخری ایک شدید زہر ملا تھا جو وہ قاتح کے گمراہی سے پہلے کھا چکی تھی۔ اس کے بچوں نے کبھی ایک نہیں چکھے تھے اس لیے ان کے خون سے زہر نہیں ملے گا۔ وہ اپنے بچوں کو ایک نہیں چکھنے دیتی تھی۔ اس لیے نہیں کہ یکس میں زہر تھا۔ وہ زہر ملی چیز یوں سامنے کبھی نہیں رکھے گی۔ بلکہ اس لیے کہ جب بچوں کے خون سے آرسینک کے اثرات نہ ملیں تو اس کی وجہ سب کو بھی لگے کہ بچوں نے ایک نہیں کھائے تھے۔

عصرہ محمود کو وہ جان لیتا تھی جو اس کو سب سے زیادہ محبوب تھی۔
عصرہ محمود کی اپنی جان۔

دولت اب سپاٹ بلند آواز میں کہہ رہا تھا۔ ”سسر عصرہ نے آخری گفتگو میں تالیہ مراد پہ شک کا اظہار کیا تھا۔ ان کا یہ بیان قانوناً ثبوت کے طور پہ استعمال کیا جائے گا۔ میں تالیہ مراد کے اریسٹ وارنٹ نکلوا رہا ہوں مگر مجھے امید ہے کہ وہ ہمیں اپنے گمراہی ملے گی۔ آج سے وہ ایک fugitive ہے۔“
وہ اپنی ٹیم کو ہدایت دے رہا تھا اور وہ سن سی او پر کھڑی تھی۔
اور تبھی قاتح کی نظر اوپر اٹھی۔ وہ اس کا گمراہی۔ کسی کی موجودگی کا احساس اسے سب سے پہلے ہوا تھا۔ اس نے گردن ہلائے بغیر اوپر دیکھا جہاں وہ کسی سایے کی طرح کھڑی تھی۔
ایک لمحے کو ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

تالیہ نے بے یقینی سے نفی میں سر ہلایا۔ وہ اپنی بے گناہی کی گواہی اور کس طرح دے؟
اور قاتح..... اس نے ایک نظر تشریف کو دیکھتے دولت کو دیکھا اور دوسری اوپر تالیہ پہ ڈالی۔ پھر آنکھوں سے ایک تھقی سا اشارہ کیا۔

جیسے کہہ رہا ہو۔ ”بھاگ جاؤ تالیہ۔ بھاگ جاؤ۔“
اس کے قدم پیچھے کواٹھنے لگے۔

لباس سے ہارش کے قطرے فرش پہ گرے۔

گیلیے سیاہ ربڑ کے جوتوں سے چس چس کی آواز آنے لگی۔

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA

تالیہ نے گردن جھکا کے اپنے جوتوں کو دیکھا۔ ٹخنے پہ لگے کمان صورت زخم پہ کھرٹ بن چکا تھا۔
 چھس چھس کی آواز پہ چونک کے دولت نے سر اٹھایا اور اوپر دیکھا۔
 ”لو پر کون ہے؟“ ایک ساتھ سب کی گردنیں اونچی ہوئیں۔
 وہ کوٹا اب خالی تھا۔ وہاں کوئی نہ تھا۔

”دولت... مجھے صمرہ سے ہونے والی آخری گفتگو کے بارے میں بتاؤ۔“ وان فاتح نے اسے تلخی سے مخاطب کیا تو دولت کا
 دھیان اوپر سے ہٹا۔ وہ اب فاتح کو دیکھتے ہوئے سارا قصہ دہرانے لگا تھا۔
 ”دوپہر میں مجھے صمرہ کی کال آئی تھی۔ انہوں نے مجھے بلایا تھا۔ اور جب میں آیا تو۔۔“
 باہر اندھیر رات میں سیاہ بلی کسی چھلاوے کی طرح ایک چھت سے دوسری چھت بھلا نکد رہی تھی۔
 اس کے آگے صرف تاریکی تھی اور نیچے گہری کھائی۔

☆☆=====☆☆

(باقی آئندہ ماہ انشاء اللہ)

Downloaded from Paksociety.com

Nemrah Ahmed: Official

#SpecialEpisode

#TeamNA